قربانی
کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

فہرست عنوانات

عنوان — صفحہ

(الف)

عنوان	صفحہ
❖ آنکھ	۴۳
❖ اجازت	۴۳
❖ اجتماعی قربانی	۴۴
❖ اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے	۴۵
❖ ادھار لئے ہوئے جانور	۴۵
❖ اسلامی یادگاریں	۴۶
❖ اضحیٰ	۴۶
❖ اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے	۴۷
❖ افضل جانور	۴۷
❖ الٹا کھینچنا	۴۸
❖ ”اللہ اکبر“ کہہ کر ذبح کرنا	۴۸
❖ ”اللہ اکبر“ کہنا ضروری نہیں	۴۹
❖ امانت کی رقم	۴۹
❖ امت محمدیہ پر خاص انعام	۴۹
❖ اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا	۴۹
❖ اندھے	۵۰

Brought To You By www.e-iqra.info

صفحہ	عنوان

❖ انشورنس کمپنی کے ملازم	۳۰
❖ اوجھڑی	۳۱
❖ اولاد	۳۱
❖ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا	۳۱
❖ اونٹ	۳۲
❖ ایام نحر میں شک ہو گیا	۳۳
❖ ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا	۳۳
❖ ایک حصہ دار مر گیا	۳۳
❖ ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے	۳۴
(ب)	
❖ بال	۳۵
❖ بال جلا کر پکانا	۳۵
❖ بالغ ہونا	۳۶
❖ بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا	۳۶
❖ بانجھ	۳۶
❖ باؤلے جانور	۳۷
❖ بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور	۳۷
❖ بت	۳۷
❖ بچہ	۳۸

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ بچے	۳۸
❖ بڑے جانور	۳۸
❖ بڑے جانور میں سات افراد شامل ہوں ضروری نہیں	۳۸
❖ بسم اللہ بھول گیا	۳۹
❖ بسم اللہ کے الفاظ	۳۹
❖ بسم اللہ کیسے پڑھے	۳۹
❖ بکری	۴۰
❖ بکرے میں صرف ایک حصہ ہے	۴۰
❖ بندوق کا ذبیحہ	۴۱
❖ بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا	۴۱
❖ بھون کر کھانا	۴۱
❖ بھینس	۴۲
❖ بھینگی آنکھ والے	۴۲
❖ بیل	۴۲
❖ بے نمازی کا ذبیحہ	۴۲
❖ بیوی	۴۳
❖ بے ہوش کر کے ذبح کرنا	۴۳
(پ)	
❖ پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی	۴۴

Brought To You By www.e-iqra.info

صفحہ	عنوان

❖ پانی پلایا جائے ۴۳

(ت)

❖ تاریخ قربانی ۴۴
❖ تشریق کی وجہ تسمیہ ۴۵
❖ تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے ۴۶
❖ تقسیم سے پہلے گوشت دینا ۴۶
❖ تکبیرات تشریق ۴۷
❖ تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے ۴۸
❖ تکبیر تشریق کی ابتداء ۴۸
❖ تکبیر تشریق کی قضا ۴۹
❖ تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے ۴۹
❖ تکبیر کی آواز ۵۰
❖ تمام حصہ داروں کے لئے "بسم اللہ" کہنا ۵۰
❖ تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے ۵۰
❖ تھن ۵۱

(ج)

❖ جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا ۵۲
❖ جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا ۵۳

Brought To You By www.e-iqra.info

صفحہ	عنوان
۵۳	❖ جانور خرید اور آدمی مر گیا
۵۳	❖ جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا
۵۴	❖ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو
۵۵	❖ جانور خریدتے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی
۵۵	❖ جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے
۵۵	❖ جانور کی قربانی عبادت ہے
۵۶	❖ جانور گم ہو گیا
۵۶	❖ جانور میں تبدیلی
۵۷	❖ جانور نایاب ہو جائیں
۵۷	❖ جانوروں کی عمریں
۵۹	❖ جانوروں کی کمی نہیں ہوتی
۵۹	❖ جائیداد مشترک ہے
۶۰	❖ جرسی گائے کی قربانی
۶۱	❖ جلدی بیماری
۶۱	❖ جھول
	(ح)
۶۱	❖ حاجی
۶۲	❖ حجامت
۶۲	❖ حرام چیز کیا

Brought To You By www.e-iqra.info

صفحہ	عنوان
۶۳	❖ حرام زادہ کا ذبیحہ
۶۳	❖ حاملہ جانور
۶۴	❖ حصے
	(خ)
۶۵	❖ خارشی جانور
۶۶	❖ خصی جانور
۶۶	❖ خصی کرنا
۶۷	❖ خنثیٰ
	(چ)
۶۷	❖ چربی
۶۷	❖ چرم قربانی کا حکم
۶۸	❖ چوری کے جانور
۶۸	❖ چھری
۶۹	❖ چھری چلانے میں شریک
۶۹	❖ چھوٹے جانور
۶۹	❖ چھوٹے گاؤں
	(د)
۷۰	❖ داغ دیے ہوئے جانور کی قربانی

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ دانت	۷۰
❖ دعاء	۷۱
❖ دعا پڑھنا ضروری نہیں	۷۲
❖ دم	۷۲
❖ دم بریدہ جانور کی قربانی	۷۳
❖ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں	۷۳
❖ دودھ نکالنا	۷۴
❖ دوسرے جانور کی قیمت کم ہو	۷۴
❖ دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا	۷۴
❖ دیار غیر میں قربانی کرنا	۷۵
(ذ)	
❖ ذبح اپنے ہاتھ سے کرے	۷۵
❖ ذبح اختیاری	۷۶
❖ ذبح اضطراری	۷۶
❖ ذبح پر اجرت لینا	۷۷
❖ ذبح کا آلہ	۷۷
❖ ذبح کا مسنون طریقہ	۷۸
❖ ذبح کا مقام	۷۸
❖ ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں	۷۹

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ ذبح کرنے کا مقصد	۷۹
❖ ذبح کرنے کی جگہ	۸۰
❖ ذبح کرنے والا مسلمان ہو	۸۰
❖ ذبح کرنے والے کا رخ	۸۰
❖ ذبح کرنے والے کی امامت	۸۱
❖ ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہو گیا	۸۱
❖ ذبح کے بعد شرکت	۸۱
❖ ذبح کے شرائط	۸۱
❖ ذبح کے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے	۸۲
❖ ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے	۸۲
❖ ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا	۸۳
❖ ذبح میں تکلیف دینا	۸۳
❖ رات کو ذبح کرنا	۸۳
❖ رسولی والے جانور	۸۴
(ر)	
❖ رسی	۸۴
❖ رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا	۸۴
❖ رگیں چار کٹ جائیں	۸۵

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ

(ز)

◆ زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ ۸۶
◆ زبان ۸۶
◆ زخم ۸۶
◆ زندہ بچہ نکلا ۸۷
◆ زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے ۸۷
◆ زوال کے بعد ذبح کرے ۸۸

(س)

◆ سر الگ کرنا ۸۸
◆ سود خور کے ساتھ شریک ہونا ۸۸
◆ سور کے دودھ سے پرورش ہوئی ۸۹
◆ سویاں پکانا ۸۹
◆ سینگ ۸۹

(ش)

◆ شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا ۹۰
◆ شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی ۹۰
◆ شرکت سے علیحدہ ہوجانا ۹۱

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ شرکت کا افضل طریقہ	۹۱
❖ شرکت کا جانور	۹۲
❖ شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا	۹۲
❖ شرکت کے پیسوں کی تقسیم	۹۲
❖ شریک کرنا	۹۳
❖ شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں	۹۳
❖ شیعہ کا ذبیحہ	۹۴
❖ شیعہ کی شرکت	۹۴
(ص)	
❖ صاحب نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مر گیا	۹۴
❖ صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی	۹۵
❖ صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے	۹۵
❖ صاحب نصاب غریب ہو گیا	۹۶
❖ صحت یابی کے لئے قربانی کرنا	۹۶
❖ صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے	۹۶
❖ صدقہ کر دینے سے قربانی ادا نہ ہوگی	۹۷
(ض)	
❖ ضرورت اصلیہ	۹۷

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
(ط)	
❖ طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا	۹۸
(ع)	
❖ عرفہ	۹۸
❖ عضو تناسل	۹۸
❖ عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت	۹۹
❖ عمر اور دانت	۹۹
❖ عورت پر قربانی واجب ہے	۱۰۰
❖ عورت کا ذبیحہ	۱۰۰
❖ عیب دار جانور	۱۰۱
❖ عیب دار ہو گیا	۱۰۱
❖ عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا	۱۰۲
❖ عید کی نماز مقدم ہے	۱۰۳
❖ عید کے دن سال پورا ہوا	۱۰۳
❖ عیسائی کا ذبیحہ	۱۰۳
(غ)	
❖ غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا	۱۰۳
❖ غریب قربانی کے ایام میں امیر ہو گیا	۱۰۴

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ غریب نے جانور خریدا	۱۰۴
❖ غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا	۱۰۴
❖ غصب شدہ جانور کی قربانی	۱۰۵
❖ غلاظت کھانے والا جانور	۱۰۵
❖ غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا	۱۰۶
❖ غیر مسلم کا ذبیحہ	۱۰۶
(ف)	
❖ فائدہ اٹھانا مکروہ ہے	۱۰۶
❖ فساد ہوگیا	۱۰۶
❖ فقیر آخری وقت میں مالدار ہوگیا	۱۰۷
❖ فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا	۱۰۷
(ق)	
❖ قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے	۱۰۷
❖ قربانی اور صدقہ میں فرق ہے	۱۰۸
❖ قربانی ایک اہم عبادت	۱۰۸
❖ قربانی تین دن تک ہوتی ہے	۱۰۹
❖ قربانی دوسری جگہ کرنا	۱۰۹
❖ قربانی کا جانور فروخت کرنا	۱۱۰

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ

❖ قربانی کا جانور گم ہو گیا........	۱۱۰
❖ قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں	۱۱۱
❖ قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا........	۱۱۲
❖ قربانی کا حکم عام ہے	۱۱۲
❖ قربانی کا سبق	۱۱۳
❖ قربانی کا گوشت بدلے میں دینا........	۱۱۳
❖ قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا........	۱۱۳
❖ قربانی کا وقت	۱۱۴
❖ قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو........	۱۱۶
❖ قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں	۱۱۶
❖ قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہو گیا......	۱۱۷
❖ قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے	۱۱۸
❖ قربانی کس پر واجب ہے	۱۱۸
❖ قربانی کی حقیقت	۱۲۰
❖ قربانی کی قضاء	۱۲۰
❖ قربانی کی نذر ماننی	۱۲۱
❖ قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے	۱۲۱
❖ قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا........	۱۲۱
❖ قربانی نہ کرنے پر وعید	۱۲۲
❖ قربانی کی نیت	۱۲۲

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ قربانی کی نیت سے جانور خریدا	۱۲۳
❖ قربانی کے جانور	۱۲۳
❖ قربانی کے جانور میں شریک کرنا	۱۲۳
❖ قربانی کے دن میں شک ہوگیا	۱۲۵
❖ قربانی کے لئے عید کی نماز ہوجانا کافی ہے	۱۲۵
❖ قربانی میں وکیل بنانا	۱۲۶
❖ قربانی میں وکیل بننا	۱۲۷
❖ قربانی واجب ہے	۱۲۷
❖ قربانی والا وفات پاگیا	۱۲۸
❖ قرض لیکر قربانی کرنا	۱۲۸
❖ قسائی کے ہاتھ کاٹ دینا	۱۲۸
❖ قصاب کی اجرت	۱۲۹
❖ قصابی کا پیشہ	۱۲۹
❖ قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی	۱۲۹
❖ قیدی	۱۳۰
(ک)	
❖ کاروبار مشترک ہے	۱۳۰
❖ کاشتکار	۱۳۱
❖ کافر کو گوشت دینا	۱۳۱

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ کان	۱۳۲
❖ کافر	۱۳۲
❖ کانا	۱۳۳
❖ کپورے	۱۳۳
❖ کتب خانہ	۱۳۳
❖ کتنی قربانی واجب ہے	۱۳۴
❖ کچا گوشت	۱۳۴
❖ کرایہ پر دی ہوئی چیز	۱۳۴
❖ کسان	۱۳۵
❖ کمزور جانور	۱۳۵
❖ کھال	۱۳۵
❖ کھال اتارنا	۱۳۶
❖ کھال جل گئی	۱۳۷
❖ کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا	۱۳۷
❖ کھال عوض میں دینا	۱۳۷
❖ کھال کسی کو دینا	۱۳۸
❖ کھال کی رقم تنخواہ میں دینا	۱۳۸
❖ کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا	۱۳۸
❖ کھال کی قیمت استعمال میں لانا	۱۳۹
❖ کھال کی قیمت کا مصرف	۱۳۹

Brought To You By www.e-iqra.info

صفحہ	عنوان

❖ کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا ۱۳۹
❖ کھجلی ۱۴۰
❖ کھری ۱۴۰

(گ)

❖ گابھن نکلی ۱۴۱
❖ گائے کی قربانی ۱۴۱
❖ گائے کی قربانی پراگر پابندی ہے ۱۴۲
❖ گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں ۱۴۲
❖ گدی کی طرف سے ذبح کرنا ۱۴۳
❖ گذشتہ سال کی قربانی کا حکم ۱۴۳
❖ گذشتہ گناہ معاف ۱۴۳
❖ گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا ۱۴۴
❖ گروی کے جانور ۱۴۴
❖ گلا کٹ گیا ۱۴۴
❖ گوشت ۱۴۵
❖ گوشت تول کر تقسیم کرنا ۱۴۵
❖ گوشت دھونا ۱۴۶
❖ گوشت صدقہ کردینا لازم ہے ۱۴۷
❖ گوشت فروخت کردیا ۱۴۷

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ

❖ گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا ۱۴۷
❖ گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا ۱۴۸
❖ گوشت کی تقسیم ۱۴۸
❖ گونگے کا ذبح ۱۴۹
❖ گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی ۱۴۹
❖ گھسے ہوئے دانتوں والے جانور ۱۵۰
❖ گھوڑا ۱۵۰
❖ گیارھویں یا بارہویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی ۱۵۰

(ل)

❖ لاغر جانور ۱۵۱
❖ لباس ۱۵۱
❖ لنگڑا ۱۵۱
❖ لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا ۱۵۲
❖ لوہے کا داغ ۱۵۲

(م)

❖ مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہو گیا ۱۵۲
❖ مالدار کے لئے نادر موقعہ ۱۵۳
❖ ماں کا اعتبار ہے ۱۵۳
❖ مجنون ۱۵۴

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ مجنون جانور کی قربانی	۱۵۴
❖ محبوب عمل	۱۵۴
❖ مرض ظاہر ہو........................	۱۵۵
❖ مرغی	۱۵۵
❖ مریل جانور........................	۱۵۵
❖ مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور........................	۱۵۶
❖ مزدوری........................	۱۵۶
❖ مسافر........................	۱۵۶
❖ مساجد میں کھالیں دینا........................	۱۵۷
❖ مسافر اور تکبیر........................	۱۵۷
❖ مسلمان کا ذبیحہ	۱۵۷
❖ مشرک کی شرکت........................	۱۵۸
❖ مغز نہ ہو........................	۱۵۸
❖ مقروض آدمی کا قربانی کرنا........................	۱۵۸
❖ مکان	۱۵۸
❖ مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں	۱۵۹
❖ مکان کرایہ پر دیا ہے........................	۱۵۹
❖ مکروہ	۱۶۰
❖ ملازم........................	۱۶۱
❖ منت مانی	۱۶۲

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ منٰی میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے	۱۶۲
❖ مہر اور قربانی	۱۶۳
❖ میت کی طرف سے قربانی کرنا	۱۶۴
❖ میت کی طرف سے قربانی	۱۶۴
❖ میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟	۱۶۵
❖ میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی	۱۶۵
❖ میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا	۱۶۵
(ن)	
❖ نابالغ	۱۶۶
❖ نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا	۱۶۷
❖ نابالغ کا ذبیحہ	۱۶۷
❖ نابینا کا ذبیحہ	۱۶۷
❖ نحر	۱۶۷
❖ ناخن	۱۶۸
❖ ناک	۱۶۸
❖ نام بدل کر قربانی کرنا	۱۶۹
❖ نذر والی قربانی کا گوشت	۱۶۹
❖ نشان	۱۷۰
❖ نصاب قربانی	۱۷۰

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ نیت	۱۷۰
❖ نیت درست نہیں	۱۷۰
❖ نیت مختلف ہے	۱۷۱
❖ نیل گائے	۱۷۱
(و)	
❖ واجب اور نفلی قربانی کی شرکت	۱۷۲
❖ وزن سے جانور خریدنا	۱۷۲
❖ وصیت	۱۷۲
❖ وعید	۱۷۳
❖ وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم	۱۷۴
❖ ولیمہ	۱۷۴
(ہ)	
❖ ہرن کی قربانی	۱۷۵
(ی)	
❖ یہود کا ذبیحہ	۱۷۵

Brought To You By www.e-iqra.info

عرض مؤلف

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے، واجب اور فرض کی ادائیگی لازم اور ضروری ہے۔ قربانی واجب ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والا فاسق اور سخت گنہگار ہے، اور جس پر قربانی واجب ہے وہ قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کرکے ہی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوسکتا ہے، قربانی کی قیمت ادا کرنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوتی، اور قربانی نہ کرنے پر سخت وعید بھی آئی ہے۔

اور یہ طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے شروع ہوا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا، اور قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے اور آخرت میں نیکیوں کی حد سے زیادہ ضرورت ہوگی اور پل صراط سے گذرنا بھی آسان ہوگا۔

اور قربانی کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ ہر صاحب نصاب آدمی کو ایک سال کی زندگی ملنے پر قربانی کے ذریعہ اس کا شکریہ ادا کرنا ہے، جو قربانی کرتا ہے وہ شکر گذار بندہ ہے اور جو قربانی نہیں کرتا وہ ناشکرا ہے، اور شکریہ ادا کرنے والے کی نعمت میں اضافہ ہوتا ہے اور ناشکری کرنے والے کی نعمت میں کمی آتی ہے۔

اور قربانی کے بہت سارے مسائل ہیں، اور مسائل کا علم حاصل کئے بغیر قربانی کی عبادت انجام دینے میں کمی کوتاہی کا خطرہ باقی رہتا ہے، اس لئے بندہ نے قربانی کے ضروری ضروری مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کردیا ہے تاکہ مطالعہ کرنے اور مسائل نکالنے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کام کو شرف قبولیت سے نوازیں اور کتاب کو مقبولیت عطا فرمائیں۔ آمین

محمد انعام الحق قاسمی
استاذ ومفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

Brought To You By www.e-iqra.info

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

استاذ حدیث و نائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

ترمذی شریف کی روایت ہے، **مثل امتی مثل المطر لایدری أوله خیر أم آخره** یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

جس طرح خشک سالی موسم میں بارش کا ہر قطرہ زمین کی زرخیزی کھیتوں کی ہریالی اور باغوں کی شادابی کے لئے مفید ہے اسی طرح دین و شریعت کے حساب سے اس امت کے اگلے پچھلے سلف و خلف سمیت پوری امت اچھی ہے، وجہ یہ ہے کہ یہ امت امت مرحومہ ہے اس امت کا کوئی دور خیر سے خالی نہیں ہوسکتا۔

دور اول کی بزرگ ہستیوں کو اگر صحابیت و رفاقت، مدد و حمایت، تبلیغ و دعوت، اعانت و تقویت کا شرف حاصل ہے تو بعد کے امتیوں نے نبوت، رسالت کو جوں کا توں تسلیم کیا، دین کو استحکام و رواج بخشا اور چار دانگ عالم میں اس کا پرچار کیا۔

مجتہدین کرام کو شریعت کی تدوین و تاسیس کا شرف حاصل ہے تو متأخرین کو تسہیل و ترتیب، تہذیب و تنقیح اور توسیع، تاکید و تلخیص کی فضیلت حاصل ہے لیکن مجموعی فضیلت اسلاف کو حاصل ہے جو برکت اور نورانیت ان کے علوم میں ہے وہ بعد میں آنے والے کے علوم میں نہیں، آج کے علماء کا امت پر یہی بڑا احسان ہوگا کہ

Brought To You By www.e-iqra.info

وہ اسلاف کے علمی جواہر پاروں کو امت کے سامنے ان کے مزاج اور ذوق کے مطابق پیش کر دیں، رفیق محترم مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی مدظلہ نے کچھ عرصے سے یہی سلسلہ شروع کر رکھا ہے موصوف محترم نے فقہی مسائل کو حروف تہجی کے حساب سے آسان اور سہل انداز میں ترتیب دیا ہے، اس سے پہلے وہ روزے کے مسائل اسی ترتیب سے شائع کر چکے ہیں جو بہت مقبول ہوئے، اب انہوں نے اسی ترتیب پر بقیہ ابواب کو ترتیب دینا شروع کیا ہے، فی الحال قربانی کے مسائل پیش نظر ہیں، مجھے امید ہے کہ آنجناب معاملات کے مسائل بھی زیر بحث لائیں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائیں اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

مفتی محمد عبدالمجید دین پوری

استاذ حدیث و نائب رئیس دارالافتاء

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۷/۴/ ۱۴۲۷ھ۔ ۶۔ ۵۔ ۲۰۰۶ء

Brought To You By www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

(الف)

آنکھ

☆...... جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی (بینائی) یا اس سے زیادہ چلی گئی ہو تو اسکی قربانی جائز نہیں ہے۔(۱)

☆...... جو جانور ترچھی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

اجازت

اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کی واجب قربانی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۳)

ہاں اگر کسی جگہ یہ رواج ہو کہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کردیا کرتا ہے، اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہو تو اس عرف و رواج کی

---

(۱) ولایضحی بالعمیاء والعوراء والعجفاء ومقطوع اکثر العین ای التی ذھب اکثر نور عینھا فاطلق القطع علی الذھاب والصحیح انہ الثلث ومادونہ قلیل ومازاد علیہ کثیر وعلیہ الفتوی. ھندیہ ج:۵ص:۲۹۷.شامی ج:۶ ص:۳۲۳.بدائع ج:۵ص:۷۵.اماالذی یرجع الی التضحیة ط:سعید.البحر ج:۸ص:۱۷۶.فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۳رشیدیہ. والعین قالوا: تشد المعیبة بعدان لاتعلف الشاة یوما اویومین ثم یقرب العلف الیھاقلیلا قلیلا فاذا رأتہ من موضع اعلم علیہ ثم تشد الصحیحة وقرب الیھا العلف کذلک فاذا رأتہ من مکان اعلم علیہ ثم ینظر الی تفاوت مابینھما فان کان ثلثافالذاھب ھوالثلث وان نصفا فالنصف ہندیہ ج:۵ ص:۲۹۸، رشیدیہ .ردالمحتار ج:۶ ص: ۳۲۴،سعید. البحر ج:۸ ص: ۱۷۷، سعید. بدائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذی یرجع الی محل التضحیة.

(۲) والحولاء تجزی :وھی التی فی عینھا حول .عالمگیری ج:۵ص:۲۹۸ .رشیدیہ.

(۳) ولوضحی عن اولادہ الکبار وزوجتہ لایجوز الا باذنھم بدائع ج:۵ص:۶۷ .فصل واما کیفیة الوجوب ط:سعید. ولوضحی ببدنة عن نفسہ وعرسہ واولادہ لیس ھذا فی ظاھر الروایة وقال الحسن بن زیاد وان فعل بغیرامرھم اوبغیرامربعضھم لاتجوزعنہ ولاعنھم فی قولھم جمیعا لان نصیب من لم یأمر صار لحما فصار الکل لحما کذا فی فتاوی قاضیخان، فتاوی ھندیہ ج:۵ =

Brought To You By www.e-iqra.info

وجہ سے ان کی طرف سے واجب قربانی درست ہوجائے گی، صریح اجازت لینا ضروری نہیں ہوگی، بلکہ عرف ورواج کافی ہوجائے گا۔(۱)

اور جہاں پر یہ عرف نہ ہو، تو واجب قربانی کیلئے صریح اور صاف طور پر اجازت لینا ضروری ہے ورنہ واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

اجتماعی قربانی

☆.....موجودہ دور میں اجتماعی قربانی کا رواج عام ہورہا ہے، اور بہت سارے ادارے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں یہ جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ اگر کھال کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں اجتماعی قربانی میں حصے لینے کو ترجیح دینا بہتر ہے تاکہ قربانی بھی ہوجائے اور پریشانی بھی نہ ہو، اور کھال بھی مستحق لوگوں کو مل جائے۔(۳)

☆.....اجتماعی قربانی میں ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جان بوجھ کر حرام آمدنی والے افراد کے ساتھ شرکت نہ ہو ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے اجتماعی قربانی کا انتظام کرنے والے اداروں پر ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں، اور اس کی آسان صورت یہ ہے کہ جہاں حصوں کی بکنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کر آویزاں کریں" کہ حرام آمدنی والے مثلاً سود،

= ص:۳۰۲ فصل في الاضحية عن الغير، المرجع المرد ج:۶ص:۳۳۵،ط:سعيد.

(۱) قال في الذخيرة لعله ذهب إلى ان العادة اذا جرت من الاب في كل سنة صار كالاذن منهم فان كان على هذا الوجه فما استحسنه ابويوسف مستحسن.ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۵، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۲) ضحي بقرة عن نفسه وعن ستة من اولاده ان صغارا جازوان كبارا جازبامرهم والالا. هنديه ج:۵ص:۳۰۲،ط:رشيديه. السابع الاضحية عن الغير.فتاوى بزازيه على هامش الهنديه ج:۶ص:۲۹۵ .البحر ج:۸:ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص:۶۷ .فصل واما كيفية الوجوب.

(۳) والبقر والبعير يجزى عن سبعة اذا كانوا يريدون وجه الله تعالى والتقدير بالسبع يمنع الزيادة ولايمنع النقصان كذا في الخلاصة فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴،فتح القدير ج:۸ =

Brought To You By www.e-iqra.info

جواء، بینک انشورنس، ڈاکہ اور چوری کی رقم والے اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورنہ وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔(۱)

☆...... اجتماعی قربانی میں مشترکہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے جن سات شریکوں کی طرف سے یہ قربانی ہے اس کا تعین اور ذبح کرتے وقت ان کی طرف سے قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ تعین نہ ہونے کی وجہ سے قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے

اگر اجتماعی قربانی میں قربانی کرنے کے بعد رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا، رقم جمع کرنے والوں کی اجازت کے بغیر بچی ہوئی زائد رقم اجتماعی قربانی کرنے والوں کے لئے رکھنا جائز نہیں ہوگا۔

ہاں اجتماعی قربانی کرنے والا اجرت کے طور پر کچھ لینا چاہیں تو ابتداء ہی سے متعین کر کے لے سکتے ہیں بعد میں نہیں۔(۳)

ادھار لئے ہوئے جانور

ادھار لئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ وہ غیر کے ملک میں ہے۔(۴)

= ص: ۳۲۹، ط: رشیدیہ۔ البحر ج: ۸ ص: ۱۷۳، ط: سعید۔ بدائع ج: ۵ ص: ۷۰-۲، فصل اما محل اقامة الواجب، ط: سعید۔

(۱) عن سعد قال رسول الله ﷺ ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم الخ رواه الترمذى جمع الجوامع ج: ۲ ص: ۲۳۸ رقم الحديث: ۵۳۸۰ دار الكتب العلمية بيروت. عن ابى هريرة أن رسول الله ﷺ قال: ان الله يقبل الصدقة ولا يقبل منها الا الطيب يقبله بيمينه الخ مسند احمد ج: ۹ ص: ۱۵۰، رقم الحديث: ۹۲۱۷، ط: دار الحديث القاهرة.

(۲) ذبح حيوان مخصوص بنية القربة فى وقت مخصوص قال فى البدائع فلا تجزى التضحية بدونها لان الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة ، ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳۱۲، سعيد.

(۳) فتاوى رحيميه ج: ۱۰ ص: ۳۵، دار الاشاعت.

(۴) قلت (ويظهر ان العارية كالمغصوبة لكونها مضمونة بالدين) الدرالمختار وفى البدائع وكل جواب عرفته فى الوديعة فهو الجواب فى العارية والاجارة بان استعار ناقة او ثورا او بعيرا =

Brought To You By www.e-iqra.info

اسلامی یادگاریں

دنیا کا عام دستور ہے کہ عظیم الشان کارناموں کی یادگاریں قائم کی جاتی ہیں عام طور پر اس کے لئے مجسمے، ہیکل اور مخصوص شکل کھڑے کر دینے یا کوئی تعمیر کر دینے کو کافی سمجھا جاتا ہے، اور اس سے عظیم الشان کام انجام دینے والے کا اعزاز اور عزت کو ظاہر کیا جاتا ہے، اور یہ کچھ دیر تک باقی بھی رہتا ہے لیکن یادگار قائم کرنے کی اصلی روح اس سے زندہ نہیں رہتی۔

اس لئے اسلام نے مجسمات ہیکل وغیرہ کی تعمیر اور تنصیب کی قدیم رسم کو چھوڑ کر ان کے افعال کی نقل کرنے کو عبادت بنادیا اور قیامت تک لوگوں پر لازم کر دیا جس سے نہ صرف ان اعمال کے کرنے والوں کی یاد ہر وقت زندہ رہتی ہے بلکہ ان کے اس نیک عمل کا جذبہ بھی دلوں میں بیدار ہوتا ہے، مجسمات اور تعمیرات کتنی ہی زیادہ مضبوط ہوں آخر کار حوادث کا شکار ہو کر تباہ ہو جائیں گی نام و نشان تک مٹ جائیگا مگر اسلامی یادگاریں قیامت تک کے لئے باقی رہیں گی۔(۱)

اضحیٰ

"اضحیٰ" قربانی کے معنی میں ہے، یوم الاضحیٰ کا معنی قربانی کا دن۔(۲)

= ضحی به انه لایجزیه عن الاضحیة سواء اخذها المالک او ضمنه القیمة لانها امانة فی یده، ردالمحتار ج:٦ص:٣٣١، بدائع ج:٥ص:٧٧، انه الذی یرجع الی محل التضحیة. هندیه ج:٥ص:٣٠٢، الباب السابع، ط:رشیدیه.

(١) انا کذلک نجزی المحسنین ای مثلما جازیناک بالعفو عن الذبح والتخلص من الشدة والمحنة نجزی کل محسن علی طاعته وثنیه علی فعله وهو تعلیل لما انعم الله علی ابراهیم وابنه من الفرج بعد الشدة والسلامة من المحنة وترکنا علیه فی الآخرین ای ابقینا له فی الامم القادمة ثناء حسنا وذکرا جمیلا فاحبه اتباع الملل کلها الیهودیة والنصرانیة والاسلام وکلها اهل الشرائع. التفسیر المنیر فی العقیدة والشریعة والمنهج الدکتور وهبة الزحیلی ج:٢٣ ص:١٢٢، سورة الصافات آیت:١٠٨، ط:دار الفکر.

(٢) اضحی جمعه اضحیة هی اسم لما یذبح ایام الاضحی بالدر مع الرد ج:٦ص:٣١١، ط: سعید. البحر ج:٨ص:١٧٣، کتاب الاضحیة ط:سعید. فتح القدیر ج:٨ص:٤٢٤ =

Brought To You By www.e-iqra.info

اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے

عیدین کی نماز میں امام "اعوذ باللہ" تکبیرات زوائد کے بعد پڑھے، اس لئے کہ قرات تکبیرات زوائد کے بعد کی جاتی ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک " اعوذ باللہ " قرات کے تابع ہے، البتہ تکبیر تحریمہ اور تکبیرات زوائد کے درمیان ثناپڑھے۔(۱)

افضل جانور

☆...... اگر فقراء اور نادار، ضرورت مند لوگ زیادہ ہوں تو زیادہ گوشت والا جانور افضل ہے اور اگر ضرورتمند لوگ کم ہوں تو پھر جس جانور کی قیمت زیادہ اور گوشت عمدہ ہو وہ افضل ہے۔(۲)

☆...... بہت زیادہ فربہ اور موٹا تازہ جانور کی قربانی مستحب ہے، چنانچہ ایک فربہ موٹے تازے بکرے کی قربانی دوکمزور دبلے بکروں کی قربانی سے افضل ہے، بشرطیکہ گوشت خراب نہ ہو۔(۳)

☆...... اگر بڑے جانور گائے وغیرہ کے ساتویں حصہ کی قیمت اور بکری کی قیمت برابر اور گوشت بھی برابر ہے تو بکری خریدنا افضل ہے۔(۴)

= کتاب الاضحیة ، ط:رشیدیه .قال الطیبی : الاضحیة مایذبح یوم النحر علی وجه القربة وبه سمی یوم الاضحی مرقاة المفاتیح ج:۳ص:۳۰۲، کتاب الاضحیة ،ط: امدادیه

(۱) (ویوخر) الامام التعوذ (عن تکبیرات العید) لقراء ته بعدها .الدر مع الرد ج:۱ص:۴۸۹،ط: سعید

(۲) فان کان سبع البقرة اکثر لحما فهو افضل ، والأصل فی هذا إذا استویا فی اللحم والقیمة فاطیبهما لحما افضل ،وإذا اختلفا فیهما فالفاضل اولی ، ردالمحتار،کتاب الاضحیة ج:۶ ص:۳۲۲،ط:سعید. عالمگیری ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ،ط:رشیدیه. وکان الاستاذ یقول بان الشاة العظیمة السمینة تساوی البقرة قیمة ولحما افضل من البقرة لان جمیع الشاة تقع فرضا بلاخلاف ، شامی ج:۶ ص: ۳۲۲، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.

(۳) والمستحب ان تکون الاضحیة اسمنها واحسنها واعظمها فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۳۰۰ .شامی ج:۶ص:۳۲۲ .بدائع ج:۵ص:۸۰ ,اما الذی یرجع الی الاضحیة ،ط:سعید. مظاهر حق ج:۲ص:۵۰۵ .ط:دارالاشاعت.

(۴) الشاة افضل من سبع البقرة اذا استویا فی القیمة واللحم ،الدر مع الرد ج:۶ =

Brought To You By www.e-iqra.info

☆......بھیڑ سے بکری افضل ہے۔(۱)

☆......مادہ کی قربانی نر سے افضل ہے۔(۲)

☆......جس قربانی کی قیمت زیادہ ہو وہ بہتر ہے، اور اگر دو جانوروں کی قیمت برابر ہو لیکن ایک کا گوشت زیادہ ہے تو وہی بہتر اور افضل ہے۔(۳)

الٹا کھینچنا

جانور کو ذبح کرنے کی جگہ تک پکڑ کے پیچھے کی ٹانگوں کو آگے کی طرف سے کھینچنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴)

"اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرنا

صرف "اللہ اکبر" کہہ کر جانور ذبح کرنے سے جانور حلال ہوگا اور گوشت کھانا جائز ہوگا البتہ سنت کے خلاف ہے مکروہ ہے، اس لئے " بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر " کہہ کر جانور کو ذبح کرے۔(۵)

= ص: ۳۲۲، ط: سعید، هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۹، الباب الخامس، ط: رشیدیه .

(۱) الكبش والنعجة اذا استويا في القيمة واللحم فالكبش افضل ،فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۳۰۰، الباب الخامس ،ط: رشیدیه، شامی ج:۶ ص: ۳۲۲، ط: سعید.

(۲) ان الانثى افضل من الذكر اذا استويا قيمة ،الدر المختار شامی ج:۶ ص: ۳۲۲، هندیه الباب الخامس ، ج:۵ ص: ۲۹۹

(۳) وفي العناية وكان الاستاذ يقول :بان الشاة العظيمة السمينة تساوى البقرة قيمة ولحما افضل من البقرة ،لان جميع الشاة تقع فرضا بلا خلاف ،ردالمحتار ج: ۶ ص: ۳۲۲، هندیه ج:۵ ص: ۲۹۹، والاصل في هذا اذا استويا في اللحم والقيمة فاطيبهما لحما افضل ، رد المحتار ج: ۶ ص: ۳۲۲، ط: سعید، هندیه ج:۵ ص: ۲۹۹، ط: رشیدیه .

(۴) ويكره جرها برجلها الى المذبح ،فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۲۸۷، كتاب الذبائح الباب الاول ،ط: رشیدیه۔ شامی ج:۶ ص: ۲۹۶، بدائع ج:۵ ص: ۷۸،۶۰، فصل اما بیان ما یستحب قبل التضحية سعيد.

(۵) لو اقتصر على قوله الله اكبر قاصدا به التسمية يكفى ،ردالمحتار ج:۶ ص: ۳۰۱، كتاب الذبائح ط: سعید، بدائع ج:۵ ص: ۴۸، هندیه ج:۵ ص: ۲۸۶، وذكر الحلواني ان المستحب =

Brought To You By www.e-iqra.info

''اللہ اکبر'' کہنا ضروری نہیں

ذبح کے وقت صرف '' بسم اللہ '' کہنا کافی ہے '' اللہ اکبر '' کہنا ضروری نہیں، البتہ '' بسم اللہ اللہ اکبر '' دونوں کہنا سنت کے مطابق ہے۔(۱)

امانت کی رقم

☆ امانت کی رقم سے اجازت کے بغیر قربانی کا جانور خرید کر قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر رقم کے مالک سے اجازت مل جائے تو اس سے جانور خرید کر قربانی کرنا جائز ہوگا، اور قربانی کرنے والے پر لازم ہوگا کہ رقم مالک کو واپس کردے۔(۲)

امت محمدیہ پر خاص انعام

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں تھی بلکہ آسمان سے ایک آگ آتی اور مقبول قربانی کو جلادیتی، امت محمدیہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی انعام ہوا کہ قربانی کا گوشت ان کیلئے حلال کردیا گیا۔(۳)

اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا

قربانی کا گوشت اندازہ سے تقسیم کرنا جائز نہیں ہے، وزن کرکے (برابر کرکے) تقسیم کرنا ضروری ہے، اگر کسی حصہ میں کمی بیشی ہوگی تو سود ہوجائیگا، اور سود لینا

= ان یقول باسم اللہ اللہ اکبر ثلاثا ،البحر الرائق ج:۸ص:۱۶۹ ،کتاب الذبائح ط.سعید.

(۱) منها التسمية حالة الزكاة عندنا اى اسم كان فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۵ ،كتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط:رشيديه.و المستحب ان يقول بسم الله الله اكبر بلاواو .الدر المختار شامى .كتاب الذبائح ،ج:۶ص:۳۰۱ط :سعيد.

(۲) قلت ويظهر ان العارية كالوديعة الخ وفى البدائع وكل جواب عرفته فى الوديعة فهو الجواب فى العارية بان استعار ناقة اوثورا اوبعيرا فضحى به انه لايجزيه عن الاضحية سواء اخذها المالك اوضمنه القيمة لانها امانة فى يده وانما يضمنها بالذبح فصار كالوديعة رد المحتار: ج۶ص:۳۳۱. هنديه ج:۵ص:۳۰۳ ،الباب السابع ،بدائع ج:۵ص:۷۷،اما الذى يرجع الى محل التضحية.

(۳) احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ ص:۷۸ ،ط:ادارۃ المعارف.

Brought To You By www.e-iqra.info

دینا کھانا سب حرام ہے۔(۱)

اندھے

اندھے جانور کی قربانی درست نہیں ۔(۲)

انشورنس کمپنی کے ملازم

انشورنس کا دارومدار سود یا جوئے پر ہے، اور سود اور جوئے کی آمدنی حرام ہے، اور حرام آمدنی سے قربانی کرنا جائز نہیں ہے، لہذا مشترکہ یا اجتماعی قربانی میں ایسے آدمی کو شریک کرنا درست نہیں جسکی آمدنی صرف یا غالب انشورنس کمپنی کی ہے۔

ہاں اگر ایسے لوگوں کے پاس حلال آمدنی بھی ہے اور وہ حرام آمدنی کے ساتھ مخلوط نہیں بلکہ الگ ہے تو ایسی حلال آمدنی سے یا کسی سے حلال رقم قرض لیکر قربانی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان کو اجتماعی اور مشترکہ قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۳)

(۱) واذا جاز علی الشرکة بقسم اللحم بالوزن لانه موزون واذا قسموا جزافا لایجوز الا اذا کان معه شیئ آخرمن الاکارع والجلد ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳،ط:سعید،بدائع ج:۵ ص: ۱۷،فصل اما کیفیة الوجوب. فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۰،شامی ج:۶ص:۳۱۷،هندیه ج:۵ ص:۳۰۲. ویقسم اللحم وزنا لاجزافا،اما عند جواز القسمة مجازفة فلان فیها معنی التملیک واللحم من اموال الربا فلایجوز تملیکه مجازفة واما عدم جواز التحلیل فلان الربا لایحتمل الحل بتحلیل ،شامی ج:۶ ص:۳۱۷. بدائع ج:۵ص:۶۷.فصل اما کیفیة الوجوب.

(۲) ولاتجوز العمیاء والعوراء البین عورها فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷،البحر ج:۸ ص: ۱۷۶،فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۳،ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۲۳.بدائع ج:۵ص:۷۵،اما الذی یرجع الی محل التضحیة .

(۳) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده علیهم والافان علم عین الحرام لایحل له ویتصدق به بنیة صاحبه ،شامی ج:۶ص:۳۸۵.ردالمحتار ج:۵ص:۹۹.ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۳۴۹. وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة وقال الورثة :اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ولو ذبحوها بلااذن الورثة لم یجزهم لان بعضها لم یقع قربة وان کان شریک الستة نصرانیا اومریدا اللحم لم یجز عن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزأ ،الدرالمختار شامی ج:۶ص:۳۲۶.فتح القدیر ج:۸ص:۴۲۵. ط:رشیدیه ،کتاب الاضحیة. عن سعد قال قال النبی ﷺ ان الله طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافة کریم یحب الکرم الخ رواه الترمذی ،جمع الجوامع =

Brought To You By www.e-iqra.info

اوجھڑی

اوجھڑی کھانا جائز ہے۔(۱)

اولاد

اگر اولاد خود صاحب نصاب ہو تو خود ان پر قربانی کرنا واجب ہوگی، اور اگر وہ صاحب نصاب نہ ہو تو والد پر ان کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں اگر والد نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا چاہے کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... ماں باپ کیلئے اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہے، مثلاً کسی کی اولاد میں دس افراد ہیں اور سب ایک ساتھ رہتے ہیں، باپ کی زندگی میں صرف باپ پر قربانی واجب ہوگی یعنی اپنے نام سے قربانی کرے گا اولاد کے نام سے نہیں۔(۳)

☆...... اگر اولاد بالغ ہے اور سب مالدار صاحب نصاب ہیں تو اس صورت

= للامام السیوطی ج:۲ ص:۲۲۸ برقم الحدیث:۵۳۸۰ ط:دار الکتب العلمیة بیروت۔ عن ابی ہریرةؓ یقول ان رسول اللہ ﷺ ان اللہ عزوجل یقبل الصدقة ولایقبل منها الا الطیب فیقبلها بیمینه تبارک وتعالی ویربیها لعبده المسلم اللقمة کما یربی احدکم مهرة اوفصیله حتی یوافی بها یوم القیامة مثل احد بمسند احمد ج:۹ ص:۱۵۰ رقم الحدیث: ۹۲۱۷ ط: دار الحدیث بالقاهرة۔

(۱) وکره تحریما من الشاة سبع الحیاء والخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر للاثر الوارد فی کراهة ذلک۔ الدرالمختار شامی ج:۶ ص:۷۴۹، مسائل شتی۔ ط: سعید۔ اور اوجھڑی ان سات اشیاء میں سے نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے۔

(۲) کتاب الاضحیة ......تجب علی حر مسلم موسر مقیم عن نفسه ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامرأته الا باذنه، البحر ج:۸ ص:۱۷۳، ۱۷۸، بدائع ج:۵ ص:۶۳ تا ۶۷۔ فصل اما کیفیة الوجوب، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۳ الباب الاول ۔شامی ج:۶ ص: ۳۱۵ لاعن طفله ای من مال الاب قال فی الخانیة انه یستحب ولایجب ردالمحتار ج: ۶ ص: ۳۱۵، ط: سعید۔

(۳) ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار الا باذنه فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحیة، الباب الاول فی تفسیرها۔

Brought To You By www.e-iqra.info

میں ہر ایک پر ضروری ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے، اگر باپ اولاد کی طرف سے اولاد کی اجازت سے ان کی قربانی کرے گا تو ان کی قربانی بھی ادا ہو جائیگی اور والد کو ثواب ملے گا البتہ اگر باپ نہیں کرے گا تو ہر ایک پر لازم ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔(۱)

☆.....اگر اولاد نابالغ ہے تو ان پر قربانی واجب نہیں ہے۔(۲)

اونٹ

اونٹ میں بھی حنفیہ کے نزدیک سات ہی افراد شریک ہو کر قربانی کر سکتے ہیں نیز سات افراد کی شرکت میں قربانی صحیح ہونا متفق علیہ ہے، اور اس سے زیادہ دس کی شرکت مختلف فیہ ہے تو متفق علیہ قول پر عمل کرنا زیادہ احتیاط پر مبنی ہے۔ کفایت المفتی ج/۸/۱۸۸(۳)

---

(۱) ولو ضحى ببدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزاه واجزاهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلك بامرهم فكذلك وان كان بغير امرهم لم يجز على قولهم. البحر الرائق ج:۸ ص: ۱۷۸، ط:سعيد. بدائع ج:۵ ص:۶۷. فصل اما كيفية الوجوب. شامي ج:۶ ص: ۳۱۵. عن ابي هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا. البحر ج:۸ ص: ۱۷۳. فتح القدير ج:۸ ص:۴۲۷. ابن ماجه ص:۲۲۶. باب الاضاحي واجبة هي ام لا. ط: قديمي كتب خانه.

(۲) وقوله لا عن طفله يعني لايجب عليه عن اولاده الصغار لانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر. شامي ج:۶ ص:۳۱۵. ط:سعيد. البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۳. ط:سعيد.

(۳) ومنهم من فصل بين البعير والبقرة فقال البقرة لاتجوز عن اكثر من سبعة فاما البعير فانه يجوز عن عشرة ولنا ان الاخبار اذا اختلفت في الظاهر يجب الاخذ بالاحتياط وذلك فيما قلنا لان جوازه عن سبعة ثابت بالاتفاق وفي الزيادة اختلاف فكان الاخذ بالمتفق عليه اخذ بالمتيقن. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۱. ط:سعيد. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. سعيد. فتح القدير ج:۸ ص:۴۲۹. ط:رشيديه. البحر ج:۸ ص:۱۷۳. فاشتركا في الجزور عن عشرة قال الجمهور انه منسوخ بالحديث الآتي عن جابر قال نحرنا بالحديبية مع النبي ﷺ البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة وبالجملة العمل على حديث جابر اولى واحوط. حاشيه ابن ماجه ص:۲۲۹. ط:قديمي كتبخانه.

Brought To You By www.e-iqra.info

ایام نحر میں شک ہوگیا

اگر ایام نحر میں شک ہوگیا کہ بارہویں ذی الحجہ ہے یا تیرہویں تو قربانی کرنے میں تیسرے روز تک تاخیر نہ کرے، بتاخیر ہو جانے کی صورت میں قربانی کر کے سب گوشت کا صدقہ کر دینا مستحب ہے۔(۱)

ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا

☆…… مردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اس سے مردوں کو فائدہ ہوگا، اور ایصال ثواب کے لئے ایک حصہ قربانی کر کے اس کا ثواب بہت سارے مردوں کو بلکہ تمام امت مسلمہ کو بھی پہنچانا درست ہے، اس قسم کی نیت کرنے کی صورت میں تمام امت مسلمہ کو ثواب ملے گا، کیونکہ ایصال ثواب کرنے والا قربانی کے جانور یا حصے کا مالک ہے، صرف میتوں کو یا زندہ لوگوں کو ثواب پہنچاتا ہے اس نے ایک حصے کا ثواب ایک سے زائد لوگوں کو پہنچانا درست ہے۔(۲)

☆…… اگر میت نے قربانی کرنے کی وصیت کی تو اس میں ایک حصہ ایک آدمی کی طرف سے ہوگا ایک حصے میں ایک سے زائد آدمیوں کی نیت کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وإذا شك في يوم الأضحى، فالمستحب أن لايؤخر إلى اليوم الثالث فإن أخر يستحب أن لا يأكل منه ويتصدق بالكل، عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۵۔ كتاب الاضحية الباب الثالث.

(۲) قلنا في البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخر عمن لم يذبح من امته وان كان منهم من قدمات قبل ان يذبح، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶، ط: سعيد. بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۳) لو ضحى عن ميت وارثه بامره الزمه بالتصدق بها وعدم الاكل منها وان تبرع بها عنه له الاكل لانه يقع على ملك الذابح والثواب للميت ردالمحتار ج:۶ ص:۳۳۵، ط: سعيد. فلنا ان الميت يجوز ان يتقرب عنه فاذا ذبح عن نفسه عنه صار نصيبه للقربة فلايمنع جواز ذبح الباقين بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

Brought To You By www.e-iqra.info

ایک حصہ دار مر گیا

سات افراد نے شریک ہو کر ایک بڑا جانور قربانی کیلئے خریدا اور قربانی کرنے سے پہلے ان میں سے ایک شخص مر گیا، مگر مردہ کے ورثاء نے ان شرکاء کو اجازت دے دی کہ آپ لوگ میت کی اور اپنی طرف سے قربانی کریں، اگر یہ لوگ ان کی اجازت سے میت اور اپنی طرف سے قربانی کریں گے تو جائز ہوگا اور سب کی قربانی ادا ہو جائے گی۔(۱)

اور اگر میت کے وارثوں کی اجازت کے بغیر قربانی کریں گے تو درست نہیں ہوگی اور کسی بھی شریک کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے

ایک شخص پر قربانی واجب ہے اور وہ ایک بکرے کے بجائے سات بکرے ذبح کرے تو واجب قربانی ایک بکرے سے ادا ہو جائے گی اور باقی چھ بکرے کی قربانی نفل شمار ہوگی، لیکن بڑے جانور کے ساتویں حصہ کے بجائے پورے جانور کی قربانی کرے گا تو پورے جانور سے واجب قربانی ادا ہوگی۔(۳)

---

(۱) وان مات احد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ،الدر المختار شامي ج:۶ ص:۳۲۶،بدائع ج:۵ ص:۷۲. هنديه ج:۵ص:۳۰۵،الباب الثامن ط.رشيديه .

(۲) ولو ذبحوها بلا اذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة ،الدر المختار شامي ج:۶ ص: ۳۲۶. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۸ ،كتاب الاضحية ،ط:سعيد.هنديه الباب الثامن ، ج:۵ ص: ۳۰۵ .

(۳) ولو ضحى باكثر من واحدة ، فالواحدة فريضة والزيادة تطوع عند عامة العلماء ،خلاصة الفتاوى ج:۴ ص:۳۱۵. ولو ان رجلا موسرا ضحى ببدنة عن نفسه خاصة كان الكل اضحية واجبة عند عامة العلماء، وعليه الفتوى شامي ج:۶ ص:۳۳۳،كتاب الاضحية،ط: سعيد. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۱،فصل محل اقامة الواجب ،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

(ب)

بال

☆.....قربانی کرنے والا کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے بال کتروائے ، قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کریں گے تو ثواب سے محروم نہیں ہونگے ۔(۱)

☆ جس جانور کے بال کاٹ لئے گئے ہوں ، اس کی قربانی درست ہے ۔(۲)

☆.....قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس کے بال کاٹنا جائز نہیں (۳)، اگر کسی نے ایسا کرلیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے ۔(۴)

بال جلا کر پکانا

سری اور پائے کے بال جلا کر کھال کے ساتھ پکانا جائز ہے ۔(۵)

---

(۱) عن ام سلمة عن النبی ﷺ قال من رای هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ،ترمذی ج:۱ص:۲۷۶ ،ط:سعید ،ومسئلة حدیث الباب مستحبة والغرض التشاکل بالحجاج ،العرف الشذی ج:۱ص:۳۷۸ ،ط:سعید ، عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ امرت بیوم الاضحی عید جعله الله لهذه الامة قال له رجل یارسول الله ارایت ان لم اجد الا منیحة انثی افاضحی بها قال لا ولکن خذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند الله ،رواه ابوداؤد والنسائی ،مرقاة المفاتیح ج:۳ص:۳۱۶ ،کتاب الاضحیة ، ط:امدادیه .

(۲) وکذا تجزئ المحزورة وهی التی جز صوفها کذا فی فتاوی قاضیخان ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۸ ، الباب الخامس ،ط:رشیدیه ، شامی ج:۶ص:۳۲۵ ،بدائع ج:۵ص:۸۰ ،ط:سعید

(۳) ولواشتری شاة للاضحیة یکره ان یحلبها او یجز صوفها فینتفع به لانه عینها للقربة فلایحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰ ،الباب السادس ،ط:رشیدیه

(۴) ولو جز صوفها یتصدق به ولاینتفع به ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱ ،الباب السادس ، بدائع ج:۵ص:۷۸ ، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة . شامی ج:۶ص:۳۲۹ .

(۵) فی الخانیة الرأس والاکارع لحم فی یمین الاکل قلت ولعل وجهه ان الرأس والاکارع مشتملة علی اللحم وغیره ،ردالمحتار ج:۳ص:۷۷۳ ،مطلب فی اعتبار العرف العملی ، ط:سعید ، کفایت المفتی ج:۵ ص:۲۱۳

Brought To You By www.e-iqra.info

بالغ ہوا

اگر نابالغ ۱۰۔۱۱۔یا۱۲ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے بالغ ہوا اور وہ مالدار ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا باپ کے ذمہ ضروری نہیں(۲)، اگر بالغ اولاد خود مالدار ہے تو وہ خود قربانی کرے یا باپ کو اجازت دیدے، بالغ اولاد کی اجازت سے باپ ان کی طرف سے قربانی کرسکتا ہے۔(۳)

بانجھ

بانجھ جانور کی قربانی درست ہے، کیونکہ اس پر ممانعت کا حکم نہیں آیا اور بانجھ ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، جس طرح جانور کا خصی ہونا اور خصی سے عاجز ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، اسی طرح بانجھ ہونا بھی بلکہ بانجھ جانور اکثر وبیشتر لحیم وشحیم (خوب موٹا تازہ) ہوتا ہے، اور گوشت بھی عمدہ ہوتا ہے، اس لئے قربانی جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن بلغ من الصغار في أيام النحر وهو موسر يجب عليه باجماع أصحابنا؛لأن الاهلية من الحرلي آخرالوقت لافي أوله ،بدائع ج:۵ص:۶۴،كتاب التضحية ،فصل اما شرائط الوجوب ،ط:سعيد.شامي ج:۶ص:۳۱۶،كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۲) وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبارو امرأته إلاباذنه ،عالمگيري ج:۵ص: ۲۹۳ . شامي ج:۶ص:۳۱۵. بدائع ج:۵ص:۶۳ .فصل اما شرائط الوجوب. البحرج:۸ ص: ۱۷۸ .ط:سعيد.

(۳) ولوضحي بدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزاه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلك بامرهم فكذلك وان كان بغير امرهم لم يجزعلى قولهم ،بدائع ج:۵ص: ۶۷ ،فصل اما كيفية الوجوب . البحرج:۸ص:۱۷۸ .شامي ج:۶ص:۳۱۵،ط:سعيد.

(۴) تجزالتضحية بالعاجزة عن الولادة لكبرسنها .هنديه ج:۵ص:۲۹۷ . الباب الخامس ، ط:رشيديه. ردالمحتارج:۶ ص:۳۲۵. ط:سعيد.

باؤلے جانور

باؤلے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر باؤلے پن کی وجہ سے چرا بھی نہ سکتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۱)

بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

کسی مزار یا بت کے نام پر جانور چھوڑنا بنص قطعی حرام اور سخت گناہ کا کام ہے مگر اس حرام عمل سے جانور حرام نہیں ہوجاتا اور شرعی اصول کے مطابق یہ جانور اپنے مالک کی ملک سے خارج نہیں ہوتا (اگر چہ وہ اپنے غلط عقیدہ کی بناپر یہ سمجھتا ہے کہ وہ میری ملک سے نکل کر غیر اللہ کے لئے وقف ہوگیا ہے مگر شرعاً اس کا یہ عقیدہ باطل ہے وہ جانور بدستور اس کی ملک میں ہے) لہٰذا اگر کوئی شخص جانور کے مالک سے وہ جانور خرید کر قربانی کرے تو قربانی درست ہے اسی طرح عام دنوں میں اگر قصاب یہ جانور خرید کر اس کا گوشت فروخت کرے تو وہ گوشت خرید کر استعمال کرنا بھی درست ہے۔(۲)

بٹ

بٹ (اوجھڑی) بلاکراہت حلال ہے۔(۳)

---

(۱) وتجوز الثولاء وهي المجنونة إلا إذا كان ذلك يمنع الرعي والاعتلاف. عالمگیری ج: ۵ ص ۲۹۸، الباب الخامس، ط رشیدیہ. ردالمحتار ج ۶ ص: ۳۲۳، ط سعید. البحر ج: ۸ ص: ۲۰۱ والثولاء وهي المجنونة لأنه لا يخل بالمقصود إذا كانت تعتلف. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۲، ط: سعید.

(۲) معارف القرآن مولانامفتی محمد شفیع صاحبؒ تحت الآیۃ "وما أهل به لغير الله" ج ۲ ص: ۳۲۳،۳۲۴، ادارۃ المعارف. فتاوی رحیمیہ ج: ۱۰ ص: ۵۳، دارالاشاعت.

(۳) وكره تحريما من الشاة الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للأثر الوارد في كراهة ذلك. اور اوجھڑی ان سات اشیاء میں نہیں ہے جن کے اس کا کھانا مکروہ ہے۔ الدرالمختار ج:۶ ص:۷۴۹، مسائل بہشتی زیور، سعید۔

Brought To You By www.e-iqra.info

بچہ

☆......اگر بچہ مالدار ہے نصاب کا مالک ہے تو بھی اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اس لئے ولی کیلئے بھی اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے۔(۱)

بچے

اگر بچے سمجھدار ہیں تو ان کو عیدگاہ میں لے جائیں ورنہ نہ لے جائیں۔(۲)

بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد۔گائے، بیل، بھینس، اور اونٹ نر و مادہ ہیں۔(۳)

بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں

☆......ایک آدمی کے لئے ایک بڑے جانور کی قربانی جائز ہے۔(۴)

☆......بڑے جانور میں سات افراد شریک ہونا ضروری نہیں ہے۔(۵)

(۳) بڑے جانور میں سات افراد سے کم شریک ہوں تب بھی قربانی درست

(۱) وقوله لاعن طفله يعني لايجب عليه عن اولاد الصغار لانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطروفي الكافي الاصح انه لايجب ذلك وليس للاب ان يفعله من مال الصغير البحر ج: ۸ ص: ۱۷۳ ط: سعيد. شامي ج: ۲ ص: ۳۱۵. بدائع ج: ۵ ص: ۶۴. فصل اما شرائط الوجوب.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الابل اوالبقرويدخل في كل جنس نوعه والذكر و الانثى منه والجاموس نوع من البقر فتاوى هنديه ، ج: ۵ ص: ۲۹۷ ، الباب الخامس ، ط: رشيديه . بدائع ج: ۵ ص: ۶۹ فصل اما محل اقامة الواجب . البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۷ . ط: سعيد.

(۴) توسيع بدنة بيان للقدر الواجب والقياس ان لايجوز البدنة كلها الا عن واحد لان الاراقة قربة لاتتجزا . بدائع ج: ۵ ص: ۷۰. فصل اما محل اقامة الواجب . ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۳ ، كتاب الاضحية ، ط: سعيد.

(۵) وتجوزعن ستة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره في الاصل لانه لما جازعن سبعة فما دونها اولى . بدائع ج: ۵ ص: ۷۰ ، ط: سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

ہے مثلاً کسی جانور میں چھ یا پانچ یا اس سے بھی کم شریک ہوں تو بھی درست ہے یہاں تک کہ اگر صرف تنہا ہی ایک آدمی پورے بڑے جانور کی قربانی اپنی طرف سے کرے تو بھی جائز ہے۔(۱)

بسم اللہ بھول گیا

اگر جانور کو ذبح کرتے وقت " بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر " کہنا بھول گیا، اور جانور کو ذبح کرلیا تو اس جانور کا گوشت حلال ہے کھانا جائز ہے، کیونکہ ذبح کرنے والا مسلمان ہونے کی بناء پر فرض کرلیا جائیگا کہ اس نے اللہ کے سواہ کسی اور کے نام پر ذبح نہیں کیا۔(۲)

بسم اللہ کے الفاظ

ذبح کرتے وقت " بسم اللّٰہ و اللّٰہ اکبر " واو کے ساتھ، اور " بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر " واو کے بغیر دونوں قسم کے الفاظ ملتے ہیں، البتہ " واؤ " کے بغیر " بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر " زیادہ بہتر ہے کہیں " اللّٰہ اکبر " بسم اللّٰہ پر مقدم ہے اور کہیں موخر ہیں، تمام صورتیں درست ہے۔(۳)

بسم اللہ کیسے پڑھے

ذبح اختیاری میں " بسم اللّٰہ " ذبح کے ساتھ متصل ہونا شرط ہے، یعنی بسم اللّٰہ کہتے ہی ذبح کرے، " بسم اللّٰہ " پڑھنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اور کوئی

(۱) وتجوز عن ستة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره في الاصل لانه لما جاز عن سبعة فما دونها اولى .بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳. ط: سعيد.هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب الثامن.

(۲) فيقيد بقوله عمدا لانه لوترك التسمية ناسيا يحل اكلها وهومذهب علي وابن عباس ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۶۸ .هنديه ج:۵ص:۲۸۸.شامي ج:۶ص:۲۹۹.

(۳) والمستحب ان يقول بسم الله الله اكبربلاواؤ وكره بها لانه يقطع فورالتسمية وفي الجوهرة وان قال بسم الله الرحمن الرحيم فهوحسن بردالمحتارج:۶ص:۳۰۱. ط: سعيد. البحرالرائق ج:۸ص:۱۲۹. ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۸۶.كتاب الذبائح ،الباب الاول.

Brought To You By www.e-iqra.info

کام نہ کرے، یہاں تک کہ اگر کسی نے بکری کو لٹا کے " بسم اللہ " پڑھی اور اس بکری کو زندہ چھوڑ کر، پھر دوسری بکری کو اسی " بسم اللہ " سے ذبح کیا تو وہ ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

بکری

بکری کی قربانی جائز ہے۔ (۲)

بکرے کا بھی یہی حکم ہے البتہ ایک سال کی عمر مکمل ہونا شرط ہے۔ (۳)

بکرے میں صرف ایک حصہ ہے

ایک بکرے میں صرف ایک حصہ ہے، اگر ایک بکرے میں قربانی کی نیت سے دو آدمی شریک ہوں گے تو دونوں کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ (۴)

---

(۱) رجل ذبح شاة فسمی وترکها ومال الی الاخری وذبحها بتلک التسمیة لم یحل ، فتاوی سراجیه باب التسمیة علی الذبیحة ص:۳۰۹ ولو اضجع شاة واخذ السکین وسمی ثم ترکها وذبح شاة اخری وترک التسمیة عامدا علیها لاتحل هندیه ج:۵ ص: ۲۸۸، کتاب الذبائح. البحر ج:۸ ص:۱۶۹، کتاب الذبائح،ط:سعید. لان ایقاع الذبح متصل بالتسمیة بحیث لایتخلل بینهما شیء. البحر ج:۸ ص:۱۲۸، شامی ج:۶ ص:۳۰۲، کتاب الذبائح ط:سعید.

(۲) اما جنسه فهوان یکون من الاجناس الثلاثة :الغنم اوالابل اوالبقر فی کل جنس نوعه و الذکر و الانثی منه ، وقیل فیها والمعز نوع من الغنم عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۷ الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب. شامی ج:۶ ص:۳۲۲، کتاب الاضحیة ط:سعید. البحر ج:۸ ص:۱۷۷، کتاب الاضحیة .ط:سعید بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۹، فصل فی محل اقامة الواجب ، ط: سعید.

(۳) واما سنه فقد ذکر القدوری ان الفقهاء قالوا :الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثنی ابن سنة وتقدیر هذه الاسنان بماقلنا یمنع النقصان ولایمنع الزیادة حتی لوضحی باقل من ذلک شیئا لایجوز.عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۷،الباب الخامس .شامی ج:۶ ص:۳۲۱. و البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۷ .بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۰ فصل اما محل اقامة الواجب.

(۴) فلاتجوز الشاة والمعز الا عن واحد وان کانت سمینة هندیه ج:۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس. ط: ماجدیه. البحر ج:۸ ص:۱۷۷،کتاب الاضحیة، ط:سعید بدائع ج:۵ ص:۷۰ ،کتاب التضحیة فصل اما محل اقامة الواجب .تکمله فتح القدیر ج ۹ ص:۴۲۹ کتاب الاضحیة . رشیدیه

Brought To You By www.e-iqra.info

بندوق کا ذبیحہ

اگر بندوق سے شکار کیا جائے اور وہ جانور مرجائے، ذبح کرنے کی نوبت نہ آئے تو وہ جانور حرام اور مردار ہوجاتا ہے اس کا کھانا جائز نہیں (۱) اگرچہ بندوق چلاتے وقت "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہا ہو، اگر بندوق کا شکار زندہ ہاتھ آجائے اور "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہہ کر ذبح کرلیا جائے تو حلال ہے ورنہ حرام۔ (۲)

بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا

دو آدمیوں نے دو بکریاں قربانی کے ارادہ سے خریدیں، اور بھول کر ایک نے دوسرے کی بکری کو ذبح کرڈالا تو دونوں کی قربانیاں درست ہوں گی، اور کسی پر بدلہ دینا قیمت ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

بھون کر کھانا

قربانی کے گوشت کو آگ پر بھون کر کھانا درست ہے۔

---

(۱) ولایؤکل مااصابته البندقة، فتاوی سراجیه ص:۳۰۷، ط:مدرسه فاطمة الزهراء۔

(۲) فان ترکها ای الزکاة عمدا مع القدرة علیها فمات حرم وکذا یحرم لوعجز عن التذکیة بان لم یجد آلة اصلا اویجد لکن لایبقی من الوقت مایمکن تحصیل الآلة والاستعداد للذابح ,ردالمحتار ج:۶ ص:۴۷۰، کتاب الصید ,البحر ج:۸ص:۲۲۳، کتاب الصید. ولابد من التسمية عند الارسال ......وان ادرکه حیازکاه بالبحر ج:۸ص:۲۲۱،۲۲۳، شامی ج:۶ ص:۴۶۸، کتاب الصید, ط:سعید.

(۳) لوغلط رجلان فذبح کل واحد منهما اضحیة صاحبه عن نفسه انه یجزئ کل واحد منهما اضحية عنه استحسانا بدائع ج:۵ص:۶۷فصل اما کیفیة الوجوب,ط:سعید. (ولو غلط اثنان وذبح کل شاة صاحبه) .... وصح) الدرالمختارشامی ج:۶ص: ۳۲۹، ط: سعید,البحر ج:۸ص:۱۷۹ ,هندیه ج:۵ص : ۳۰۵, غلطا فذبح کل واحد منهما اضحیة صاحبه جازت التضحية بفتاوی سراجیه ص:۳۱۲، باب مایستحب من التضحية ,ط: مدرسةفاطمة الزهراء، کراتشی۔

Brought To You By www.e-iqra.info

بھینس

بھینس اور بھینسہ کی قربانی جائز ہے۔(۱)

بھینگی آنکھ والے

بھینگی آنکھ والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۲)

بیل

بیل کی قربانی جائز ہے، گائے کا بھی یہی حکم ہے، البتہ دو سال عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بے نمازی کا ذبیحہ

ذبح کرنے والا مسلمان ہے لیکن نماز روزہ کا پابند نہیں، اور پاک بھی نہیں رہتا، اور نشہ بھی کرتا ہے جب بھی اس کا ذبح کیا ہوا جانور جائز اور گوشت کھانا حلال ہے، بشرطیکہ ذبح کرتے وقت قصداً "بسم اللہ اللہ اکبر" کو ترک نہ کیا ہو۔(۴)

---

(۱) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة: الغنم او الابل او البقر في كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه، وقيل ايضا والمعز نوع من الغنم عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس۔ شامی ج:۶ص:۳۲۲، کتاب الاضحیة ط:سعید، البحر ج ۸ ص:۱۷۷، کتاب الاضحیة ،ط:سعید، بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ،ط: سعید۔

(۲) والحولاء تجزئ وهي التي في عينها حول۔ هندیه ج:۵ص:۲۹۸۔ البحر ج:۸ص:۱۷۶۔ شامی ج:۲ص:۳۲۵، کتاب الاضحیة، ط:سعید۔

(۳) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة: الغنم او الابل او البقر في كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه، عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب۔ شامی ج:۲ ص:۳۲۳ کتاب الاضحیة ط:سعید۔ البحر ج ۸ ص: ۱۷۷، کتاب الاضحیة ،ط:سعید، بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ،ط: سعید۔

(۴) وشرط كون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان كان صيدا او كتابيا ذميا او حربيا الخ۔ لا تحل تارک ذبيحة تسمية عمدا، شامی ج:۶ص:۲۹۶،۲۹۹، کتاب الذبائح ط:سعید، هندیه ج:۵ص:۲۸۵ کتاب الذبائح ط:رشیدیه، ۲۸۶۔ البحر الرائق ج:۸ص:۱۶۸۔ ط:سعید۔

Brought To You By www.e-iqra.info

بیوی

☆...... اگر بیوی مالدار اور صاحب نصاب ہے، یا اسکی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ اس پر قربانی واجب ہوتی ہے تو بیوی پر ضروری ہوگا کہ اپنی طرف سے ایک حصہ قربانی کرے، شوہر پر بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، (۱) ہاں اگر بیوی کی اجازت سے بیوی کے لئے بھی ایک حصہ قربانی کرے گا تو بیوی کی طرف سے قربانی ہوجائے گی، اور اگر شوہر نہیں کرے گا تو بیوی کے لئے ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆...... شوہر کی قربانی بیوی کی طرف سے یا بیوی کی قربانی شوہر کی طرف سے کافی نہیں ہوگی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۳)

بے ہوش کر کے ذبح کرنا

بے ہوش کر کے ذبح کرنا یعنی ذبح سے پہلے پستول سے دماغ میں نشانہ لگا کر پھر ذبح کرنا یہ طریقہ سنت اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے، اس میں جانور کے حرام ہوجانے کا ظن غالب ہے، نیز یہ کہ اگر اس ضرب اور چوٹ کی وجہ سے جانور کی ہلاکت یقینی ہوجائے تو پھر اس کے گلے پر چھری پھیرنا بے کار ہوگا اور جانور حرام ہوجائے گا۔ (۴)

---

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر لا الذكورة فتجب على الانثى، قوله اليسار بان ملك مائتى درهم او عرضا يساويها غير مسكنه ...... يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۲، هنديه ج:۵ ص:۲۹۲، البحر ج:۸ ص:۱۷۳، ط: سعيد.

(۲) وليس على الرجل ان يضحى عن اولاده الكبار وامرأته إلا باذنه ، عالمگيرى ج:۵ ص: ۲۹۳، الباب الاول، البحر ج:۸ ص:۱۷۸، شامى ج:۶ ص:۳۱۵، بدائع ج:۵ ص:۶۷، فصل اما كيفية الوجوب.

(۳) تجب على حر مسلم موسر مقيم عن نفسه ...... شاة او سبع بدنة فجر يوم النحر، البحر ج: ۸ ص:۱۷۳، شامى ج:۶ ص:۳۱۲، هنديه ج:۵ ص:۲۹۲، كتاب الاضحية ، الباب الاول.

(۴) وكره كل تعذيب بلا فائدة مثل (قطع الرأس والسلخ قبل ان تبرد) اى تسكن عن =

Brought To You By www.e-iqra.info

(پ)

پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کی کہ قربانی کے دِنوں میں اس جانور کی قربانی کرے گا تو اس نیت سے اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوتی، ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے (یعنی جس کی ملکیت میں پہلے ہی سے جانور ہو تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے اس کی قربانی لازم نہیں ہوتی۔(۱)

پانی پلایا جائے

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا مستحب ہے۔(۲)

(ت)

تاریخ قربانی

کسی حلال جانور کو اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کرنا اس وقت سے شروع ہوا ہے جب سے آدم علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے اور دنیا

= الاضطراب، الدرالمختار کتاب الذبائح شامی ج:۶ ص:۲۹۶. (ذبح شاة) مريضة (فتحركت أو خرج الدم حلت وإلا لا إن لم تدر حياته) عند الذبح وإن علم حياته (حلت) مطلقاً وإن لم تتحرك ولم يخرج الدم) الدرالمختار کتاب الذبائح شامی ج:۶ ص:۳۰۸. (قوله ان تيقنت حياة الخ) قال الفقيه ابوبكر الاعمش: وهذا انما يستقيم ان لو كانت تعيش قبل قطع العروق باكثرها بعيش المذبوح حتى تعيش بقطع العروق ليكون الموت مضافا إليه وإلا فلاتحل لأنه يحصل الموت مضافا الى الفعل السابق الخ شامی ج:۶ ص:۲۹۶ ط: سعید

(۱) (قوله شراها لها) فلو كانت في ملكه فنوى أن يضحي بها أو اشتراها ولم ينو الاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك لايجب لأن النية لم تقارن الشراء فلاتعتبر شامی ج:۶ ص:۳۲۱، کتاب الاضحية سعید.

(۲) فتاوی رحیمیہ ج:۱۰ ص:۲۸، دارالاشاعت.

Brought To You By www.e-iqra.info

آباد ہوئی، سب سے پہلے قربانی حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل و قابیل نے دی" **اذ قربا قربانا** "یعنی جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی۔

اور ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی پیش کی اور قابیل نے اپنے کھیت کی پیداوار سے کچھ غلہ وغیرہ صدقہ کر کے قربانی پیش کی، حسب دستور آسمان سے آگ نازل ہوئی ہابیل کے مینڈھے کو کھا لیا اور قابیل کی قربانی کو چھوڑ دیا۔ (۱)

قربانی قبول ہونے یا نہ ہونے کی پہچان پہلے انبیاء کے زمانہ میں یہ تھی کہ جس کی قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے تو آسمان سے ایک آگ آتی اور اس کو جلا دیتی تھی۔ (۲)

تشریق کی وجہ تسمیہ

☆......"تشریق" لفظ سے ایام تشریق کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قربانی کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے تھے، اور انہیں دھوپ میں سکھاتے تھے، جو گوشت دھوپ میں سکھایا جاتا ہے اسے "تشریق اللحم" کہتے ہیں، اس مناسبت سے ایام

---

(۱) قال الله تعالى واتل عليهم نبأ ابنى آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم يتقبل من الآخر الخ سورة المائدة آيت:۲۷. عن ابن مسعود انه كان لايولد لادم مولود الا ولد معه جارية ... حتى ولد له ابنان يقال لهما هابيل وقابيل وكان قابيل صاحب زرع وكان هابيل صاحب ضرع وكان قابيل اكبرهما.....فلما قربا قرب هابيل جذعة سمينة وقرب قابيل حزمة سنبل فوجد فيها سنبلة عظيمة ففركها واكلها فنزلت النار فاكلت قربان هابيل وتركت قربان قابيل ... تفسير ابن كثير ج:۲ ص:۴۸. سورة المائدة آيت:۲۷. الجزء السادس المكتبة التجارية مصطفى احمد الباز ط ۱۴۱۷ھ.

(۲) قال الامام القاضى ثناء الله فانى فتى تحت قوله تعالى حتى ياتينا بقربان تاكله النار القربان فى الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صار اسما للذبيحة التى كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبنى اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا او غنموا غنيمة جاءت نار بيضاء من السماء لادخان لها لهادوى وحفيف فتاكل وتحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها، التفسير المظهرى ج:۲ ص:۱۸۸، آل عمران آيت:۱۸۳ مطبوعه ندوة المصنفين الكائنة فى بلدة دهلى. تفسير روح البيان ج:۲ ص:۳۸۵ مائده آيت:۲۷، دار احياء التراث العربى.

Brought To You By www.e-iqra.info

تشریق کہلائے۔(۱)

☆......بعض علماء کہتے ہیں کہ عید کی نماز اور قربانی کے دن کو تشریق کہا جاتا ہے اس لئے کہ عید کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب سورج چمک رہا ہوتا ہے اور نمازی کو بھی اسی لئے مشرق کہتے ہیں کہ وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتا ہے اسی لئے یوم عید کو تشریق کہا جاتا ہے۔(۲)

تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے

تشریق کے دنوں میں روزہ مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اور مہمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جس نے دعوت دی ہو اس کے گھر جا کر روزہ رکھے۔(۳)

تقسیم سے پہلے گوشت دینا

اگر مشترکہ حصوں میں سے آپس کی رضامندی سے تقسیم سے پہلے کسی شخص کو کچھ گوشت وغیرہ دیدیا تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر شرکاء میں سے کسی نے قربانی کی نذر نہ کی تھی تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں تقسیم واجب نہیں، اور اگر قربانی کے جانور میں کسی کا

---

(۱) قال في البحرفبان للواقع من افعال الناس من انهم يشرقون اللحم في ايام مخصوصة ......فان التشريق في اللغة كما يطلق على القاء لحوم الاضاحي بالمشرقة يطلق على رفع الصوت بالتكبير......البحر ج:۲ ص:۱۶۳ باب العيدين،ط:سعيد.شامي ج:۲ص: ۱۷۷. مطلب في تكبير التشريق ،ط:سعيد.فتح القدير ج:۲ ص:۴۸،ط:رشيديه .

(۲) قال في الفتح فان التشريق في ايام التشريق يجب ان يحمل على التكبير،والذبح اوتشريق اللحم باظهاره للشمس بعد تقطيعه ليتقدد وعلى كليهما يدخل يوم النحرفيها.فتح القدير ج:۲ ص:۴۸،فصل في تكبيرات التشريق .ط:رشيديه .

(۳) اما الصيام في الايام المكروهة فمنها صوم يومي العيد وايام التشريق ......عندنا يكره الصوم في هذه الايام ،والمستحب هوالافطار،بدائع ج:۲ ص:۷۸،كتاب الصوم،ط:سعيد. البحر الرائق ج:۲ ص:۲۵۷،۲۵۸،ط:سعيد. شامي ج:۲ ص:۳۷۵،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

نذر اور منت کا حصہ تھا اور مالدار کو گوشت دیا تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں گوشت کو تقسیم کر کے نذر کرنے والے کا حصہ فقراء کو صدقہ کرنا واجب ہے، خلاصہ یہ کہ قربانی ہوجائے گی البتہ نذر کرنیوالے پر اپنے اس گوشت کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے جو کسی مالدار کو دے دیا گیا ہو۔(۱)

تکبیرات تشریق

☆...... اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لاالٰہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد.(۲)

☆......نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔(۳)

(۳) مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ پڑھیں۔(۴)

☆......سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کرنی جائیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا، تو تکبیرات تشریق ساقط ہو

---

(۱) امداد الفتاوی ج:۳ص:۵۴۹.ط:ادارۃ المعارف.

(۲) اما عدده وماهيته فهوان يقول مرة الله اكبرالله اكبرلااله الا الله والله اكبرالله اكبروالله الحمد. عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲.ط:رشیدیه. البحرج:۲ص:۱۶۵.ط:سعید.

(۳) واما صفته فانه واجب .عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲ط:رشیدیه.البحرج:۲ص:۱۶۵. بدائع ج:۱ص:۱۹۵.ط:سعید. اما وقته فاوله عقب صلوٰة الفجرمن يوم عرفة وآخره في قول ابي يوسف ومحمد رحمهما الله عقيب صلوة العصرمن آخرايام التشريق هكذا في التبيين والفتوى والعمل في عامة الامصار وكافة الاعصارعلى قولهما كذا في الزاهدي، عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲.البحرج:۲ص:۱۶۵.بدائع ج:۱ص:۱۹۵.فصل اما محل أدائه، ط:سعید، شامی ج:۲ص:۱۷۸.ط:سعید.

(۴) (وفالابوجوبه فوركل فرض مطلقا) ولومنفردا أومسافرا اوامراة ؛ لأنه تبع للمكتوبة (الى) عصر اليوم الخامس (آخرايام التشريق وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى على عامة الأمصار وكافة الاعصار بالدرالمختارشامی ج:۲ص:۱۷۹، ۱۸۰. لکن المرأة تخافت .الدرالمختار شامی ج:۲ص:۱۸۰.ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

جائیں گی۔(۱)

☆.....اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی گئی، تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

☆.....تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۳)

☆.....باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد وعورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔(۴)

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں۔(۵)

تکبیر تشریق کی ابتداء

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے لاڈلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ

---

(۱) وینبغی ان یکبر متصلا بالسلام حتی لوتکلم اواحدث متعمدا سقط کذا فی التھذیب، عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲، ط:رشیدیہ ۔ البحر ج:۲ص:۱۲۵ .بدائع ج:۱ ص:۱۹۶، فصل اما محل ادائہ .ط:سعید.

(۲) ومن نسی صلواۃ من ایام التشریق فذکرھا فی ایام التشریق من تلک السنۃ قضاھا و کبر کذا فی الخلاصۃ ،عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲، ط:رشیدیہ.البحر ج:۲ ص:۱۶۶، ط: سعید. بدائع ج:۱ص:۱۹۸ فصل فی بیان حکم التکبیر .ط:سعید.

(۳) ووجوبہ (علی امام مقیم) بمصر(و) علی مقتد (مسافراوقروی اوامرأۃ) بالتبعیۃ،الرد مع الدر ج:۲ص:۱۷۹ .ط:سعید.البحر ج:۲ص:۱۶۶ .بدائع ج:۱ص:۱۹۷ .ویجب علی مقیم اقتدی بمسافر لأنہ صلوتھا لامامہ ،شامی ج:۲ص:۱۸۰ .البحر ج:۲ ص: ۱۶۲ . بدائع ج:۱ص: ۱۹۸. ھندیہ ج:۱ص:۱۵۲.

(۴) (وقالا بوجوبہ فور کل فرض مطلقا) ولو منفردا اومسافرا اوامرأۃ لانہ تبع للمکتوبۃ ، الرد مع الدر ج:۲ص:۱۸۰ .ط:سعید.بدائع ج:۱ص:۱۹۷ ،ط:سعید.ھندیہ ج:۱ ص:۱۵۲.

(۵) (ویجب تکبیر التشریق) فی الاصح للامر بہ (مرۃ) وان زاد علیھا یکون فضلا ،رد المحتار علی الدر ج:۲ص:۱۷۷ .ط:سعید. ھندیہ ج:۱ ص:۱۵۲،ط: رشیدیہ. البحر ج:۲ص:۱۶۳ .ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

السلام کو اللہ کے حکم سے ذبح کر رہے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے ان کا فدیہ لے کر پہنچے اور انہیں خطرہ ہوا کہ کہیں جلدی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح نہ کر ڈالیں، چنانچہ اس وقت ان کی زبان پر یہ کلمات آئے، اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو بول پڑے لا الہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فدیہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا اللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد. (۱)

تکبیر تشریق کی قضا

اگر فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضا نہیں ہے توبہ کرنا لازم ہوگا تاکہ گناہ معاف ہو جائے۔ (۲)

تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے

جس طرح بھی "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر جانور کو ذبح کیا جائے وہ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اگرچہ کھڑے ہوئے جانور پر چھری پھیر دی جائے، اور اگر ذبح کرنے والا نماز اور روزہ کا پابند نہ ہو مگر مسلمان ہے، اور اس کے ذبح کرنے سے ذبح کرنے والی رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے۔ (۳)

---

(۱) قال فی البحر وقد ذکر الفقهاء انه ماثور عن الخليل عليه السلام واصله ان جبريل عليه السلام لما جاء بالفداء خاف العجلة على ابراهيم فقال الله اكبر الله اكبر فلما راه ابراهيم عليه السلام قال لا اله الا الله والله اكبر فلما علم اسماعيل الفداء قال اسماعيل الله اكبر ولله الحمد كذا في غاية البيان ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۶۵ ، باب العيدين . ط: سعيد.

(۲) قال فی البحر: واما محل ادائه فدبر الصلاة وفورها من غير ان يتخلل مايقطع حرمة الصلاة حتى لو ضحک ...... اوتكلم عامدا اوساهيا اوخرج من المسجد لايكبر لان التكبير من خصائص الصلاة حيث لايؤتى به الا عقب الصلاة فيراعى لاتيانه حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۶۵ . بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۶ فصل اما محل ادائه ط: سعيد.

(۳) والذبح قطع الاوداج ...... وحل ذبيحة مسلم وكتابي ...... وذكر الحلواني ان المستحب =

Brought To You By www.e-iqra.info

تکبیر کی آواز

تکبیر تشریق متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے، بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں اور آہستہ پڑھتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔(۱)

تمام حصہ داروں کے لئے "بسم اللہ" کہنا

قربانی کے ایک جانور میں جتنے افراد شریک ہوں گے تمام افراد کیلئے جانور کو ذبح کرتے وقت " **بسم اللّٰہ** " کہنا ضروری نہیں ہے، صرف ذبح کرنے والے اور اس کے ساتھ چھری پر یا ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر وزن رکھنے والوں پر " **بسم اللّٰہ** " کہنا ضروری ہے، جانور میں حصہ لینے والے یا جانور کے ہاتھ پاؤں پکڑنے والوں پر " **بسم اللّٰہ** " کہنا ضروری نہیں۔(۲)

تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے

ایک تہائی گوشت صدقہ کر دینا مستحب ہے، لیکن عیال دار اور قبیلہ دار شخص کیلئے بہتر یہی ہے کہ صدقہ نہ کرے، اپنے اہل وعیال کیلئے تمام گوشت رہنے دے۔(۳)

= ان یقول :بسم اللہ اللہ اکبر ثلاثاً، البحر ج:۸ص:۱۶۷ او ۱۶۹ ،هندیه ج:۵ص:۲۸۵و ۲۸۸۔

(۱) لکن المرأة تخافت ،الدرمع الرد ج:۲ص:۱۷۹۔ عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲ ،اس سے معلوم ہوا کہ مرد حضرات کیلئے بلند آواز سے کہنا ضروری ہے۔ احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع ط:ادارۃ المعارف ص:۳۳۔

(۲) رجل اراد ان یضحی فوضع صاحب الشاة یده علی السکین مع ید القصاب حتی تعاونا علی الذبح قال الشیخ الامام یجب علی کل واحد منهما التسمیة حتی لو ترک احدهما التسمیة لایجوز ،هندیه ج:۵ص:۳۰۲، الباب السابع۔

(۳) الافضل ان یتصدق بثلث الاضحیة ،فتوی سراجیه ،ص:۳۱۵، باب مایفعل بالاضحیة بعد الذبح ۔ والافضل ان یتصدق بالثلث ، بدائع ج:۵ ص:۸۱، ط:سعید ،هندیه ج:۵ص:۳۰۰، شامی ج:۶ ص:۳۲۸، والتصدق افضل الاان یکون الرجل ذاعیال وغیر موسع الحال فان الافضل له حینئذ ان یدعه لعیاله یوسع به علیهم ۔ بدائع الصنائع ج:۵ص:۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة ط:سعید، اما التصدق باللحم ،شامی ج:۶ ص:۳۲۸،هندیه ج:۵ص:۳۰۰، الباب الخامس

Brought To You By www.e-iqra.info

تھن

☆......اگر بھیڑ، بکری اور دنبی کے ایک تھن سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں، کیونکہ یہ عیب دار جانور ہے، اور عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی درست نہیں ہوتی۔(۱)

☆......اگر بھینس، گائے، اونٹنی وغیرہ کے دو تھنوں سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

☆......جس جانور کا تھن کٹا ہوا ہو یا اس طرح زخمی ہو کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو اس کی قربانی بھی درست نہیں۔(۳)

☆......اونٹنی، گائے، بھینس کے اندر ایک تھن خشک ہو جانے پر تو قربانی جائز ہوتی ہے، لیکن دو تھن خشک ہو جائیں یا کٹ جائیں تو قربانی جائز نہیں۔(۴)

☆......جس جانور کے تھن خشک ہو گئے ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔(۵)

☆......جس جانور کا تھن نہیں، اس کی قربانی درست نہیں۔(۶)

(۱، ۲، ۴) وقال العلامة ابن عابدین رحمة الله تحت قوله (قوله وهي التي عولجت الخ) و في التتارخانية والشطور لاتجزء وهي من الشاة ماقطع اللبن عن احدى ضرعيها ومن الابل و البقر ماقطع من ضرعيها لان لكل واحد منهما اربع اضرع) ، ردالمحتار ج:۹ ص:۴۶۳، ۴۶۵ هندیه ج:۵ ص:۲۹۹ ،الباب الخامس.

(۳) ولاتجوز الحذاء وهي المقطوعة ضرعها ، شامي ج:۶ ص:۳۲۴، هندیه ج:۵ ص:۲۹۸

(۵) ولاتجوز الجداء وهي التي يبس ضرعها ، هندیه ج:۵ ص:۲۹۸ ،الباب الخامس. شامي ج:۶ ص:۳۲۴ ،ط:سعید. البحر ج:۸ ص:۱۷۶ ،ط:سعید.

(۶) ولاتجوز الحذاء وهي المقطوعة ضرعها،هندیه ج:۵ ص:۲۹۸، شامي ج:۶ ص: ۳۲۴ ،ط:سعید. البحر ج:۸ ص:۱۷۶ ،كتاب الاضحية ،ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

(ج)

جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا

☆......جان کے بدلہ جان ہو جائے، جانور کی جان چلی جائے اور انسان کی جان بچ جائے، یعنی اللہ تعالیٰ جانور کی جان قبول فرما کر بندے کی جان نہ لیں، یہ خیال بے اصل ہے، شریعت کی کسی دلیل سے یا ثابت نہیں ہے، البتہ اس خیال سے جانور ذبح کرنا کہ اللہ کے واسطے جان کی قربانی دی جائے، اور یہ خیال کیا جائے کہ جس طرح مالی صدقہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرتا ہے اسی طرح یہ قربانی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مریض کو شفا عطا فرما دے گا، تو یہ جائز ہے۔(۱)

☆......بعض لوگ صدقہ میں جان کا بدلہ جان ضروری سمجھتے ہیں، اور بکرے وغیرہ کو تمام رات مریض کے پاس رکھ کر، اور بعض لوگ مریض کا ہاتھ لگوا کر خیرات کرتے ہیں یا مریض کے پاس بکرے کو ذبح کرتے ہیں، اور اس کے بعد خیرات کرتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ مریض کے بکرے پر ہاتھ لگانے سے تمام بلائیں گویا اس کی طرف منتقل ہو جاتی ہیں، پھر خیرات کرنے سے وہ بھی چلی جاتی ہیں، اور جان کے بدلہ جان دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی وغیرہ وغیرہ، یہ عقیدہ اور اعتقاد شریعت کے خلاف ہے اس قسم کا اعتقاد رکھنا درست نہیں۔(۲)

(۱، ۲) (ولو تركت التضحية ومضت أيامها تصدق بها حية، وفي الشامية: (قوله تصدق بها حية) لوقوع اليأس عن التقرب بالإراقة، وإن تصدق بقيمتها أجزأه، لأن الواجب هنا التصدق بعينها وهذا مثله فيما هو المقصود. الدر المختار مع الرد كتاب الأضحية ج:٦ ص: ٣٢٠، ط: سعيد. كفايت المفتى ج:٨ ص: ٢٥٢، كتاب الأضحية والذبيحة. ط: دار الاشاعت

Brought To You By www.e-iqra.info

جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا

قربانی کا جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا جائز ہے، البتہ بعد میں قیمت ادا کرنا ضروری ہے۔(۱)

جانور خریدا اور آدمی مر گیا

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خرید کر رکھا اور قربانی کے ایام میں اس آدمی کا انتقال ہوگیا تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہوجائے گا، اور تمام ورثاء شریعت کے قانون کے مطابق حقدار ہوں گے۔ اب وارثوں کو اختیار ہے چاہیں تو مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کریں یا اس کو وراثت میں تقسیم کریں۔(۲)

واضح رہے کہ اس جانور کو مشترکہ طور پر ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنے کی صورت میں تمام وارثوں کا بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ وارثوں کی اجازت معتبر نہیں ہوگی۔

جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا

کسی پر قربانی واجب تھی، لیکن قربانی کے تینوں دن گذر گئے، اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے، اور اگر قربانی کا جانور خرید لیا اور کسی وجہ سے قربانی نہ کر سکا تو زندہ جانور صدقہ کردیا جائے، اور اگر مسئلہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بقرہ عید کے بعد اس جانور کو ذبح کر ڈالا تو غرباء پر اس کا گوشت تقسیم

---

(۱) احسن الفتاوی ج:۷ ص:۵۱۳، کتاب الاضحیة والعقیقة ط:سعید.

(۲) ولو مات الموسر فی ایام النحر قبل أن یضحی سقطت عنه الأضحیة، هندیه ج:۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحیة ،الباب الاول .البحر ج:۸ ص:۱۷۵ .وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل، الدرمع الرد، کتاب الاضحیة، ج:۶ ص:۳۲۶ . بدائع ج:۵ ص: ۷۲ .هندیه ج:۵ ص:۳۰۵ الباب الثامن. وجه الاستحسان ان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوزان یتصدق عنه ویحج عنه، بدائع ج:۵ ص: ۷۲، فصل لماشرائط جواز اقامة الواجب، ط:سعید.شامی ج:۶ ص: ۳۲۶. ط: سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

کر دیا جائے، مالداروں کو نہ دیا جائے۔(۱)

اور اگر جانور ضائع ہو گیا اور قربانی نہ کر سکا، اور خریدنے والا اگر امیر ہے تو اس کے ذمہ اس کی قیمت کا صدقہ کر دینا واجب ہے۔(۲)

جانور کو تکلیف کم سے کم ہو

ذبح کے وقت اس بات کا پورا اہتمام کیا جائے کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، اس لئے یہ حکم دیا کہ چھری کو تیز کرے، اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے، اور حلقوم وغیرہ پورا کاٹے تاکہ جان آسانی سے نکل جائے، اور جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۳)

---

(۱) اذا وجب شاة بعينها أو اشتراها ليضحي بها فمضت ايام النحر قبل أن يذبحها تصدق بها حية، ولا يأكل من لحمها لأنه انتقل الواجب من اراقة الدم إلى التصدق، وان لم يوجب ولم يشتر وهو موسر وقد مضت ايامها تصدق بقيمة شاة تجزي للاضحية، شامي ج:۹ ص: ۳۲۱. هنديه ج:۵ ص: ۲۹۳، ۲۹۶ الباب الرابع، ط: رشيديه. بدائع ج:۵ ص:۶۷ فصل واما كيفية الوجوب. فتاوى سراجيه ص: ۳۱۵. الدر مع الرد ج:۶ ص: ۳۲۰، ط: سعيد.
ذكر في البدائع: ان الصحيح ان الشاة المشتراة للاضحية اذا لم يضح بها حتى مضى الوقت يتصدق الموسر بعينها حية كالفقير بلا خلاف بين اصحابنا. شامي ج:۶ ص: ۳۲۱. بدائع ج:۵ ص:۶۸، فصل اما كيفية الوجوب، ط: سعيد.

(۲) (و) تصدق (بقيمتها غني شراها اولا) لتعلقها بذمته بشرائها اولا. الدر مع الرد ج:۶ ص: ۳۲۱، ط: سعيد. هنديه ج:۵ ص: ۲۹۳، الباب الاول، ط: رشيديه. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶. ط: سعيد.

(۳) وندب حد شفرته لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فأحسنوا القتلة واذا ذبحتم فأحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته رواه مسلم والمذبح المرئ والحلقوم والودجان. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰، كتاب الذبائح، ط: سعيد. شامي ج:۶ ص: ۲۹۳، ۲۹۶، ط: سعيد. ومنها التوفيق في قطع الاوداج .... ويكره ان يحد الشفرة بين يديها. هنديه ج:۵ ص: ۲۸۷. والحاصل ان كل ما فيه زيادة ألم لا يحتاج اليه في الذكاة مكروه. هنديه ج:۵ ص: ۲۸۸، كتاب الذبائح، الباب الاول.

Brought To You By www.e-iqra.info

جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

اگر جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی، بعد میں قربانی کرنے کی نیت کی تو اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی۔(۱)

جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے، تاکہ اس سے محبت ہو اور محبوب جانور کو قربان کرنے سے ثواب زیادہ ملے گا۔(۲)

جانور کی قربانی عبادت ہے

جانور کی قربانی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عبادت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ قرار دی گئی، اور قربانی کی قبولیت کا خاص ایک طریقہ تھا کہ آسمانی آگ آکر اس کو جلادیتی تھی۔(۳)

---

(۱) لواشتراها ولم ينو الاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك لايجب لان النية لم تقارن الشراء فلاتعتبر شامي ج:۲ ص:۳۲۱، كتاب الاضحية، ط:سعيد.

(۲) فيستحب ان يربط الاضحية قبل ايام النحربايام لمافيه من الاستعداد من القربة واظهار الرغبة فيها فيكون له فيه اجروثواب بدائع ج:۵ ص:۷۸، ط:سعيد، فصل واما بيان مايستحب قبل التضحية. هنديه ج:۵ ص:۳۰۰، الباب السادس، ط:رشيديه.

(۳) قال الامام ثناء الله فاني فتي تحت قوله تعالى حتى ياتينا بقربان تاكله النار القربان في الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صار اسما للذبيحة التي كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبني اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا اوغنموا غنيمة جاء ت نار بيضاء من السماء لادخان لها لها دوى وحفيف فيأكل ويحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها، التفسير المظهري ج:۲ ص:۱۸۸، آل عمران آيت:۱۸۳. تفسير روح البيان ج:۲ ص:۳۵۸، سورة المائدة، آيت:۲۷، ط:داراحياء التراث العربي، ط:۱۴۲۱ھ.

Brought To You By www.e-iqra.info

جانور گم ہوگیا

اگر صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور جانور گم ہوگیا، اور اس نے قربانی کے لئے دسرا جانور خریدا، قربانی کرنے سے پہلے گم شدہ جانور بھی مل گیا، اب اس کے پاس کل دو جانور ہو گئے، تو اس صورت میں دونوں جانوروں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے، دونوں کی نہیں، البتہ دونوں جانوروں کی قربانی کردینا مستحب ہے۔ (۱)

لیکن اگر کسی فقیر نے ایسا کیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ فقیر پر قربانی واجب نہیں تھی، قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہوگئی، جب دو جانور اس نیت سے خریدے تو دونوں کی قربانی لازم ہوگی۔ (۲)

جانور میں تبدیلی

اگر ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا، اور اس کے بدلہ میں دوسرا جانور دینا چاہیں تو دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر نہ دیں، اور دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر خریدا تو پہلے اور دوسرے جانور کی قیمت میں جتنا فرق ہے اس کو صدقہ کردیں۔ (۳)

---

(۱) ولوضلت فشرت اخرى فظهرت فعلى الغني احداهما اى على التفصيل المارمن أنه لوضحى بالاولى اجزاه ولايلزمه شيئ ولوقيمتها اقل وان ضحى بالثانية فيمتها اقل تصدق بالزائد ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٦. على الفقير كلاهما ،الدرمع الرد ج:٦ ص:٣٢٦.

(۲) الفقير اذا اشترى شاة للاضحية فسرقت فاشترى مكانها ثم وجد الاولى فعليه ان يضحي بهما ،البحر ج:٨ ص:١٧٥،ط:سعيد. بدائع ج:٥ ص:٦٢ فصل اما كيفية الوجوب هنديه ج:٥ ص:٢٩٤،الباب الثاني. شامي ج:٦ ص:٣٢٦،ط:سعيد.

(۳) رجل اشترى شاة للاضحية واوجبها بلسانه ثم اشترى اخرى جازله بيع الاولى في قول ابي حنيفة ومحمد وان كانت الثانية شرا من الاولى فذبح الثانية فانه يتصدق بفضل مابين =

Brought To You By www.e-iqra.info

جانور نایاب ہو جائیں

اگر کسی ملک یا کسی علاقے میں جنگ، شورش، کرفیو، قتل وقتال، فساد یا طوفان یا سیلاب وغیرہ کی وجہ سے قربانی کے جانور نایاب ہو جائیں، اور تلاش کے باوجود تین دن میں جانور نہ ملیں تو اس صورت میں قربانی کے جانور کی یا بڑے جانور کے ساتویں حصے کی قیمت خیرات کردے۔(۱)

جانوروں کی عمریں

☆.....قربانی کے لئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں۔

بکرا: ایک سال کا ہو۔(۲)

گائے، بیل، بھینس: دو سال کی۔(۳)

اونٹ: پانچ سال کا ہونا ضروری ہے، اگر مذکورہ جانوروں کی عمریں متعینہ عمر سے کم ہیں تو ان کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔(۴)

= القیمتین لانه لما اوجب الاولی بلسانه فقد جعل مقدارمالیة الاولی لله تعالی فلایکون له ان یستفضل لنفسه شیئا ولهذا یلزمه التصدق بالفضل .فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۴۔الباب الثانی فی وجوب الاضحیة بالنذروماهوفی معناه . البحر ج:۸ص:۱۷۵،ط:سعید.

(۱) قوله وتصدق بقیمتها غنی شراها اولا وتعقبه الشیخ شاهین بان وجوب التصدق بالقیمة مقید بمااذا لم یشتر، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۱،ط:سعید. کفایت المفتی ج:۸ص:۲۱۲. کتاب الاضحیة والذبیحة .ط:دارالاشاعت

(۲) وحول من الشاة ،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۲.هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس. بدائع ج:۵ص.۷۰،فصل اما محل اقامة الوجب ،ط:سعید. والثنی من الضان والمعزابن سنة ،البحر ج:۸ص:۱۷۷.ط:سعید.

(۳) ومن البقرابن سنتین البحرج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۷۰.وحولین من البقرو الجاموس ،الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۲۲.

(۴) وهوابن خمس من الابل الدرمع الردج:۶ص:۳۲۲.بدائع ج:۵ص:۷۰، ومن الابل ابن خمس سنین.البحرج:۸ص:۱۷۷.هندیه ج:۵ص:۲۹۷.وفی البدائع تقدیرهذه الاسنان بماذکرلمنع النقصان لاالزیادة فلوضحی بسن اقل لایجوز، ردالمحتار ج:۶ ص: ۳۲۲. بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.

Brought To You By www.e-iqra.info

اگر بھیڑ اور دنبہ چھ مہینے سے زیادہ اور ایک سال سے کم ہو مگر اتنا موٹا تازہ فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، اور سال بھر کے بھیڑ اور دنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے تو سال بھر سے کم کا نہ معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے، اور اگر چھ مہینے سے کم کا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، خواہ وہ کتنا ہی موٹا تازہ ہو، اور یہ حکم ایک سال سے کم عمر کا صرف بھیڑ اور دنبہ کے بارے میں ہے۔(۱)

☆ اگر بکرے کی عمر سال پورا ہونے میں ایک آدھ روز کم ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

☆...... جب کسی جانور کی عمر پوری ہونے کا یقین غالب ہو جائے تو اس کی قربانی کرنا درست ہے ورنہ نہیں، اور اگر کوئی جانور دیکھنے میں پوری عمر کا معلوم ہوتا ہے، مگر یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اس کی عمر ابھی پوری نہیں ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہے، (البتہ اس سے دنبہ اور بھیڑ مستثنیٰ ہے)۔(۳)

☆...... کوئی جانور دیکھنے میں کم عمر کا معلوم ہوتا ہے مگر یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی عمر پوری ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۴)

(۱) وقالوا هذا اذا كان الجذع عظيما بحيث لو خلط بالثنيات لايشتبه على الناظرين، البحر ج:۸ ص:۱۷۷، فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۵، كتاب الاضحية ط:رشيديه. والجذع من الضأن ماتمت له ستة اشهر عند الفقهاء بالبحر ج:۸ ص:۱۷۷، ط:سعيد. فلو صغير الجثة لايجوز الا ان يتم له سنة ويطعن في الثانية رد المحتار ج:۶ ص:۳۲۲، ط:سعيد.

(۲) وفي البدائع تقدير هذه الأسنان بماذكر لمنع النقصان لاالزيادة فلو ضحى بسن اقل لايجوز وباكبر يجوز وهو افضل شامي ج:۶ ص:۳۲۲، هنديه ج:۵ ص:۲۹۷، بدائع ج:۵ ص:۷۹، فصل اما محل اقامة الواجب.

(۳) وصح الثني فصاعدا من الثلاثة والثني هو ابن خمس من الابل وحولين من البقر والجاموس وحول من الشاة، الدر مع الرد ج:۶ ص:۳۲۲، (قوله ان كان الخ) فلو صغير الجثة لايجوز الا ان يتم له سنة ويطعن في الثانية ...... وفي البدائع تقدير هذه الاسنان بماذكر لمنع النقصان لاالزيادة فلو ضحى بسن اقل لايجوز، وباكبر يجوز وهو افضل، شامي ج:۶ ص:۳۲۲، عالمگيري ج:۵ ص:۲۹۷، الباب الخامس.

(۴) فلو صغير الجثة لايجوز الاان يتم له سنة ويطعن في الثانية رد المحتار ج:۶ ص:۳۲۲ سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

جانوروں کی کمی نہیں ہوگی

قربانی کرنے سے جانوروں کی کمی نہ ہوگی، پورے عالم میں قدرت کا نظام یہ ہے کہ جب دنیا میں کسی چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے تو اللہ رب العالمین اس چیز کی پیداوار بھی زیادہ بڑھا دیتے ہیں اور جب ضرورت کم ہو جاتی ہے تو پیداوار بھی گھٹ جاتی ہے، جیسا کہ کنویں سے جتنا زیادہ پانی نکالا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ پانی ملتا ہے۔ (۱)

جائیداد مشترک ہے

☆...... مثلاً اگر کسی شخص کے چار لڑکے ہیں، باپ کے ہمراہ کماتے ہیں، اور خوب کماتے ہیں گھر میں بھی سب کچھ ہے، حویلیاں، جائیداد زمین، مال و زر، بیوی بچے وغیرہ اور سب مشترک رہتے ہیں، ایک جگہ کھانا پینا اور دیگر اخراجات ہیں، باپ نے بیٹوں کو حسبِ مرضی خرچ کرنے کا اختیار دے رکھا ہے تو اس صورت میں اگر سب نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، ایک باپ کی طرف سے اور چار لڑکوں کی طرف سے، اور اگر بیویاں بھی نصاب کے مالک ہیں تو ان پر بھی ایک ایک حصہ قربانی الگ الگ واجب ہوگی۔

☆...... مثلاً اگر چار بھائی مشترک ہیں اور سب نصاب کے مالک ہیں، باپ کے مرنے کے بعد ترکہ کو تقسیم کر کے الگ نہیں ہوئے مشترک ہی کماتے اور خرچ کرتے ہیں تو ان چاروں بھائیوں پر بھی نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سے الگ الگ ایک ایک حصہ قربانی واجب ہوگی سب کی طرف سے ایک حصہ قربانی درست نہیں ہوگی۔ (۱)

---

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ: ۲۹، ۳۰، ط: ادارۃ المعارف۔

(۲) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار والبسار [illegible] ملك مائتي درهم أو عرض يساويها غير مسكنه وثياب اللبس أو متاع يحتاجه إلى أن يذبح الأضحية الذي يتعلق به وجوب صدقة الفطر، الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج: ۶ ص: ۳۱۲، هندية ج: ۵ ص: ۲۹۲، كتاب الاضحية، الباب الاول =

Brought To You By www.e-iqra.info

جرسی گائے کی قربانی

(تعارف)

جرسی گائے کی پیدائش فطری طریقہ یعنی نر و مادہ کے اختلاط اور صحبت سے نہیں ہوتی بلکہ گائے پر جب شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے نر کی ضرورت پیش آتی ہے جسے ماہر لوگ سمجھ لیتے ہیں اس وقت انجکشن کے ذریعہ ولایتی بیل کا نطفہ اس کے رحم میں پہنچا دیا جاتا ہے اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے "جرسی گائے" کہا جاتا ہے، عام گایوں کی طرح اس کے پشت پر کوہان کی طرح ابھار نہیں ہوتا۔

چونکہ ولایتی بیل کا نطفہ انجکشن کے ذریعہ گائے کے رحم میں پہنچایا جاتا ہے اور اس سے بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو اسے گائے کا بچہ کہا جائے گا اور اس کا کھانا حلال ہوگا اور قربانی کرنے سے قربانی بھی جائز ہوگی البتہ قربانی ایک عظیم عبادت ہے اس میں ایسا جانور ذبح کرنا بہتر ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو، جب غیر مشتبہ جانور آسانی سے دستیاب ہو سکتے ہیں تو اس قسم کے مشتبہ جانور کو ذبح نہ کرنے میں احتیاط ہے، اپنی عبادت کو مجبوری کے بغیر مشتبہ بنانا مناسب نہیں۔(۱)

= في تقصيرها ،البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۴، كتاب الاضحية ،ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۳ فصل اما في شرائط الوجوب،ط:سعيد.تكملة فتح القدير ج:۸ ص:۴۲۵، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه .

(۱) فإن كان متولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للأم حتى لو كانت البقرة وحشية و الثور أهليا لم تجز، وقيل إذا نزا ظبي على شاة أهلية فإن ولدت شاة تجوز التضحية وإن ولدت ظبيا لاتجوز،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷ ،الباب الخامس.فتاوى رحيميه ج:۱۰ ص:۵۵،كتاب الاضحية. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۹ فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعيد.شامي ج:۶ ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ، ط: سعيد. البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۷. كتاب الاضحية. ط: سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

جلدی بیماری

اگر کسی جانور کو جلدی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں۔( )

جھول

قربانی کے جانور کی جھول صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے۔(۲)

(ح)

حاجی

☆......اگر حاجی مسافر ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں اگر مسافر حاجی اپنی خوشی سے قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۳)

☆......اگر حاجی مقیم ہے اور اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر زائد رقم موجود ہے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۴)

(۱) ویضحی ...... (والجرباء السمینة) فلو مهزولة لم یجزء لأن الجرب فی اللحم نقص، الدر المختار مع الرد ج:۶ ص:۳۲۳ ط:سعید. فان کانت سمینة ولم یتلف جلدها جاز لانه لایخل بالمقصود، البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۰، کتاب الاضحیة، ط:سعید.

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها کذا فی السراجیة، عالمگیری ج:۵ ص:۳۰۰، الباب السادس ط:رشیدیه. شامی ج:۶ ص:۳۲۹، بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۸ فصل اما بیان ما یستحب قبل التضحیة.

(۳) ولاتجب الاضحیة علی الحاج، واراد بالحاج المسافر، بدائع ج:۵ ص:۶۳، فصل اما شرائط الوجوب، شامی ج:۶ ص:۳۱۵، ط:سعید.

(۴) ومنها الاقامة، بدائع ج:۵ ص:۶۳، فصل اما شرائط الوجوب، ط:سعید. البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۳، ط:سعید، تکملة فتح القدیر ج:۸ ص:۴۲۵، شامی ج:۶ ص:۳۱۲، ط: سعید. عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۲، کتاب الاضحیة، الباب الاول فی تفسیرها، ط: رشیدیه.

Brought To You By www.e-iqra.info

☆.....حج قران اور حج تمتع کرنے کی صورت میں دم شکر کے طور پر ایک حصہ قربانی کرنا یا ایک دنبہ، یا بھیڑ یا بکری حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوتا ہے یہ اس قربانی کے علاوہ ہے جو ہر سال اپنے وطن میں کی جاتی ہے، دونوں الگ الگ ہیں اس لئے دونوں کو ایک سمجھنا صحیح نہیں۔(۱)

☆.....اگر اہل مکہ (مکہ والے) صاحب نصاب ہیں تو حج کرنے کی صورت میں بھی ان پر قربانی لازم ہے۔(۲)

حجامت

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ بقرعید کی نماز کے بعد قربانی کرکے حجامت بنوائے، قربانی نہ کرنے والے کیلئے مستحب نہیں۔ البتہ قربانی کرنے والوں کیساتھ مشابہت اختیار کرنے کی صورت میں ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔(۳)

حرام چیزیں

حلال جانور کے بھی سات اجزاء حرام ہیں وہ کھانا جائز نہیں ہے، اور وہ یہ ہیں۔

☆.....دم مسفوح یعنی بہنے والا خون

(۱) قال اصحابنا انه دم نسک وجب شکرا لما وفق للجمع بین النسکین بسفر واحد. بدائع ج:۲ ص:۱۷۳ فصل واما بیان مایجب علی المتمتع والقارن ط: سعید.

(۲) فاما اهل مکة فتجب علیهم الاضحیة وان حجوا، بدائع ج:۵ ص:۶۳، فصل اما شرائط الوجوب ط: سعید. شامی ج:۶ ص:۳۱۵، کتاب الاضحیة

(۳) عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیئا، وفی روایة من رای هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلا یاخذ من شعره ولا من اظفاره، ترمذی ج:۱ ص:۲۷۸ ط: سعید. قال الامام الملا علی قاری تحت هذا الحدیث فظاهر کلام شراح الحدیث من الحنفیة انه یستحب عند ابی حنیفة ... قال التوربشتی ذهب بعضهم الی ان النهی عنهما للتشبه بحجاج بیت الله الحرام المحرمین، مرقاة المفاتیح، ج:۳ ص:۳۰۶، کتاب الاضحیة، ط: امدادیه.

Brought To You By www.e-iqra.info

☆......پیشاب کی جگہ (نر و مادہ کی)

☆......خصیے (فوطے)

☆......پاخانے کی جگہ

☆......غدود (سخت گوشت)

☆......مثانہ (پیشاب کی تھیلی)　　(۷) پتہ (۱)

کنز اور طحطاوی میں حرام مغز کو بھی حرام لکھا، اور وہ دودھ کی طرح سفید ڈوری ہے جو پیٹھ کی ہڈی کے اندر کمر سے لیکر گردن تک ہوتی ہے اس کو حرام مغز کہتے ہیں۔ (۲)

حرام زادہ کا ذبیحہ

اگر حرام زادہ مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ (۳)

حاملہ جانور

☆......جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہے اس کی قربانی صحیح ہے، البتہ جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو ذبح کرنا مکروہ ہے، ذبح کے بعد جو بچہ پیٹ سے نکلے، اس کو ذبح کرلیا جائے اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر وہ مردہ نکلے تو اس کا کھانا درست

(۱) (کرہ تحریما من الشاۃ سبع الحیاء الخصیۃ والغدۃ والمثانۃ والمرارۃ والدم المسفوح والذکر) (قولہ من الشاۃ) ذکر الشاۃ اتفاقی لان الحکم لایختلف فی غیرھا من الماکولات (قولہ الحیاء) ھو الفرج من ذوات الخف والظلف والسباع (قولہ والغدۃ) بضم الغین المعجمۃ کل عقدۃ فی الجسد اطاف بھا شحم وکل قطعۃ صلبۃ بین العصب ولاتکون فی البطن (قولہ والدم المسفوح) اما الباقی فی العروق بعد الذبح فانہ لایکرہ ردالمحتار مع تنویر الابصار ج:۶ ص:۷۴۹ مسائل شتی ،ط:سعید.

(۲) وزید نخاع الصلب ،طحطاوی علی الدر المختار ج:۴ص:۳۶۰ ،مسائل شتی .

(۳) وشرط کون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان کان صیدا ،درمع الرد ج:۶ ص:۲۹۶ . البحر ج:۸ص:۱۶۸ ،ط:سعید. ھندیہ ج:۵ص:۲۸۵ ،کتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط:رشیدیہ .بدائع ج:۵ص:۴۵ ،فصل اما شرائط رکن الزکاۃ .

Brought To You By www.e-iqra.info

نہیں، اور اگر ذبح سے پہلے مرگیا تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔(۱)

☆..... اور اگر ذبح شدہ ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے بچے کو ذبح نہیں کیا یہاں تک کہ قربانی کے دن گذر گئے تو اس زندہ بچے کو صدقہ کردیا جائے، اور اگر قربانی کے دن گذرنے کے بعد ذبح کر کے کھالیا تو اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر بچہ کو پال لیا اور بڑے ہونے کے بعد قربانی کردی تو اس کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی، اور اس کا پورا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اگر اس آدمی پر قربانی واجب ہے تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۲)

حصے

☆..... بڑے جانور: گائے، بیل، بھینس اور اونٹ، اور اونٹنی میں سات حصے ہیں لہذا کسی بھی بڑے جانور میں سات افراد شریک ہوکر سات حصے قربانی کر سکتے ہیں البتہ یہ شرط ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اور سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کرنے کی ہو، گوشت کھانے یا لوگوں کو دکھانے کی نیت نہ ہو، اور اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔

اور ساتویں حصے سے کم ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک جانور میں سات سے زائد

(۱) شاة أو بقرة اشرفت على الولادة ،قالوا يكره ذبحها لأن فيه تضييع الولد ، وهذا قول ابی حنيفة رحمه الله تعالى ،لأن عنده الجنين لايذكى بذكاة الام ، عالمگیری ج:۵ ص: ۲۸۷، كتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط: رشيديه. ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها، فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به مايفعل بالام ، شامی ج:۶ ص: ۳۲۲، ط: سعيد. هنديه ج:۵ص: ۳۰۱، الباب السادس.

(۲) ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها (قوله قبل الذبح) فان خرج من بطنها حيا فالعامة أنه يفعل به مايفعل بالأم فان لم يذبحه حتى مضت ايام النحر يتصدق به حيا، فان ضاع أو ذبحه وأكله يتصدق بقيمته ، فان بقى عنده وذبحه لعام القابل اضحية لايجوز، وعليه أخرى لعامه الذى ضحى ويتصدق به مذبوحا مع قيمة مانقص بالذبح ،الفتوى على هذا. شامی ج:۶ ص: ۳۲۲ سعيد ،هنديه ج:۵ ص: ۳۰۲، الباب السادس.

Brought To You By www.e-iqra.info

افراد شریک ہوجائیں مثلاً ایک بڑے جانور میں آٹھ افراد شامل ہوجائیں تو ہر شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا اور کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی یا تو کسی شریک نے ایک حصہ سے کم آدھایا تہائی وغیرہ لیا ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔(۱)

(خ)

خارشی جانور

خارش والے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہوگیا ہو یا خارش کھال سے گذر کر گوشت تک پہنچ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) عن جابر رضی الله عنه قال نحرنا مع رسول الله ﷺ البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة . ولايجوز عن ثمانية لعدم النقل فيه وكذا اذا كان نصيب احدهم اقل من سبع بدنة لايجوز عن الكل لان بعضه اذا خرج عن كونه قربة خرج كله. البحر ج:۸ص:۱۷۳، ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل امامحل اقامة الواجب ،ط:سعيد.وكذا قصد اللحم من المسلم يخالطهم لانه لم يقع البعض قربة خرج الكل من ان يكون قربة لان الاراقة لاتتجزا . البحر ج:۸ص:۱۷۸،ط:سعيد.واذاكان الشركاء في البدنة او البقرة ثمانية لم يجزهم لان نصيب احدهم اقل من السبع ،هنديه ج:۵ص:۳۰۵،الباب الثامن ،بدائع ج:۵ص:۷۱، ط:سعيد. و ان كان شريك الستة نصرانيا اومريدا اللحم لم يجزعن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزا "هداية" لما مر،اى ان بعضها لم يقع قربة شامى ج:۶ص:۳۲۶. البحر ج: ۸ ص:۱۷۸. فتح القدير ج:۸ص:۴۳۵،ط:رشيديه.هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب الثامن ط:رشيديه. و منهاان لايشارك المضحي فيمايحتمل الشركة من لايريد القربة راسا فان شارك لم يجز عن الاضحية ،بدائع ج:۵ ص:۷۱.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعيد.

(۲) ويضحى ..... (والجرباء السمينة)فلومهزولة لم يجزلأن الجرب في اللحم نقص ، الدر مع الرد ج:۶ ص:۳۲۳. ويجوزان يضحى بالجرباء ان كانت سمينة جاز لان الجرب في الجلد ولانقصان في اللحم.فتح القدير ج:۸ص:۴۳۴.شامى ج: ۶ص:۳۲۳.ط:سعيد. البحر ج:۸ص:۱۷۶،ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۷۶،اما الذى يرجع الى محل التضحية .

Brought To You By www.e-iqra.info

خصی جانور

خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں چاہے خصیتین کاٹ کر نکال دیے جائیں یا دبا کر، دونوں کی قربانی صحیح ہے، عضو کا کم ہو جاؤ اور کچل کر بے کار کر دینا یکساں ہے، مگر یہ عیب گوشت کی عمدگی کے لئے قصداً کیا جاتا ہے اس لئے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ (۱)

آنحضرت ﷺ نے خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے، اس لئے یہ عیب نہیں، نیز یہ کہ اس سے گوشت اچھا ہوتا ہے، بدبو ختم ہو جاتی ہے، اور گوشت اچھی طرح پکتا ہے اور کھانے میں لذیذ ہوتا ہے، اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے، لوگوں کو کاٹتا نہیں۔ (۲)

خصی کرنا

جانور کو موٹا تازہ اور فربہ بنانے یا کسی منفعت کی نیت سے خصی کرنا جائز ہے، ہاں اگر خصی کرنے کا مقصد کوئی منفعت نہیں بلکہ لہو ولعب کے لئے ہو تو حرام ہے۔ (۳)

---

(۱) والخصي افضل من الفحل لانه اطيب لحما ،هنديه ج:۵ص:۲۹۹ ،الباب الخامس ط: رشيديه . كذا روى عن ابى حنيفةؒ فانه سئل عن التضحية بالخصى فقال مازاد فى لحمه انفع مما ذهب من خصيته، بدائع ج:۵ ص: ۸۰ ،اما الذى يرجع الى الاضحية ،ط: سعيد. البحر ج:۸ ص: ۱۷۶ ،ط:سعيد. ويضحى بالجماء والخصى ،الدرالمختارمع الرد ج:۶ ص:۳۲۳. ط:سعيد.

(۲) قال فى البحر :وقد صح انه عليه السلام ضحى بكبشين املحين موجوأين الاملح الذى فيه ملحة . . والموجوء المخصى من الوجء وهوان يضرب عروق الخصية بشئ . البحر ج:۸ص:۱۷۶ ،بدائع ج:۵ص:۸۰،ط:سعيد،فتح القدير ج:۸ص:۴۳۲،ط:رشيديه.

(۳) وجاز خصاء البهائم) حتى الهرة وأما خصاء الآدمى فحرام ، قيل :والفرس وقيدوه بالمنفعة وإلا فحرام . وفى الشامية :(قوله وقيدوه) أى جواز خصاء البهائم بالمنفعة وهى ارادة سمنها اومنعها عن العض ، بخلاف بنى آدم فإنه يراد به المعاصى فيحرم ، شامى ،كتاب الحظر والاباحة ، فصل فى البيع ، ج:۶ ص:۳۸۸ ،هنديه ،كتاب الكراهية ،الباب التاسع عشر ، ج:۵ ص: ۳۵۷ ،ط:رشيديه . البحر الرائق ج:۸ص:۲۰۳، كتاب الكراهية، ط: سعيد.تكمله فتح القدير ج:۸ ص:۴۹۷، مسائل متفرقة ط:رشيديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

خنثیٰ

☆......خنثیٰ جانور کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عیب ہے۔(۱)
☆......اگر کوئی جانور شکل وصورت میں بکرے جیسا ہے لیکن پیدائشی طور پر بکرا یا بکری نہیں بلکہ خنثیٰ ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

(چ)

چربی

قربانی کے جانور کی چربی بیچنا جائز نہیں، اگر قربانی کرنے والے یا اس کے وکیل نے جانور کی چربی فروخت کی ہے تو حاصل شدہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۳)

اجتماعی قربانی میں کافی چربی جمع ہوجاتی ہے تو اس کا مصرف یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کی اجازت سے فروخت کر کے قیمت کی رقم مدرسہ کے غریب طلباء کے فنڈ میں جمع کر دی جائے یا کسی مستحق کو بطور ملکیت دے دی جائے۔

چرم قربانی کا حکم

چرم قربانی فروخت کرنے سے پہلے تو خود بھی استعمال کرسکتا ہے اور مالداروں کو بھی ہدیہ کے طور دے سکتا ہے، اور فقراء ومساکین پر صدقہ بھی کرسکتا ہے، لیکن اگر

(۱، ۲) لاتجوز التضحیة بالشاة الخنثی ،ھندیہ ج:۵ ص: ۲۹۹ ،الباب الخامس ،ط:رشیدیہ.
لان لحمھا لاینضج تاثر شعر الاضحیة فی غیر وقتہ ،ھندیہ ج:۵ ص: ۲۹۹ .شامی ج:۶ ص: ۳۲۵ ،ط:سعید.

(۳) ولایحل بیع شحمھا واطرافھا ......فان باع شیئا من ذلک بماذکرنانفذ عندابی حنیفة و محمد رحمھما اللہ تعالی وعند ابی یوسف رحمہ اللہ تعالی لاینفذ ، ویتصدق بثمنہ ، ھندیہ ج: ۵ ص:۳۰۱ ،الباب السادس .بدائع الصنائع ج:۵ ص:۸۱ . فصل امابیان مایستحب قبل التضحیة وعندھااما التصدق باللحم .البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۸ . کتاب الاضحیة ،ط : سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

روپیہ پیسوں کے عوض فروخت کردیا تو خواہ کسی نیت سے فروخت کیا ہو، اس کا صدقہ کردینا واجب ہوجاتا ہے، اور اس کا مصرف صرف فقراء و مساکین ہیں مالداروں کو دینا یا ملازمین و مدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز نہیں۔ (۱)

چوری کے جانور

☆..... قربانی کے لئے جو جانور خرید العد میں معلوم ہوا کہ وہ چوری کا ہے، اس صورت میں اگر وہ جانور چوری کرنے والے سے خریدا ہے تو قربانی جائز نہیں ہوگی، دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر جانور ذبح ہونے کے بعد اصل مالک اجازت دیدے تو گوشت کھانا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔ (۳)

چھری

جانور کو ذبح کرنے کیلئے جو چھری استعمال کی جائے وہ تیز ہونی چاہیے تاکہ جانور

(۱) قال في البحر: ويتصدق بجلدها او يعمل منه نحو غربال او جراب لانه جزء منها وكان له التصدق والانتفاع به الاترى ان له ان ياكل لحمها ولاباس بان يشترى به ماينتفع بعينه مع بقاءه استحسانا ولوباعها بالدراهم ليتصدق بها جازلانه قربة كالتصدق بالجلد واللحم وقوله عليه السلام من باع جلد اضحيته فلااضحية له يفيد كراهية البيع واما البيع فجائزلوجود الملك والقدرة على التسليم، البحر ج:۸ ص:۱۷۸، شامی ج:۶ ص:۳۲۸، جوهرة النيرة ج:۲ ص:۲۳۵، ط: میر محمد، هنديه ج:۵ ص:۳۰۱، بدائع ج:۵ ص:۸۱، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية، ط: سعيد، فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۷، ط: رشيديه.

(۲) لأن التضحية قربة ولاقربة في الذبح بملك الغيربغيراذنه، على هذا يخرج مااذا اغتصب شاة انسان فضحى بها عن نفسه أنه لاتجزيه لعدم الملك ولاعن صاحبها لعدم الاذن، بدائع ج:۵ ص:۷۶، اما الذى يرجع الى محل التضحية، ط: سعيد، كفايت المفتى ج:۸ ص:۱۹۷، دار الاشاعت.

(۳) ولواشترى شاة فضحى بها ثم استحقها رجل فان اجاز البيع جازوان استرد الشاة لم يجز هنديه، ج:۵ ص:۳۰۳، الباب السابع ط: رشيديه، البحر ج:۸ ص:۱۷۹، ط: سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

کو کم سے کم تکلیف ہو اور جانوروں کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۱)

چھری چلانے میں شریک

جو لوگ چھری چلانے والے کے ساتھ چھری چلانے میں شریک ہوں ان پر "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا واجب ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا، اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا شریک نہیں محض معاون ہے۔(۲)

چھوٹے جانور

چھوٹے جانور سے مراد، بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، اور بھیڑ ہیں۔(۳)

چھوٹے گاؤں

☆...... چھوٹے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں ہوتیں، وہاں کے لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں کیونکہ حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا منع ہے، اور جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی جیسے چھوٹا گاؤں وغیرہ

---

(۱) قال فی البحر: (وندب حد شفرته) لقوله علیه السلام ان الله کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته رواه مسلم وغیره، ویکره ان یضجعها ثم یحد الشفرة لقوله علیه السلام لمن اضجع الشاة وهو یحد شفرته لقد اردت ان تمیتها موتتین هلاحددتها قبل ان تضجعها ،بدائع ج:۵ص:۶۰ و ۸۰، اما الذی یرجع الی آلة التضحیة ،ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۸۷، ط: رشیدیه. البحر ج:۸ص:۱۷۰، شامی ج:۶ص:۲۹۶، ط:سعید.

(۲) وفیها اراد التضحیة فوضع یده مع ید القصاب فی الذبح واعانه علی الذبح سمی کل وجوبا فلو ترکها احدهما اوظن أن تسمیة أحدهما تکفی حرمت ،الدر مع الرد ج:۶ص:۳۳۴. هندیه، ج:۵ص:۲۸۶ و ۳۰۲، الباب السابع ط:رشیدیه.

(۳) اما جنسه فهوان یکون من الاجناس الثلاثة الغنم ...... ویدخل فی کل جنس نوعه و الذکروالأنثی منه والخصی والفحل لانطلاق اسم الجنس علی ذلک والمعزنوع من الغنم ،هندیه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس. شامی ج:۶ص:۳۲۲. البحر ج:۸ص:۱۷۷، بدائع ج:۵ص:۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

تو وہاں فجر کے بعد سے قربانی کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)

(و)

داغ دیئے ہوئے جانور کی قربانی

داغ دیئے ہوئے جانور کی قربانی بلا کراہت جائز ہے، کیونکہ داغ صحت کے لئے دیا جاتا ہے، اس سے گوشت پر کوئی اثر نہیں آتا۔(۲)

دانت

☆.....جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، اس کی قربانی درست نہیں، اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

☆.....اگر بکرا بکری کی عمر ایک سال، اور گائے بھینس کی عمر دو سال، اور اونٹ، اونٹنی کی عمر پانچ سال پوری ہو چکی ہے تو ان کی قربانی صحیح ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں بلکہ مدت پوری ہونی شرط ہے، لہٰذا مدت پوری ہونے کی صورت میں دانت نہ بھی نکلیں قربانی صحیح ہو جائے گی۔(۴)

(۱) قال في الاجناس :اول وقت الاضحية لاهل السواد طلوع الفجر الثاني من يوم النحر و في حق اهل المصر عند فراغ الامام من صلاة العيد يوم النحر، المحيط البرهاني ج:۸ ص: ۴۶۱، ط:ادارة القرآن. شامي ج:۶ ص:۳۱۸ البحر ج:۸ ص:۱۷۵ .بدائع ج:۵ ص ۷۳، هندية ج:۵ ص:۲۹۵ .الباب الثالث ،ط :رشيديه. فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۱ .ط :رشيديه. قال في البدائع :وروى عنه عليه السلام انه قال في حديث البراء بن عازب من كان منكم ذبح قبل الصلاة فانما هي غدوة اطعمه الله انما الذبح بعد الصلوة فقد رتب النبي ﷺ الذبح على الصلاة وليس لاهل القرى صلاة العيد فلايثبت الترتيب في حقهم، بدائع ج:۵ ص ۷۳، اما الذى يرجع الى وقت التضحية ،ط :سعيد. البحر ج:۸ ص:۱۷۵ ،ط:سعيد.

(۲) فتاوى رحيميه ج:۱۰ ص:۵۰، كتاب الاضحية ،دار الاشاعت .

(۳) ولابالهتماء التى لااسنان لها ، شامى ج:۶ ص:۳۲۳، هنديه ج:۵ ص ۲۹۸ ،الباب الخامس. بدائع ج:۵ ص:۷۵ ،اما الذى يرجع الى محل التضحية ،ط:سعيد. البحر ج:۸ ص:۱۷۶ .فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۳ .ويكفى بقاء الاكثر شامى ج:۶ ص:۳۲۴ بدائع ج:۵ ص: ۷۵ .فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۳، ط :رشيديه.

(۴) ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثنى منه ابن سنة والجذع من البقر =

Brought To You By www.e-iqra.info

٭......جس جانور کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے سارے دانت گر گئے لیکن گھاس اور چارہ کھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تو اس کی قربانی ہوجائے گی، لیکن اگر وہ اچھی طرح گھاس وغیرہ نہیں کھاسکتا تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی جیسا کہ نمبر ۱ میں گذرا۔(۱)

دعاء

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ آیت پڑھنا بہتر ہے۔(۲)

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والأرض حنیفا وماأنا من المشرکین ، ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العلمین ؛ پارہ نمبر : آیت

اور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے۔

اللهم منک ولک پھر "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہہ کر ذبح کرے

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے

اللهم تقبله منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراهیم علیهما الصلاة والسلام.

اور اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو "منی" کی جگہ "من فلان" کہے

■ ابن سنة والثنی ابن سنتین والجذع من الابل ابن اربع سنین والثنی منها ابن خمس .بدائع ج:۵ ص:۷۰ فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعید. هندیه ج:۵ ص:۲۹۷ الباب الخامس ، ط: رشیدیه و المعزابن سنة ومن البقرابن سنتین ومن الابل ابن خمس سنة .البحر ج:۸ ص: ۱۷۷ .فتح القدیر ج:۸ ص:۳۳۵ ،ط: رشیدیه شامی ج:۶ ص:۳۲۲.

(۱) واما الهتماء وهی التی لااسنان لها فان کانت ترعی وتعتلف جازت والا فلا .عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۸ . بدائع ج:۵ ص:۷۵ .اما الذی یرجع الی محل التضحیة .شامی ج:۶ ص: ۳۲۳ . فتح القدیر ج:۸ ص: ۳۳۳ ،البحر ج:۸ ص:۱۷۶ ،ط:سعید.

(۲) ومنها ان یکون الذابح مستقبل القبلة والذبیحة موجهة الی القبلة .بدائع ج:۵ ص:۶۰ ، قبیل فصل اما بیان مایحرم اکله . هندیه ج:۵ ص: ۲۸۸ ،ط: رشیدیه. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰ ، ط:سعید. ویستحب ان یجرد التسمیة عن الدعاء فلایخلط معها دعاء وانما یدعو قبل التسمیة اوبعدها ویکره حالة التسمیة .بدائع ج:۵ ص: ۸۰ ، اماالذی یرجع الی من علیه التضحیة فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة .

Brought To You By www.e-iqra.info

اور فلاں کی جگہ اس کا نام لے لے۔(۱)

دعا پڑھنا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت "مذکورہ دعا" پڑھنا ضروری نہیں بہتر ہے، لہذا اگر اس دعا کے بغیر "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہکر ذبح کیا ہے تو قربانی صحیح ہو جائے گی اور گوشت کھانا جائز ہوگا۔(۲)

دم

☆......جس جانور کی پیدائش ہی سے دم نہیں اس کی قربانی جائز نہیں ۔ یا دم تو ہے مگر دم کا تہائی حصہ یا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں ۔(۳)

---

(۱) عن جابر بن عبداللہ قال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجههما قال إني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض على ملة ابراهيم حنيفا وما انا من المشركين ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لاشريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين ،اللهم منك ولك عن محمد ﷺ وامته بسم الله والله اكبر ثم ذبح ، رواه ابوداؤد ج:۲ص:۳۰،باب مايستحب من الضحايا،مكتبه حقانيه . مشكوة ص:۱۲۹، باب في الاضحية ،ط:قديمي . بدائع ج:۵ص:۸۰،اما الذي يرجع الي الاضحية ،ط: سعيد. عن عائشةؓ ان رسول الله ﷺ امر بكبش اقرن يطأ في سواد ويبرك في سواد وينظر في سواد فاتي به ليضحي به قال ياعائشة هلمي المدية ثم قال اشحذيها بحجر ففعلت ثم اخذها واخذ الكبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحي به، مشكوة ص:۱۲۷، قديمي كتبخانه.بدائع ج:۵ ص:۸۰، ط: سعيد. بسم الله اللهم منك ولك بسم الله والله اكبر،بدائع ج:۵ ص:۸۰،ط:سعيد. البحر الرائق ج:۸ ص:۱۶۹.

(۲) والمستحب ان يقول بسم الله الله اكبر،المحيط البرهاني ج:۸ص:۴۵۱،ط:ادارة القرآن. لواقتصر على قوله الله اكبر قاصدا به التسمية يكفي ،ردالمحتار ج:۶ ص:۳۰۱،ط: سعيد.

(۳)(ومقطوع اكثر الأذن أو الذنب أو العين) في البدائع :لوذهب بعض الأذن أو الألية أو الذنب او العين، ذكر في الجامع الصغير :إن كان كثيرا يمنع وإن يسيرا لايمنع.
واختلف اصحابنا في الفاصل بين القليل والكثير، فعن ابي حنيفة اربع روايات :روى محمد عنه في الأصل والجامع الصغير أن المانع ذهاب اكثر من الثلث. وعنه انه الثلث ، وعنه انه الربع، وعنه ان يكون الذاهب أقل من الباقي أو مثله اهـ بالمعنى والأولى هي ظاهر الرواية =

Brought To You By www.e-iqra.info

☆......ایک قول کے مطابق اگر دم نصف سے کم کٹی ہو یعنی آدھے سے زیادہ باقی رہی ہو، اس کی قربانی درست ہے، لہٰذا جہاں کامل دم والے یا ایک تہائی حصہ سے کم دم کٹے جانور نہ ملیں تو وہاں مجبوری کی بنا پر ایسے جانور کی قربانی جائز ہوگی۔(۱)

(نوٹ) افریقہ میں بھیڑ کی دم کاٹ دی جاتی ہے، ان کا خیال ہے کہ اس سے جانور بیماری سے محفوظ رہتا ہے، ثابت دم والے جانور نہیں ملتے ہیں تو وہاں پر اگر تلاش کے باوجود دم والے جانور نہ ملیں تو اس سے قربانی کرنے کی گنجائش ہوگی۔

دم بریدہ جانور کی قربانی

ایک تہائی حصہ سے زیادہ دم بریدہ جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

دنبے کی دم کا اعتبار نہیں

دنبے کی چکتی کے نیچے ایک چھوٹی سی دم رہتی ہے، یہ دم اگر ٹوٹ جائے یا پوری دم کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے کیونکہ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں۔(۳)

= وصححها في الخانية حيث قال :والصحيح أنه الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثير و عليه الفتوى الخ شامي ج:٦ص:٣٢٣،٣٢٤،هنديه ج:٥ص:٢٩٧،٢٩٨،٢٩٩. البحر ج:٨ ص: ١٧٦ و ١٧٧. فتح القدير ج:٨ص:٣٣٣،ط:رشيديه،بدائع ج:٥ص:٧٥، اما الذي يرجع الى محل التضحية ،ط:سعيد.

(١) أيضا

(٢) ولوذهب بعض هذه الاعضاء دون بعض من الاذن والالية والذنب ...... واختلف اصحابنا بين القليل والكثير والصحيح ان الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثير وعليه الفتوى كذا في قاضيخان ، هنديه ج:٥ص:٢٩٨ .الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب . شامي ج:٦ص:٣٢٣، كتاب الاضحية ،ط:سعيد. البحر الرائق ج:٨ص:١٧٧، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.تكمله فتح القدير ج:٨ص:٤٣٣.كتاب الاضحية ،ط:رشيديه .بدائع الصنائع ج:٥ص:٧٥،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب،ط:سعيد.

(٣) (قوله ولاالتي لاالية لها خلقة) الشاة إذا لم يكن لها أذن ولاذنب خلقه ،قال محمد: لايكون هذا ولوكان لايجوز، وذكر في الأصل عن أبي حنيفة أنه يجوز" خانية" ثم قال :وإن كان لها الية صغيرة مثل الذنب خلقة جاز، اما على قول أبي حنيفة فظاهر لأن عنده لولم يكن لها أذن اصلا ولاالية جاز الخ شامي ج:٦ص:٣٢٥، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.بدائع ج:٥ =

Brought To You By www.e-iqra.info

دودھ نکالنا

☆.....قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس سے دودھ نکالنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا اور دودھ نکال لیا تو دودھ یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

دوسرے جانور کی قیمت کم ہو

''جانور میں تبدیلی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا

☆..... دوسرے کی طرف سے واجب قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

☆.....اگر کسی علاقے میں اپنے متعلقین کی طرف سے قربانی کرنے کی عادت اور رواج ہے تو اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر بھی واجب قربانی درست ہو جائے گی۔

اور اگر اپنے متعلقین کی طرف سے واجب قربانی کرنے کا رواج نہیں ہے تو اس صورت میں اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کرنے سے

= ص:۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۶، کتاب الاضحية، ط: سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، رشيديه.

(۱) ويكره بيع لبنها ولو اكتسب مالا من لبنها يتصدق بمثل ذلك، البحر ج:۸ص:۱۷۹. فان كانت التضحية قريبة ينضح ضرعها بالماء البارد بدائع ج:۵ص:۷۸. ولو حلب اللبن من الاضحية قبل الذبح اوجز صوفها يتصدق به ولا ينتفع به هنديه ج:۵ص:۳۰۱. شامي ج:۶ص:۳۲۹. بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية، ط: سعيد.

(۲) ومنها انه تجزى فيها النيابة فيجوز للانسان ان يضحي بنفسه وبغيره باذنه لانها قربة تتعلق بالمال فتجزى فيها النيابة كاداء الزكاة وصدقة الفطر سواء كان الاذن نصا او دلالة، بدائع ج:۵ص:۶۷، فصل اما كيفية الوجوب. البحر ج:۸ص:۱۷۸. هنديه ج:۵ص:۳۰۲، ط: رشيديه. شامي ج:۶ص:۳۱۵، ط: سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

☆......دوسرے کی طرف سے نفل قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں۔(۲)

☆......زندہ اور مردہ دونوں کے لئے قربانی کرنا جائز ہے، کیونکہ نفلی قربانی کا مالک ذبح کرنے والا ہے، دوسروں کو صرف ثواب ملتا ہے۔(۳)

دیارِ غیر میں قربانی کرنا

"رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا" عنوان کو دیکھیں۔

(ذ)

ذبح اپنے ہاتھ سے کرے

اپنی قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی اور سے ذبح کرالے، لیکن ذبح کے وقت جانور کے سامنے کھڑے رہنا بہتر

---

(۱) ولو ضحی عن اولاده الكبار وزوجته لايجوز الاباذنهم وقال في الذخيرة ولعله ذهب الى ان العادة اذا جرت من الاب في كل سنة صار كالاذن منهم .شامي ج:٦ ص:٣١٥.

(۲) من ضحى عن الميت يصنع كمايصنع في اضحية نفسه من التصدق والاكل و الاجر للميت والملك للذابح .شامي ج:٦ ص:٣٢٦. قال في البدائع ان الموت لايمنع التقرب عن الميت ...... فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه ، بدائع ج:٥ ص:٧٢، ط:سعيد. شامي ج:٦ ص:٣٢٦

(۳)قال في البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه ويحج عنه رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٦. وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخر عمن لم يذبح من امته وان كان منهم من قد مات قبل ان يذبح رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٦، ط:سعيد.بدائع ج:٥ ص:٧٢ فصل واما شرائط جواز اقامة الواجب ط: سعيد من ضحى عن الميت يصنع كما يصنع في اضحية نفسه من التصدق والاكل والاجر للميت والملك للذابح .شامي ج:٦ ص:٣٢٦ ط:سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

ہے، اور "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنے کی تلقین کرے، تاکہ ذبح کرنے والا غلطی نہ کرے۔(۱)

ذبح اختیاری

ذبح اختیاری یہ ہے کہ جانور کو دھاردار چیز سے ذبح کیا جائے یا اونٹ کو نحر کیا جائے۔(۲)

ذبح اضطراری

ذبح اضطراری یہ ہے کہ کسی دھاردار یا باریک نوکدار چیز سے "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر جانور کے جسم میں کسی جگہ ممکن ہو ضرب لگا کر خون بہا دیا جائے، اور یہ اضطراری ذبح اس وقت معتبر ہوتا ہے جب کہ جانور پر قابو پانا اور ذبح یا نحر کرنا ممکن نہ ہو مثلاً جانور کسی جگہ پر پھنس گیا ہو یا بھاگ رہا ہو، نکالنے تک اس کے مرنے کا اندیشہ ہے یا کھائی، خندق یا کنویں میں گر گیا ہے زندہ نکالنا ممکن نہ ہو تو ان حالات میں اضطراری ذبح کا اعتبار ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) والأفضل أن يذبح أضحيته بيده إن كان يحسن الذبح لأن الأولى في القربات أن يتولى بنفسه وإن كان لا يحسنه فالأفضل أن يستعين بغيره ولكن ينبغي أن يشهدها بنفسه. هندية ج:٥ ص:٣٠٠، الباب الخامس، بدائع ج:٥ ص:٧٩، فصل في الذي يرجع إلى من عليه التضحية. البحر ج:٩ ص:١٧٥، شامي ج:٦ ص:٣٢٨، ط: سعيد.

(۲) وأن يكون آلة الذبح حادة من الحديد، بخاري، هندية ج:٥ ص:٣٠٠، البحر ج:٨ ص:١٧٠، بدائع ج:٥ ص:٨٠، ويستحب بالحادة نحر الإبل في سفل العنق وكره ذبحها والحكم في غنم وبقر عكسه لندب ذبحها، الدر مع الرد ج:٦ ص:٣٠٢، البحر ج:٩ ص:١٧١، ط: سعيد. بدائع ج:٥ ص:٦٠، قبيل فصل في بيان ما يحرم أكله، فتح القدير ج:٨ ص:٤١٢، ط: رشيديه.

(۳) وكفى جرح نعم كبقر وغنم توحش فيجرح كصيد أو تعذر ذبحه كأن تردى في بئر أو وصال حتى لو قتله المصول عليه مريدا ذكاته حل، الدر مع الرد ج:٦ ص:٣٠٣، هنديه ج:٥ ص:٢٨٥، كتاب الذبائح ط: رشيديه، بدائع ج:٥ ص:٤٣، فصل في بيان شرط حل الأكل في الحيوان المأكول ط: سعيد، البحر ج:٩ ص:١٧٠-١٧١

Brought To You By www.e-iqra.info

ذبح پر اجرت لینا

☆.....قربانی کے جانور کو ذبح کرنے پر اجرت لینا جائز ہے، البتہ پہلے سے اجرت متعین کرنا ضروری ہے، مثلاً فی جانور کے ذبح کرنے پر اتنی اجرت ہے تو ذبح کرنے کے بعد اتنی اجرت ملے گی۔(۱)

☆.....قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کی اجرت میں قربانی کے جانور کا گوشت اور کھال وغیرہ دینا جائز نہیں بلکہ الگ سے رقم اس کی اجرت میں دینا ضروری ہے۔(۲)

ذبح کا آلہ

☆.....ہر تیز دھار دار چیز جس سے رگیں کٹ کر خون جاری ہو جائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے البتہ اس ناخن اور دانت سے ذبح کرنا حرام ہے جو اپنی جگہ پر لگا ہوا ہو، اگر اکھڑے ہوئے دانت اور ناخن سے ذبح کیا جائے تو گوشت حلال ہوگا لیکن مکروہ ہے (حبشی اور جنگلی لوگ ناخن اور دانت سے کاٹ کر بھی ذبح کرتے تھے اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے، نیز یہ کہ دانت ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے ذبح کرنے سے جانور ناپاک ہو جائیگا)۔(۳)

(۱) ویجوز الاستیجار علی الزکاۃ (ای الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلک یقدر علیه ،عالمگیری ج:۴ص:۴۵۴،کتاب الاجارۃ۔

(۲) ولایعطی اجر الجزار منها لانه کبیع لان کلامنهما معاوضه لانه انما یعطی الجزار بمقابلة جزورہ والبیع مکروہ فکذا مافی معناہ ولقول النبی ﷺ تصدق بجلالها وخطامها ولاتعط اجر الجزار منها شیئا ،ردالمحتار ج:۶ص:۳۲۸،البحر ج:۸ص:۱۷۸،بدائع ج:۵ص:۸۱،فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة ،ط:سعید. فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۷،هندیه ج:۵ ص:۳۰۱،الباب السادس،ط:رشیدیه.

(۳) وحل الذبح بکل ماافری الاوداج وانهر الدم ای اساله ،الدر مع الرد ج:۶ص:۲۹۵۔ .....إلا سنا وظفراً قائمین ولوکانا منزوعین حل عندنا مع الکراهة لما فیه من الضرر بالحیوان کذبحه بشفرۃ کلیلة ،ردالمحتار ج:۶ص:۲۹۶،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۴۲،فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان ،البحر ج:۸ ص:۱۷۰، فتح القدیر ج:۸ص:۴۱۵،ط:رشیدیه.

Brought To You By www.e-iqra.info

☆......سونا، چاندی، پیتل اگر تیز دھاردار ہو، ان سے ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے، ایسے ہی پتھر اور ٹھیکری جو باریک ہے، اور تیز لکڑی سے ذبح کرنے سے بھی جانور حلال ہوتا ہے۔(۱)

☆......بانس پوست اور جو چیز تیز ہو اس سے بھی ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے۔(۲)

ذبح کا مسنون طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہی و سفیدی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا، اور ذبح کرتے وقت " بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر" پڑھا، میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ ﷺ اپنا پاؤں ان کے پہلو میں رکھے ہوئے تھے، اور زبان مبارک سے "بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر" کہتے جاتے تھے۔ صحیح بخاری و مسلم۔(۳)

ذبح کا مقام

ذبح کا مقام حلق اور لبہ کے درمیان ہے، اور گردن کو پورا کاٹ کر الگ نہ کیا جائے بلکہ حرام مغز تک بھی نہ کاٹا جائے بلکہ حلقوم اور مری یعنی سانس کی نالی اور اس کے اطراف کی خون کی رگیں جن کو اوداج کہا جاتا ہے وہ کاٹے، اس طرح نجس خون بھی پورا نکل جاتا ہے اور جانور کو تکلیف بھی کم ہوتی ہے، اس طریقے کے خلاف جتنے بھی طریقے ہیں ان میں خون بھی پورا نہیں نکلتا، اور جانور کو بلاضرورت شدید

(۱،۲) وحل الذبح بكل ما افرى الاوداج وانهر الدم ولو بنار او بليطة اى قشر قصب او مروة هى حجر ابيض كالسكين يذبح بها ، بدائع ج:۵ص:۴۲،فصل لما بيان شرط حل الاكل فى الحيوان،ط:سعيد. البحر ج:۸ص:۱۷۰. اللدر مع الرد ج:۶ ص:۲۹۵،كتاب الذبائح،ط:سعيد

(۳) عن انس قال ضحى النبى ﷺ بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر و وضع رجله على صفاحهما ،بخارى ج:۲ص:۸۳۵، باب التكبير عند الذبح ،ط:قديمى.

Brought To You By www.e-iqra.info

تکلیف بھی ہوتی ہے۔(۱)

ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں، ہاں ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کی طرف سے ذبح کرنے کا خیال دل میں رکھے، اور اگر تمام شرکاء کے نام پکارنے کا مقصد ذبح کرنے والے کے علم میں لانا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

ذبح کرنے کا مقصد

قربانی کے جانور ذبح کرنے کا مقصد خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور تعظیم ہو، اور عبادت کے خیال سے ذبح کرے، گوشت کھانے کے مقصد سے یا لوگوں کو دکھانے کی غرض سے نہ کرے۔(۳)

---

(۱) الذكاة مابين اللبة واللحيين، ردالمحتارج:۶ص:۲۹۴،ط:سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۸۵، كتاب الذبائح ،ط:رشيديه. البحر ج:۸ص:۱۶۹. بدائع ج:۵ص:۴۱، فصل اما بيان شرط الاكل في الحيوان. فتح القدير ج:۸ص:۴۱۲. والعروق التي تقطع في الذكاة اربعة الحلقوم وهومجرى النفس والمرئ وهومجرى الطعام والودجان و هما عرقان في جانبي الرقبة يجري فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة ،هنديه ج: ۵ ص: ۲۸۷،ط: رشيديه. البحر ج:۸ص:۱۷۰. ردالمحتار ج:۶ص:۲۹۵. بدائع ج:۵ص:۴۱،ط:سعيد. فتح القدير ج:۸ص:۴۱۲. والحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه في الذكاة مكروه ، هنديه ج:۵ص:۲۸۸،ط:رشيديه. ردالمحتار ج:۶ص:۲۹۶.

(۲) فلاتتعين الاضحية الا بالنية ، وقال النبي ﷺ انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ مانوى ويكفيه أن ينوي بقلبه ، ولايشترط أن يقول بلسانه مانوى بقلبه ،لأن النية عمل القلب والذكر باللسان دليل عليها. بدائع الصنائع ،كتاب التضحية ج:۵ص:۷۱.ط:سعيد.

(۳) منها نية الاضحية لاتجزى الاضحية بدونها لان الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية ،يكفيه ان ينوي بقلبه ، بدائع ج:۵ص:۷۱،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ،ط:سعيد. هنديه ج:۵ ص:۳۰۳، الباب الثامن.

Brought To You By www.e-iqra.info

ذبح کرنے کی جگہ

☆......ذبح کرنے کی جگہ تھوڑی کے نیچے جوایک ہڈی باہر نکلی ہوئی ہے اس کے نیچے اور جہاں سے سینہ شروع ہوا ہے اس کے اوپر ہے، اور جامع الصغیر میں ہے کہ تمام حلق ذبح کی جگہ ہے، خواہ اوپر خواہ نیچے خواہ درمیان میں ہو۔(۱)

☆......اگر تھوڑی کے اوپر ذبح ہو گیا تو ذبح کیا ہوا جانور حرام نہیں ہوگا۔(۲)

ذبح کرنے والا مسلمان ہو

اگر جانور ذبح کرنے والا مسلمان ہے تو جانور کو پکڑنے والا خواہ مشرک ہو یا مسلمان کچھ حرج نہیں اور پکڑنے والے پر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا واجب نہیں، اور پکڑنے والا مشرک اگر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہے تو کوئی فائدہ نہیں۔

ہاں اگر مشرک ذبح میں شریک ہوگا تو جانور حلال نہیں ہوگا اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا اور قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے کسی کافر اور مشرک کو ذبح میں شریک نہ کریں اور کوئی غیر مسلم ذبح کرنے والے (مسلم) کے ہاتھ پر زور نہ دے اور اسے چھری چلانے میں اپنے ہاتھ کا سہارا نہ دے ضرورت ہو تو صرف جانور کو پکڑے۔(۳)

ذبح کرنے والے کا رخ

ذبح کرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے، اسکو بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

(۱،۲) وذكاة الاختيار ذبح بين الحلق واللبة بالفتح المنحر من الصدر شامي ج:۶ ص: ۲۹۳. و في الجامع الصغير ولا بأس بالذبح في الحلق كله اسفله واوسطه واعلاه ،الهندية ج:۵ ص: ۲۸۵ ط:رشيديه .شامي ج:۶ ص: ۲۹۳ .البحر ج:۸ ص: ۱۷۰ .بدائع ج:۵ ص: ۴۱. فصل اما بيان شرط حل الاكل في الحيوان.

(۳) وشرط كون الذابح مسلما...... شامي ج:۶ ص: ۲۹۶ .هنديه ج:۵ ص: ۲۸۵، ط: رشيديه. البحر ج: ۸ ص: ۱۶۸ .بدائع ج:۵ ص: ۴۵. فتح القدير ج:۸ ص: ۴۰۷، رشيديه.

(۴) ومنها ان يكون الذابح مستقبل القبلة بدائع ج:۵ ص: ۶۰ .قبيل فصل اما بيان ما يحرم اكله =

Brought To You By www.e-iqra.info

ذبح کرنے والے کی امامت

قربانی یا غیر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے والے کی امامت جائز ہے، جرت پر جانور ذبح کرنے کی وجہ سے امامت میں کراہت پیدا نہیں ہوگی۔ (۱)

ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہو گیا

اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہو گیا، ٹانگ ٹوٹی یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔ (۲)

ذبح کے بعد شرکت

قربانی کے جانور ذبح ہو جانے کے بعد پھر حصہ کا تغیر و تبدل درست نہیں اگر کسی نے ایسا کیا تو شرعاً اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

اور ذبح سے پہلے جن لوگوں کی طرف سے نیت کر کے قربانی کی گئی ہے ان کی طرف سے قربانی ہوگئی، ذبح کے بعد جس کو شریک کیا ہے اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ (۳)

ذبح کے شرائط

☆...... ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو۔ (۴)

= من اجزاء الحيوان. ط:سعيد. وكذلك ان ذبحها موجهة لغير القبلة حلت ولكن يكره ذلك لان السنة في الذبح استقبال القبلة، مبسوط ج:۱۲ ص:۳، دار الكتب العلمية بيروت. لبنان. هنديه ج:۵ ص:۲۸۸، الباب الاول ط:رشيديه. البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۰، ط: سعيد.

(۱) ويجوز الاستيجار على الزكاة (اى الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلك يقدر عليه هنديه ج:۴ ص:۴۵۴، كتاب الاجارة. ط:رشيديه.

(۲) ولو قدم اضحية ليذبحها فاضطربت في المكان الذي يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها اجزاءه. الهنديه ج:۵ ص:۲۹۹، ط:رشيديه، كوئته.

(۳) عزيز الفتاوى ج:۱ ص:۷۱۹، كتاب الاضحية والعقيقة.

(۴) ومنها ان يكون مسلما او كتابيا بدائع ج:۵ ص:۴۵، ماشرائط ركن الزكاة، ط.سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

☆... ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔(۱)

☆... شرعی طریقہ کے مطابق حلقوم اور سانس کی نالی، اور خون کی رگیں کاٹ دی جائیں۔(۲)

(نوٹ): یہ اختیاری ذبح کے شرائط ہیں، غیر اختیاری اضطراری ذبح کے شرائط الگ ہیں۔

ذبح کے وقت "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا ضروری ہے

قربانی کرنے والے کو "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا ضروری ہے نیت کی دعا پڑھنا ضروری نہیں صرف دل سے یہ ارادہ کرے کہ میں قربانی کر رہا ہوں، کافی ہے۔(۳)

ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے

☆ مستحب یہ ہے کہ جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر اس کے اوپر اپنا پاؤں رکھکر ذبح کرے۔(۴)

☆... جانور کو قبلہ رخ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میت کو قبر میں لٹاتے ہیں کہ سر داہنی طرف اور پاؤں بائیں طرف اسی طرح جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ

---

(۱) ثم التسمية في ذكاة الاختيار تشترط عند الذبح ردالمحتار ج:۶ ص:۳۰۲ ط سعيد

(۲) والعروق التي تقطع في الزكاة اربعة: الحلقوم وهو مجرى النفس والمرئ وهو مجرى الطعام والودجان وهما عرقان في جانبي الرقبة يجري فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة هنديه ج:۵ ص:۲۸۷ البحر ج:۸ ص:۱۶۰ شامی ج:۶ ص:۲۹۵ بدائع ج:۵ ص:۴۱ فصل اما بيان شرط حل الاكل في الحيوان فتح القدير ج:۸ ص:۴۱۲ ط رشيديه

(۳) ولا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه سورة الانعام آيت:۱۲۱ ويكفيه ان ينوي بقلبه ولا يشترط ان يقول بلسانه ما نوى بقلبه بدائع ج:۵ ص:۷۱ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. ط سعيد.

(۴) امداد الفتاوی ج:۳ ص:۵۵۹ عن انس رضي الله عنه ان النبي ﷺ ضحى بكبشين اقرنين املحين يذبح ويكبر ويسمي ويضع رجله على صفحتهما ابوداؤد ج:۲ ص:۳۰ مكتبه امداديه ملتان بدائع ج:۵ ص:۸۰ اما الذي يرجع الى الاضحية ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

اٹھایا جائے، اگر اس طرح اٹھانے میں کوئی عذر یا دشواری ہے تو جیسے آسانی ہو ویسا کریں۔

ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا

قربانی کی نیت سے جانور خرید ا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو قربانی کرنے کی نیت کرنے کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی، دوسری قربانی کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ذبح میں تکلیف دینا

ذبح کرتے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف دینا جائز نہیں ہے، اس پر سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ذبح کرنے کے بارے میں ہدایت دی کہ چھری کو تیز کر لیا جائے، اور جلدی سے ذبح کر دیا جائے، جب چار رگیں کٹ جائیں تو پھر آگے تک چھری چلانا بھی منع ہے تا کہ جانور کو بلاوجہ تکلیف نہ دی جائے۔(۲)

رات کو ذبح کرنا

دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک جس طرح دن میں قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح رات کو بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔

موجودہ زمانے میں ہر جگہ تقریباً بجلی ہے، روشنی اتنی زیادہ ہے کہ کسی رگ کٹنے میں کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔(۳)

---

(۱) ذبح المشتراة لها بلانية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء ،الهنديه ج:۵ ص: ۲۹۴ . مكتبه رشيديه .

(۲) وكره كل تعذيب بلافائدة ، الدرمع الرد ج:٦ ص: ۲۹٦ ، ط:سعيد.وجاء في الحديث : وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ، ابوداود ج: ۲ ص: ۳۳، امداديه ملتان .

(۳) ووقتها ثلاثة ايام اولها افضلها ويجوزالذبح في لياليها الاانه يكره لاحتمال الغلط في الظلمة وايام النحر ثلاثة ، البحرج: ۸ ص: ۱۷٦ ، ط:سعيد.هنديه ج:۵ ص: ۲۹۵ ،ط:رشيديه. بدائع ج:۵ ص: ٦۵ ،فصل اما وقت الوجوب ،ط:سعيد.شامي ج:٦ ص: ۳۱۲.

Brought To You By www.e-iqra.info

رسولی والے جانور

رسولی والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۱)

(ر)

رسی

قربانی کے جانور کی رسی صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اور اگر رسی خود استعمال کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اور اگر کسی کو ہدیہ میں دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔(۲)

رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا

جس آدمی پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی کے لئے رقم کسی اور ملک میں بھیج دے، اور کسی کو قربانی کرنے کیلئے کہدے، تو اس طرح رقم بھیج کر دوسرے ممالک میں قربانی کرنا درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ قربانی دونوں ممالک کے مشترکہ ایام میں ہو، یعنی جس دن قربانی کی جائے گی وہ دن دونوں ممالک میں قربانی کا مشترکہ دن ہو، ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی۔

مثلاً سعودی عرب میں پاکستان کے حساب سے ایک دن پہلے قربانی شروع ہوتی

---

(۱) کل عیب یزیل المنفعة علی الکمال او الجمال علی الکمال یمنع الاضحیة ومالایکون بهذه الصفة لایمنع ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۹،ط:رشیدیه ،شامی ج:۶ص:۳۲۳،فتاوی رحیمیه ج:۱۰ص:۳۹،ط:دارالاشاعت۔

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰،بدائع ج:۵ص:۸۱. ویتصدق بجلدها اویعمل منه نحوغربال وجراب ،شامی ج:۶ص:۳۲۸،البحرج:۸ص:۱۷۸،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱،ط:رشیدیه ،ویتصدق بثمنه لان القربة ذهبت عنه فیتصدق به ،بدائع ج:۵ص:۸۱،فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة ،شامی ج:۶ ص:۳۲۹.

Brought To You By www.e-iqra.info

ہے، اور پاکستان میں سعودی عرب سے ایک دن بعد، تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی پاکستان میں پہلے اور دوسرے دن کرنا صحیح ہوگا تیسرے دن نہیں کیونکہ پاکستان کا تیسرا دن سعودی عرب کے حساب سے قربانی کا دن نہیں اسی طرح اگر پاکستان میں رہنے والے آدمی کی قربانی سعودی عرب میں کی جارہی ہے سعودی عرب کے پہلے دن میں پاکستان کے آدمی کی قربانی کرنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ دن پاکستان کے حساب سے پاکستان میں رہنے والوں کے لئے قربانی کا دن نہیں ہے، لہذا دوسرے اور تیسرے دن میں کیا جائے۔(۱)

رگیں چار کٹ جائیں

ذبح کرتے وقت جانور کے گلے کو یہاں تک کاٹے کہ چار رگیں کٹ جائیں جو نرخرے کے دائیں اور بائیں ہوتی ہیں، اگر ان میں سے تین ہی کٹ گئیں تب بھی ذبح درست ہے، اور اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو جانور مردار، اور اس کا کھانا حرام ہے، اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔(۲)

(۱) قال في البدائع :لان الذبح هو القربة فيعتبر مكان فعلها مكان المفعول عنه ، وان كان الرجل في مصر واهله في مصر آخر فكتب اليهم ان يضحوا عنه روى عن ابي يوسف انه يعتبر مكان الذبيحة فقال ينبغي لهم ان لايضحوا عنه حتى يصلي الامام الذي فيه اهله وان ضحوا عنه قبل ان يصلي لم يجزه وهو قول محمد: بدائع ج:۵ ص:۷۴، ط:سعيد. هنديه ج:۵ ص: ۲۹۶. البحر ج:۸ ص:۱۷۵. (فتجب التضحية ... (فجر) نصب على الظرفية (يوم النحر إلى آخر ايامه) (قوله نصب على الظرفية) اى نعرله تجب . وهذا بيان لأول وقتها مطلقا للمصري والقروي ، الدر مع الرد ج:۶ ص:۳۱۶،۳۱۲.

(۲) والعروق التي تقطع في الذكاة اربعة :الحلقوم وهو مجرى النفس والمرى وهو مجرى الطعام والودجان وهما عرقان في جانبي الرقبة يجرى فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة وان قطع اكثرها فكذلك عند ابي حنيفة وهو الصحيح لما ان للاكثر حكم الكل ، فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۸۷، كتاب الذبائح، ط:رشيديه. فتح القدير ج:۸ ص:۴۰۷، ط: رشيديه. البحر ج:۸ ص:۱۷۰. شامي ج:۶ ص:۲۹۴. بدائع ج:۵ ص:۴۱. فصل اما بيان شرط حل الاكل.

Brought To You By www.e-iqra.info

(ز)

زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ

زنا ناجائز اور حرام ہے اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا البتہ زانیہ کے شوہر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے خواہ وہ شخص اس برے فعل سے بیوی کو منع کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، دونوں صورتوں میں اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے(۱)، البتہ بیوی کو اس برے فعل سے منع نہ کرنے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا، اور باز نہ آنے پر اس کو طلاق نہ دینے کی صورت میں دیوث ہوگا۔

زبان

جس جانور کی زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ گھاس وغیرہ نہ کھا سکے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

زخم

اگر جانور کو مارنے سے اسکے بدن پر زخم ہوگیا ہو تو اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی نہ کرے۔(۳)

---

(۱) وشرط کون الذابح مسلما... شامی ج:۶ ص:۲۹۶. هندیه ج:۵ ص:۲۸۵. البحر ج:۸ ص:۱۶۸. بدائع ج:۵ ص:۴۵، ط:سعید. فتح القدیر ج:۸ ص:۴۰۷، ط:رشیدیه.

(۲) وفی الیتیمة کتبت الی ابی الحسن علی المرغینانی ولو کانت الشاة مقطوعة اللسان هل تجوز التضحیة بها فقال نعم ان کان لایخل بالاعتلاف وان کان یخل به لاتجوز التضحیة بها، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۸. شامی ج:۶ ص:۳۲۵.

(۳) قطع الذنب من الیة الشاة قطعة لایؤکل لحمها، واهل الجاهلیة کانوا یاکلونه فقال ﷺ ماابین من الحی فهو میتة، عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۱، الباب الثالث فی المتفرقات.

Brought To You By www.e-iqra.info

زندہ بچہ نکلا

☆......اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کر دیا جائے اور اگر مردہ نکلے تو اس کو استعمال میں لانا جائز نہیں۔

اور اگر اس کو قربانی کے ایام میں ذبح نہیں کیا تو قربانی کے ایام گذرنے کے بعد صدقہ کر دیا جائے، اور اگر آئندہ سال اس بچے کی قربانی کی تو واجب قربانی ادا نہیں ہوگی اور ذبح کیے ہوئے جانور کے بچے کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، اگر ذبح کرنے کی وجہ سے قیمت میں کمی آتی ہے تو اتنی قیمت کے برابر رقم بھی صدقہ کر دینا ضروری ہے اور، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی۔(۱)

☆......اگر قربانی ہونے سے قبل ہی جانور نے بچہ جنم دیا تو اس بچہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے

زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹنا جائز اور حرام ہے، لہذا ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے تب تک اس کا کوئی عضو الگ نہ کیا جائے ورنہ وہ عضو کھانا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

(۱،۲) فان خرج من بطنها حيا ، فالعامة انه يفعل به مايفعل بالأم ، فان لم يذبحه حتى مضت ايام النحر يتصدق به حيا فان ضاع أوذبحه وأكله يتصدق بقيمته ، فان بقى عنده وذبحه للعام القابل اضحية لايجوز، وعليه اخرى لعامه الذى ضحى . ويتصدق به مذبوحا مع قيمة ما نقص بالذبح والفتوى على هذا شامى ج:۶ ص: ۳۲۲ ،هنديه ج:۵ص:۳۰۱ ،الباب السادس فى بيان ما يستحب فى الاضحية ، بدائع ج:۵ ص:۷۸ ، فصل اماييان مايستحب قبل التضحية .

(۳) ومن المشائخ من يذكر لهذا الفصل اصلا ويقول كل عيب يزيل المنفعة على الكمال او الجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع فتاوى هنديه ج: ۵ ص: ۲۹۹ ط:رشيديه . شامى ج:۶ ص: ۳۲۳ .ويستحب ان يتربص بعد الذبح بقدر ما يبرد و يسكن من جميع اعضائه وتزول الحياة من جميع جسده ويكره ان يضحى و يسلخ قبل ان يبرد، هنديه ج:۵ ص:۲۸۷، ۳۰۰ ،بدائع ج:۵ص:۸۰ ،اما الذى يرجع الى آلة التضحية، البحر ج:۸ ص: ۲۰۷، شامى ج:۶ ص: ۲۹۶ .

Brought To You By www.e-iqra.info

زوال کے بعد ذبح کرے

اگر دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوگئی تو نماز کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے (۱) اور اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوئی تو زوال کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے۔(۲)

(س)

سر الگ کرنا

جانور ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سر الگ کرنا مکروہ ہے مگر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہے۔(۳)

سود خور کے ساتھ شریک ہونا

جان بوجھ کر سود خور کے ساتھ قربانی میں شرکت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حرام رقم سے شرکت کرنے کی صورت میں کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

ہاں اگر ایسا آدمی کسی سے حلال رقم لیکر قربانی میں حصہ ڈالے گا تو اس کی وجہ سے

---

(۱) والوقت المستحب للتضحية في حق اهل السواد بعد طلوع الشمس وفي حق اهل المصر بعد الخطبة فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۵. بدائع ج۵ ص:۷۳، اما الذي يرجع الى وقت التضحية، البحر ج:۸ ص:۱۷۵. شامی ج:۶ ص:۳۱۸.

(۲) وان ترک الصلاة يوم النحر بعذر او بغير عذر لا تجوز الاضحية حتى تزول الشمس فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۵. ط:رشيديه. بدائع ج:۵ ص:۷۳ البحر ج:۸ ص:۱۷۶ شامی ج:۶ ص:۳۱۸

(۳) ويستحب الاكتفاء بقطع الاوداج ولا يبين الرأس ولو فعل يكره فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۸۷ ط:رشيديه. شامی ج:۶ ص:۲۹۶. البحر ج:۸ ص:۱۷۰. فتح القدير ج:۸ ص:۴۱۵. ط رشيديه كره النخع وهو ان يبلغ بالسكين النخاع او لو كل الذبيحة وقيل ان يكسر عنقه قبل ان يسكن من الاضطراب وكل ذلك مكروه لانه تعذيب الحيوان بلا ضرورة فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۶. ط:رشيديه. البحر ج:۸ ص:۱۷۰ ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۱)

سور کے دودھ سے پرورش ہوئی

اگر کسی جانور کے بچہ کی پرورش سور کے دودھ سے ہوئی، وہ بچہ حلال ہے، اسکی قربانی درست ہے لیکن قربانی کرنے سے پہلے چند روز تک دوسرا چارہ دینا چاہئے۔(۲)

سویاں پکانا

عید کے دن سویاں پکانا جائز ہے البتہ اس کو لازم سمجھنا جائز نہیں۔

سینگ

☆......جس جانور کے پیدائش سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے مگر ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے (۳)، البتہ اگر سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والاان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه ،ردالمحتار ج:۵ص:۹۹، ط:سعيد.و ج:۶ ص:۳۸۵. هنديه ج:۵ص:۳۴۹. ......(وان كان شريك الستة نصرانيا أومريدا اللحم لم يجزعن واحد) منهم لأن الارافة لاتتجزأ ،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۲۶. وكذاإذاكان أحدهم عبدا أومدبرا ويريد الاضحية ،لأن نيته باطلة ،لأنه ليس من أهل هذه القربة فكان نصيبه لحما فيمتنع الجواز اصلا بدائع ج:۵ ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۲) الجدى اذا كان يربى بلبن الاتان والخنزيران اعتلف ايما فلابأس لانه بمنزلة الجلالة ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۰.ط:رشيديه . باب مايوكل من الحيوان ومالايوكل .شامى ج:۶ ص:۳۰۶.

(۳) ويجوزبالجماء التى لاقرن لها وكذا مكسورة القرن كذا فى الكافى ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷.شامى ج:۶ص:۳۲۳.

(۴) وان بلغ الكسرالمشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين كذا فى البدائع ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط: رشيديه .شامى ج:۶ص:۳۲۳. البحرج:۸ص:۱۷۶.بدائع ج:۵ص:۷۶،اما الذى يرجع الى محل التضحية فتح القدير ج: ۸ ص:۴۳۳،ط:رشيديه.

Brought To You By www.e-iqra.info

☆.....اگر سینگ کے اوپر کا خول اتر گیا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

☆.....اگر سینگ اکھڑ گئے ہوں اور چوٹ کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

(ش)

شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا

اگر کسی نے شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کی ثواب اور واجب ادا کرنے کی نیت سے نہیں، تو اس صورت میں قربانی صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی

اگر شرکاء میں سے کسی ایک شریک نے جانور ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی، اور وکیل بھی مقرر نہیں کیا، اور دوسرے نے خود جانور کو ذبح کر دیا، اور کچھ شرکاء کو خبر بھی

---

(۱) (قوله ويضحى بالجماء) هي التي لاقرن لها خلقة وكذا العظماء التي ذهب بعض قرنها بالكسر أو غيره، فان بلغ الكسر إلى المخ لم يجز شامي ج:۶ص:۳۲۳. فتاوی هنديه ج:۵ ص ۲۹۷، ط رشيديه البحر ج:۸ص ۱۷۶ بدائع ج:۵ص:۷۶، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۳ رشيديه.

(۲) وان بلغ الكسر المشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۷.ط:رشيديه، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب. شامي ج:۶ص:۳۲۳.

(۳) ما الذى يرجع إلى من عليه التضحية فمنها نية الاضحية لاتجزى الاضحية بدونها لأن الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية، قال النبى ﷺ لاعمل لمن لانية له، بدائع ج:۵ص:۷۱ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

نہیں تو اس سے کسی کی بھی نہیں ہوگی۔(۱)

شرکت سے علیحدہ ہو جانا

☆.....قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب تھی ،اور وہ پھر ذبح سے پہلے شرکت سے علیحدہ ہو گیا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ شریک ہو گیا تو قربانی ہو جائے گی۔(۲)

☆.....قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب نہ تھی وہ اگر ذبح کرنے سے پہلے علیحدہ ہو جائے تو اس پر قربانی واجب رہ جائے گی (۳)،اور اس جانور کے دوسرے شرکاء کی قربانی بھی درست نہ ہوگی۔(۴)

شرکت کا افضل طریقہ

☆.....بڑے جانور میں شریک ہونے والے جانور خریدنے سے پہلے شریک ہو جائیں اور پھر جانور خریدیں یہ سب سے زیادہ افضل طریقہ ہے۔(۵)

☆.....جانور خریدنے والا اس نیت سے جانور خریدے کہ ایک حصہ یا دو حصے میں اپنی قربانی کیلئے رکھوں گا اور باقی حصوں میں دوسروں کو شریک کرلوں گا، یہ بھی

---

(۱) ولو ذبح الباقون بغیر اذن الورثة لایجزیهم لانه لم یقع بعضها قربة لعدم الاذن منهم فلم یقع الکل قربة ضرورة عدم التجزی ،هندیه ج:۵ ص:۳۰۵ ،ط:رشیدیه . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۶.

(۲) والتقدیر بالسبع یمنع الزیادة ولایمنع النقصان کذا فی الخلاصة ،عالمگیری ، کتاب الاضحیة ،الباب الثامن ج:۵ ص: ۳۰۴. کفایت المفتی ج:۸ ص: ۱۹۲، دار الاشاعت. ولو اشتری بقرة یرید ان یضحی بها ، ثم اشرک فیها ستة یکره ویجزیه لأنه بمنزلة سبع شیاه حکما إلا ان یرید حین اشتراها أن یشرکهم فیها فلایکره ،هندیه ج:۵ ص:۳۰۴،بدائع ج:۴ ص: ۷۲،ط:سعید.

(۳) وفقیر شراها لها لوجوبها علیه بذلک حتی یمتنع علیه بیعها ،تنویر الابصار مع الدر المختار شامی ، کتاب الاضحیة ، ج:۶ ص: ۳۲۱ ط:سعید.

(۴) لأن بعضها لم یقع قربة ، الدر مع الرد، کتاب الاضحیة ،ج: ۶ ص:۳۲۶.

(۵) ولو اشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرک فیها ستة......وان فعل ذلک قبل ان یشتری کان احسن ،هندیه ج:۵ ص: ۳۰۴،شامی ج: ۶ ص:۳۱۷.

Brought To You By www.e-iqra.info

جائز ہے(۱)، لیکن اگر اس نے جانور کو خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہیں کی تھی، اور بعد میں دوسروں کو شریک کرلیا تو اس کے جواز میں اختلاف ہے، لیکن راجح جواز ہے۔(۲)

شرکت کا جانور

شرکت میں دئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں دوسرے کی ملکیت بھی ہے۔ (۳)

شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا

کسی شخص نے کہا کہ میرا قربانی کے جانور میں حصہ شامل کرلینا اور پیسہ نہیں دیا، اور اس نے حصہ شامل کرلیا، جب قربانی ہوچکی تو اس لینے والے نے انکار کردیا کہ میں حصہ نہیں لیتا تو اس انکار کا اعتبار نہیں ہے اور اس پر ضروری ہوگا کہ اس حصے کی قیمت ادا کرے۔ (۴)

شرکت کے پیسوں کی تقسیم

اگر بڑے جانور میں متعدد افراد شامل ہیں تو ہر فرد کو اپنے اپنے حصے کے مطابق

---

(۱) ولو اشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرک فیها ...... الا ان یرید حین اشتراها ان یشرکهم فیها فلایکره ، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۴، ط: رشیدیه ،بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۲) ولو اشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرک فیها ستة یکره ویجزیهم؛ لأنه بمنزلة سبع شیاه حکماً هندیه ج:۵ ص:۳۰۴ ط: رشیدیه، کوئٹه بدائع ج:۵ ص:۷۲ سعید شامی ج:۶ ص:۳۱۷.

(۳) ویظهر ان العاریة کالودیعة لکونها مضمونة بالتعدی وکذا المشترکة بالزرع الرد ج:۶ ص:۳۳۱ یعنی انها امانة لظهوران نصیب شریکه امانة فی یده فلاتجزی کالودیعة ولایخفی ان المراد شاة واحدة مشترکة بخلاف شاتین بین رجلین ضحیا بهما فانه یجوز رد المحتار ج:۶ ص:۳۳۱، ط: سعید. بدائع ج:۵ ص:۷۷، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. هندیه ج:۵ ص:۳۰۳.

(۴) فتاوی محمودیه ج:۴ ص:۲۹۷.

Brought To You By www.e-iqra.info

پیسہ دیدینا چاہئے تاہم اگر کوئی شریک خوشی سے دوسرے کی طرف سے کوئی پیسہ زیادہ دیدے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔(۱)

شریک کرنا

☆.....کسی جانور کی خریداری کے وقت کسی کو شریک کرنے کی نیت کی ہے یا نہیں کی دونوں صورتوں میں اگر خریدار مالدار ہے تو دوسرے لوگوں کو شریک کرسکتا ہے۔(۲)

☆.....اور اگر خریدار مالدار نہیں بلکہ فقیر ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت تھی تو دوسرے آدمی کو شریک کرسکتا ہے، اور اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت نہیں تھی تو خریدنے کے بعد کسی اور آدمی کو شریک نہیں کرسکتا۔(۳)

شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں

بیوی کی طرف سے قربانی کرنا شوہر پر لازم نہیں، البتہ شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی قربانی کرسکتا ہے۔(۴)

---

(۱) وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل فی قول ابی حنیفة وأبی یوسف وان فعل بغیر امرهم او بغیر امر بعضهم لایجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا۔شامی ج:۶ ص: ۳۱۵، البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۸۔ط:سعید۔

(۲) فی الهندیه :ولواشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرك فیها ستة یکره ویجزیهم لانه بمنزلة سبع شیاه حکما الا ان یرید حین اشتراها أن یشرکهم فیها فلایکره وان فعل ذلك قبل أن یشتریها کان أحسن وهذا اذا کان موسرا، هندیه ،الباب الثامن ۔ ج:۵ ص: ۳۰۴۔ط:رشیدیه ۔شامی ج:۶ ص:۳۱۷،ط:سعید۔

(۳) فی الهندیه :وان کان فقیرا معسرا فقد أوجب بالشراء فلایجوزأن یشرك فیها وکذا لو اشرك فیها ستة بعد ماأوجبها لنفسه لم یسعه لانه اوجبها کلها لله تعالی وأن اشرك جاز ویضمن ستة اسباعها، ج:۵ ص:۳۰۴، ط:رشیدیه،الباب الثامن فیمایتعلق بالشرکة شامی۔ ج:۶ ص:۳۱۷

(۴) فی الهندیه : ولوذبح ببدنة عن نفسه وعرسه وأولاده لیس هذا فی ظاهر الروایة فقال الحسن بن زیاد فی کتاب الاضحیة ان کان اولاده صغارا جازعنه وعنهم جمیعا فی قول ابی حنیفة =

Brought To You By www.e-iqra.info

شیعہ کا ذبیحہ

شیعہ مسلمان بھی نہیں اور کتابی بھی نہیں اس لئے ان کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال نہیں (۱)، واضح رہے کہ شیعہ اثناعشری تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابۂ کرام کے علاوہ باقی صحابۂ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں تفصیل کیلئے ماہ نامہ بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے اس میں مفصل اور مدلل بحث اور فتاویٰ موجود ہیں۔ (۲)

اسی طرح آغا خانی اور بوہری وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

شیعہ کی شرکت

شیعہ کافر ہیں، اگر کسی جانور میں اس کا حصہ رکھ لیا گیا تو کسی کی قربانی بھی صحیح نہیں ہوگی۔ (۳)

(ص)

صاحبِ نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مرگیا

☆...... کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا

=وابی یوسف وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جاز عن الکل فی قول ابی حنیفة وابی یوسف وان فعل بغیر امرهم او بغیر امر بعضهم لاتجوز عنه، ولاعنهم فی قولهم جمیعا ج: ۵ ص: ۳۰۲، الباب السابع فی التضحیة عن الغیر، ط: رشیدیه. وفیه ایضا ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامرأته إلا باذنه هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۳ ط: رشیدیه. شامی ج: ۶ ص: ۳۱۵، ط: سعید.

(۱) ومنها ان یکون مسلما او کتابیا فلاتؤکل ذبیحة اهل الشرک والمرتد لانه لایقر علی الدین الذی انتقل الیه، هندیه ج: ۵ ص: ۲۸۵. شامی ج: ۶ ص: ۲۹۶. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۶۸. بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۴۵، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۰۷. ط: رشیدیه.

(۲) ماہنامہ بینات جلد نمبر: ۵۰ جمادی الاولیٰ خصوصی شیعہ نمبر ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸ء۔

(۳) تفصیل کیلئے بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے۔ ماہنامہ بینات خصوصی اشاعت، احسن الفتاویٰ ج: ۷ ص: ۵۰۹۔

Brought To You By www.e-iqra.info

وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ مرگیا تو اس سے قربانی ساقط ہوگئی، قربانی کے لئے وصیت کرنا اور وارثوں کے لئے اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆.....اگر کوئی صاحب نصاب قربانی کے ایام میں انتقال کرگیا اور اس نے اس سال کی قربانی نہیں کی ہو تو اس سے قربانی کا وجوب ساقط ہوجائے گا۔(۲)

صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نذر مانی تو اس کو قربانی کے ایام میں دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک قربانی تو منت کی وجہ سے لازم ہوگی، اور دوسری قربانی صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے لازم ہوگی۔(۳)

صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے

صاحب نصاب آدمی پر قربانی واجب ہے، اور قربانی واجب ہونے کی دلیل سنن ابن ماجہ میں مروی ہے "عن ابی هريرةؓ ان رسول الله ﷺ قال: من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا. ابن ماجه ابواب الاضاحی ج:۱ص:۲۲۶ قدیمی کتب خانہ۔

یعنی جس کو وسعت ہے اور وہ قربانی نہ کرے تو ہمارے مصلی (عیدگاہ) کے قریب نہ آئے۔

ظاہر ہے کہ صاحب نصاب وسعت والا ہے، پس اگر ایک گھر میں دو شخص

(۱،۲) في الهندية: ولومات الموسر في ايام النحر قبل ان يضحي سقطت عنه الاضحية ج:۵ ص:۲۹۳، الباب الاول، ط: رشيديه، البحر ج:۸ص:۱۷۳، شامي ج:۲ ص:۳۱۶۔

(۳) وفي الشامية: واعلم انه قال في البدائع: ولو نذر أن يضحي شاة وذلك في ايام النحر وهو موسر فعليه أن يضحي شاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء إلا اذا عنى به الاخبار عن الواجب عليه فلايلزمه إلا واحدة ج:۶ص:۳۲۰، ۳۲۲، ط: سعيد، البحر ج:۸ ص:۱۷۵، هنديه ج:۵ص:۲۹۳۔

Brought To You By www.e-iqra.info

صاحب نصاب ہیں تو دونوں پر قربانی واجب ہوگی، اور چار ہوں تو چاروں پر اور ایک ہو تو ایک پر۔(۱)

صاحب نصاب غریب ہوگیا

کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ غریب ہوگیا تو اس سے قربانی ساقط ہوجائے گی۔(۲)

صحت یابی کے لئے قربانی کرنا

مریض کی صحت کی نیت سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے البتہ زندہ جانور کا صدقہ کردینا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے

جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے، لیکن پھر بھی اگر قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۴)

(۱) البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳، کتاب الاضحیة ،ط:سعید،بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب ،ط:سعید.

(۲) فلو کان غنیا فی أول الایام ، فقیرا فی آخرها لاتجب علیه ، الدرمع الرد ج:۶ص:۳۱۵، ۳۱۹،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۲.ولو افتقر فی ایام النحر سقطت عنه وکذا لومات ولو بعدها لم تسقط ،البحر ج:۸ص:۱۷۳.

(۳) ولو ترکت الضحیة ومضت أیامها تصدق بها حیة وفی الشامیة (قوله تصدق بها حیة) لوقوع الیاس عن التقرب، بالاراقة، وان تصدق بقیمتها اجزاءه ،لأن الواجب التصدق بعینها وهذا مثله فیما هو المقصود. الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۲۰ ،کفایت المفتی ج:۸ص:۲۵۲.

(۴) فی البحر:ولم تجب الابملک النصاب لمثل ان وجوبها بالقدرة المیسرة ؛لأن اشتراط النصاب لاینافی وجوبها بالممکنة کما فی صدقة الفطر، ج:۸ص:۱۷۳.ط:ایچ ایم سعید. و فی تنویر الابصار:وشرائطها الاسلام والاقامة والیسار الذی یتعلق به صدقة الفطر شامی =

Brought To You By www.e-iqra.info

صدقہ کردینے سے قربانی ادا نہ ہوگی

جس مرد یا عورت پر قربانی واجب ہے، اس پر ضروری ہے کہ قربانی کے تین دنوں میں سے کسی دن جانور ذبح کر کے قربانی کرے، قیمت صدقہ کرنے سے یا کسی دوسرے نیک کام میں لگا دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔ صدقہ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کا گناہ ہوگا۔(۱)

(ت)

ضرورت اصلیہ

ضرورت اصلیہ سے مراد وہ ضرورت ہے جو جان یا آبرو سے متعلق ہو، یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا عزت وآبرو جانے کا اندیشہ ہو، مثلاً کھانا پینا، پہننے، کپڑے، رہنے کا مکان، اہل صنعت وحرفت کیلئے اس کے پیشہ کے اوزار ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں البتہ بڑی بڑی دیگیں، بڑے بڑے فرش، شامیانے، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ، ٹیلی ویژن وی سی آر وغیرہ ضرورت اصلیہ میں داخل نہیں ہیں، اگر ان چیزوں کی قیمتیں نصاب تک پہنچ جائیں گی تو ایسے آدمی پر قربانی واجب ہوگی۔(۲)

واضح رہے کہ ٹیلی ویژن اور وی سی آر آلات معصیت ہیں، رکھنا اور دیکھنا جائز

= ج:۶ ص: ۳۱۲. ط: ایچ ایم سعید. هندیه ج:۵ ص: ۲۹۲. ط: رشیدیه.

(۱) ومنها ان لایقوم غیرها مقامها حتی لو تصدق بعین الشاة او قیمتها فی الوقت لایجزیه عن الاضحیة لان الواجب تعلق بالاراقة والأصل ان الوجوب اذا تعلق بفعل معین انه لایقوم غیره مقامه کما فی الصلاة والصوم وغیرهما بدائع ج:۵ ص:۶۶، فصل اما کیفیة الوجوب. شامی ج:۶ ص: ۳۲۰.

(۲) قال المحقق قوله وفسره ابن ملک ای فسر المشغول بالحاجة الاصلیة حیث قال وهی مایدفع الهلاک عن الانسان تحقیقا کالنفقة ودور السکنی وآلات الحرب والثیاب المحتاج الیها لدفع الحر او البرد او تقدیرا کآلات الحرفة واثاث المنزل ودواب الرکوب وکتب العلم لاهلها. شامی ج:۲ ص: ۲۶۲. البحر ج:۲ ص: ۲۰۲، ط: سعید. هندیه ج:۱ ص: ۱۷۳، ط: رشیدیه

Brought To You By www.e-iqra.info

نہیں ہے۔(۱)

(ط)

طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا

طالب علم کے لئے نفلی قربانی سے دینی کتابیں خریدنا بہتر ہے۔(۲)

(ع)

عرفہ

عرفہ کا دن ایک ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔(۳)

عضو تناسل

مذبوحہ جانور کا عضو تناسل کھانا مکروہ تحریمی ہے، اور غیر مذبوحہ کا حرام ہے۔(۴)

---

(۱) وفی السراج ودلت المسألة ان الملاهی کلها حرام ویدخل علیهم بلا اذنهم لانکار المنکر قال ابن مسعود صوت اللهو والغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء النبات قلت وفی البزازیة استماع صوت الملاهی کضرب قصب ونحوه حرام لقوله علیه السلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر شامی ج:۶ ص:۳۴۸، ۳۴۹۔

(۲) عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلثة الا من صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعوله، مشکوة ص:۳۲، کتاب العلم، ط:قدیمی کتب خانہ۔

(۳) وفی البدائع :الا انه لم یدخل فیها اللیلة العاشرة من ذی الحجة لانه استتبعها النهار الماضی وهو یوم عرفة بدلیل ان من أدرکها فقد ادرک الحج کما لو ادرک النهار وهو یوم عرفة۔ ج:۵ ص:۶۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب۔ ط:سعید۔

(۴) فی الدرالمختار:وکره تحریما وقیل تنزیها والاول اوجه من الشاة سبع الحیاء و الخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر للاثر الوارد فی کراهة ذلک۔ شامی ج:۶ ص:۷۴۹ مسائل شتی۔ ط:سعید۔

Brought To You By www.e-iqra.info

عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت

☆...... بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے متعدد افراد شریک ہوسکتے ہیں، بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو۔(۱)

☆...... بڑے جانور میں بعض شرکاء قربانی کی نیت سے اور بعض عقیقہ کی نیت سے شریک ہوسکتے ہیں۔(۲)

☆......عقیقہ کی نیت سے قربانی کے بڑے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

عمر اور دانت

قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت عام طور پر جانور کے دانت دیکھنے کا رواج ہے اگر کیرا ہے تو نہیں لیتے اور اگر کیرا نہیں ہے تو لیتے ہیں، حالانکہ شریعت میں عمر کا اعتبار ہے دانت کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ اس کی تفصیل "جانوروں کی عمریں" عنوان کے تحت گذر چکی ہے۔(۴)

البتہ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ کی رائے یہ ہے کہ قربانی کیلئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں، چونکہ اکثر حالات میں جانوروں کی صحیح عمر معلوم نہیں

---

(۱) فی الھندیہ: وکذلک ان أراد بعضھم العقیقۃ عن ولد وولد لہ ج:۵ص:۳۰۴، ط: رشیدیہ. کذافی الشامیۃ ج:۶ ص:۳۲۶،ط:سعید. البحر ج:۸ص:۱۷۸. بدائع ج:۵ص:۷۲.

(۲) فی الھندیہ: ولو أرادوا القربۃ الاضحیۃ أو غیرھا من القرب أجزاھم سواء کانت القربۃ واجبۃ أو تطوعا او وجب علی البعض دون البعض ج:۵ ص:۳۰۴. فیہ ایضا: وکذلک ان أراد بعضھم العقیقۃ عن ولد الخ ج:۵ ص:۳۰۴

(۳) حوالہ بالا. شامی ج:۶ ص:۳۲۶. البحر ج:۸ص:۱۷۸. بدائع ج:۵ص:۷۲

(۴) فی الھندیہ: ان الفقہاء قالوا الجذع من الغنم ستۃ اشھر والثنی ابن سنۃ الخ ج:۵ ص: ۲۹۷ ط: رشیدیہ. بدائع ج:۵ ص:۷۰. فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب.

Brought To You By www.e-iqra.info

ہوتی، اس لئے ان کے دانتوں کو عمر معلوم کرنے کا اور اسپر عمل کرنے کا احتیاطاً حکم دیا گیا ہے۔ دانتوں کی علامت ایسی ہے کہ اس میں کم عمر کا جانور نہیں آسکتا ہے، ہاں زیادہ عمر کے جانور کا آجانا ممکن ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں، پس اگر کسی شخص کے گھر کا بکرا یکم ذی الحجہ کو پیدا ہوا اور اسی کے گھر میں پرورش پاتا رہا تو آئندہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو وہ ایک سال نو دن کا ہوگا، اب اگر اس کے پکے دانت نہ نکلے ہوں تب بھی وہ اس کی قربانی کرسکتا ہے کیونکہ اس کی عمر یقیناً ایک سال کی پوری ہوکر آٹھ نو دن زائد ہوچکی ہے، لیکن اس سے یہ حکم نہیں دیا جاسکتا کہ بے دانت ہر بکرا قربانی کیا جاسکتا ہے خواہ اس کی عمر ایک سال ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو۔

بس میرے خیال میں یہ بات صحیح ہے "مسنہ" کے معنی دانت والے اور سال بھر والے دونوں ہوسکتے ہیں، لیکن سال بھر کا ہونا کسی بکرے کا، جس کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو یا مشتبہ ہو، دو دانتوں کے بغیر معلوم نہیں ہوسکتا اس لئے عام حکم یہی دینا مناسب تھا اور وہی دیا گیا ہے، کفایت المفتی۔ ج:۸ص:۲۱۷، ط:دارالاشاعت۔

عورت پر قربانی واجب ہے

اگر عاقل بالغ مقیم عورت صاحب نصاب ہے، یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ ان کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو ایسی عورت پر قربانی واجب ہے۔ (۱)

عورت کا ذبیحہ

مسلمان عورتوں کا ذبح کیا ہوا جانور بلاشبہ حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز

---

(۱) (واما شرائط الوجوب) منها اليسار وهو ما يتعلق به وجوب صدقة الفطر دون ما يتعلق به وجوب الزكاة، هندیه، كتاب الاضحية، ج:۵ص:۲۹۲، ط:رشیدیه. شامی ج:۶ص:۳۱۲، ط:سعید. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۳، ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

ہے،(۱) البتہ چونکہ عورتیں اس کام کو کم جانتی ہیں، اور دل کمزور ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ چلنے کا احتمال ہے، اس لئے بلاضرورت ذبح کا کام عورتوں کے سپرد کرنا مناسب نہیں (۲)۔

عیب دار جانور

عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں (۳)، لیکن اگر ذبح کے وقت تڑپنے، کودنے سے عیب دار ہو گیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (۴)

عیب دار ہو گیا

☆...... اگر کسی مالدار صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہو گیا تو صاحب نصاب آدمی پر ضروری ہوگا کہ عیب دار جانور کی جگہ پر کسی بے عیب جانور کی قربانی کرے۔ (۵)

☆...... اگر کسی فقیر آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہو گیا تو فقیر آدمی وہی عیب دار جانور قربانی کرے کافی ہے، فقیر کے لئے اس

(۱) في الهندية :والمرأة المسلمة والكتابية في الذبح كالرجل ،ج:۵ص:۲۸۶.البحر ج: ۸ ص ۱۶۸.فتح القدير ج:۸ص:۴۰۷.ط رشيديه.

(۲) فيه أيضا: والحاصل أن كل ما فيه زيادة الم لايحتاج اليه في الزكاة مكروه ،كذا في الكافي هنديه ،ج:۵ص:۲۸۸.

(۳) في الهندية :وأما صفته فهوان يكون سليما من العيوب الفاحشة كذا في البدائع الخ ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۵ ط:سعيد.شامي ج۶ ص:۳۲۳.

(۴) ولو قدم أضحية ليذبحها فاضطربت في المكان الذى يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها أجزاه الخ هنديه ج:۵ ص:۲۹۹. ط:رشيديه .البحر ج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ ص:۷۶.فتح القدير ج:۸ص:۴۳۵

(۵) ولو اشتراها سليمة ثم تعيبت بعيب مانع كما مر فعليه اقامة غيرها مقامها ان كان غنيا وان كان فقيرا اجزأه ذلك وكذا لو كانت معيبة وقت الشراء لعدم وجوبها عليه بخلاف الغني . شامي ج ۶ ص:۳۲۵.هنديه ج:۵ص:۲۹۹.البحر ج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۷۶. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

Brought To You By www.e-iqra.info

کی جگہ دوسرا جانور لیکر قربانی کرنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے قربانی کے لئے بے عیب جانور خریدا تھا مگر بعد میں کوئی ایسا عیب ونقص پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہ ہوتو اگر قربانی منت ونذر کی ہوتو اس کی جگہ بے عیب جانور کی قربانی ضروری ہے، خواہ وہ شخص امیر ہو یا غریب، اور اگر قربانی نذر ومنت کی نہ ہوتو غریب کے لئے اس عیب دار جانور کی قربانی کردینا کافی ہے اور امیر پر اس کی جگہ دوسرے بے عیب جانور کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۲)

☆......اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، مثلاً ٹانگ ٹوٹ گئی، یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۳)

عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا

شہروں میں جہاں عید کی نماز ہوتی ہے، وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا درست نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی دوبارہ کرنی لازم ہوگی، البتہ گاؤں جہاں پر عید کی نماز نہیں ہوتی ذبح کر سکتے ہیں۔(۴)

---

(۱) أیضاً

(۲) ولو اشتری رجل اضحیة وهی سمینة فعجفت عنده حتی صارت بحیث لو اشتراها علی هذه الحالة لم تجزئه إن کان موسرا ، وإن کان معسرا اجزأته إذ لا أضحیة فی ذمته ، فإن اشتراها للأضحیة فقد تعینت الشاة للأضحیة حتی لو کان الفقیر أوجب علی نفسه اضحیة لاتجوز هذه .عالمگیری ج:۵ص:۲۹۹ .بدائع ج:۵ص:۷۶ .فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. البحر ج:۸ص:۱۷۷.

(۳) ولو قدم اضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها مکانها أجزأه ، ج:۵ص:۲۹۹ .ط:رشیدیه.فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۵ .ط: رشیدیه. بدائع ج:۵ ص: ۷۶.البحر ج:۸ص:۱۷۷ ، ط:سعید.

(۴) قال رحمه الله :ولا یذبح قبل الصلوة ویذبح غیره یعنی لایجوز لاهل المصر ان یذبحوا الاضحیة قبل ان یصلوا صلوة العید ویجوز لاهل القری والبادیة ان یذبحوا بعد صلاة الفجر قبل ان یصلی الامام صلاة العید والاصل فی ذلک قوله ﷺ من ذبح قبل صلاة الامام فلیعد ذبیحته ومن ذبح بعد صلاة الامام فقد تم نسکه ، واصاب سنة المسلمین فقال صاحب النهایة :=

Brought To You By www.e-iqra.info

عید کی نماز مقدم ہے

نبی کریم ﷺ نے عید کی نماز کو مقدم کیا اور قربانی کو اس کے بعد کرنے کا حکم جاری فرمایا خواہ وہ مکہ میں ہو یا مدینہ میں یا دنیا کے کسی مقام میں۔(۱)

عید کے دن سال پورا ہوا

جو بکرا گذشتہ سال عید کے روز پیدا ہوا ہے اس کی قربانی امسال عید کے دوسرے دن کرنا جائز ہے، کیونکہ سال پورا ہو چکا ہے۔(۲)

عیسائی کا ذبیحہ

''یہود کا ذبیحہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

(غ)

غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا

کسی غریب نے جس پر قربانی واجب نہ تھی، محض اپنی خوشی سے قربانی کر دی، اور اس کے بعد قربانی کے ایام میں ہی وہ صاحب نصاب امیر بن گیا تو اب اس

= هذا يشير الى ماذكر في المبسوط حيث قال لايجزيه لعدم الشرط لا لعدم الوقت قال عليه السلام اول نسكنا في هذا اليوم الصلوة ثم الاضحية الخ البحر ج:۸ص:۱۷۵، ط: سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. فتح القدير ج:۸ص:۴۳۰. هنديه ج:۵ص:۲۹۵. شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۱) قال رسول الله ﷺ من كان ذبح قبل ان يصلي او نصلي فليذبح مكانها اخرى وفي رواية قال ﷺ يوم النحر ثم خطب ثم ذبح فقال من كان ذبح قبل ان يصلي فليذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله متفق عليه، مشكوة ج:۱ص:۱۲۹، ط:قديمي كتبخانه.

(۲) ذكر الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثنى منه ابن سنة ..... وذكر القدوري في شرحه مختصر الطحاوي ..... في الثني من الشاة والمعز ما تم له حول وطعن في السنة الثانية ، بدائع ج:۵ص:۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب. هنديه ج:۵ص:۲۹۷. الباب الخامس، ط: رشيديه. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۷، ط: سعيد. شامی ج:۶ص:۳۲۲ ط. سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

پر دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۱)

غریب قربانی کے ایام میں امیر ہوگیا

اگر کسی غریب آدمی کو ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے کہیں سے مال دستیاب ہوگیا اور وہ صاحب نصاب ہوگیا تو اس پر قربانی واجب ہوجائے گی۔(۲)

غریب نے جانور خریدا

اگر غریب آدمی نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہوگی۔(۳)

غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا

☆......اگر کوئی شخص غریب ہے، اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا ہے تو اس جانور کی قربانی اس پر واجب ہوجائے گی (۴)، لیکن اگر اس کا یہ جانور مرگیا یا گم ہوگیا تو یہ واجب ساقط ہوجائے گا، اس پر دوسری قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) وعلی هذا يخرج ما إذا لم يكن أهلا للوجوب في أول الوقت ثم صار أهلا في آخره بأن كان كافرا أو عبدا أو فقيرا أو مسافرا في أول الوقت ثم صار أهلا في آخره فإنه يجب عليه ... ولو ضحى في أول الوقت وهو فقير فعليه أن يعيد الأضحية وهو الصحيح، هنديه ج:۵ ص: ۲۹۳ البحر ج:۸ ص:۱۷۷ بدائع ج:۵ ص:۹۵

(۲) ولا يشترط أن يكون غنيا في جميع الوقت حتى لو كان فقيرا في أول الوقت ثم أيسر في آخره تجب عليه ،هنديه ج:۵ ص:۲۹۲، ط رشيديه ،بدائع ج:۵ ص:۶۴ .فصل اما شرائط الوجوب ،ط:سعيد.

(۳) والفقير شراؤها لها لوجوبها عليه حتى يمتنع عليه بيعها ، الدر مع الرد ج:۶ ص:۳۲۱. وفي الشامية :لأن شراءه يجري مجرى الإيجاب وهو النذر بالتضحية عرفا ،ج:۶ ص:۳۲۱.

(۴) أيضا

(۵) والفقير لو سرق شاته ولم يشتر اخرى ليس عليه اخرى والغني يجب عليه اخرى =

Brought To You By www.e-iqra.info

اور اگر غریب آدمی نے پہلا جانور گم ہونے کے بعد دوسرا جانور خرید لیا پھر پہلا بھی مل گیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ غریب آدمی قربانی کی نیت سے جتنے جانور خریدتا جائے گا سب کی قربانی واجب ہوتی جائے گی۔(۱)

غصب شدہ جانور کی قربانی

اگر کسی نے کسی کے جانور کو غصب کر کے قربان کر ڈالا تو قربانی ادا ہو جائیگی البتہ غاصب پر ضروری ہوگا کہ مالک کو جانور کی قیمت ادا کر دے۔(۲)

غلاظت کھانے والا جانور

جو جانور ناپاکی، غلاظت کھاتا ہے اس کے باندھنے (پابندر کھنے) سے پہلے اس کی قربانی جائز نہیں ہے، البتہ اگر چند روز کے لئے باندھ کر چارہ وغیرہ کھلایا جائے کھلا اور آزاد پھرنے نہ دیں تاکہ گندگی اور غلاظت میں منہ نہ ڈالے تو اس کی قربانی درست ہے، اگر اونٹ ہے تو چالیس روز، گائے بھینس بیل وغیرہ کو بیس روز اور بکرا بکری کو دس روز بندر کھ کر چارہ کھلایا جائے۔(۳)

= لان الوجوب علی الفقیر بالشراء والشراء یتناول حقه المعین فوجب التضحیة به، فسقط والواجب بهلاک المعین، خلاصة الفتاوی ج:۳ص:۳۱۸، البحر ج:۸ص:۱۷۵، ط:سعید

(۱) واذا اشتری الغنی اضحیة فضلت فاشتری اخری ثم وجد الاولی فی ایام النحر کان له ان یضحی بایهما شاء ولو کان معسرا فاشتری شاة واوجبها ثم وجد الاولی قالوا علیه ان یضحی بهما، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۴، ط:رشیدیه۔ البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۵۔ بدائع الصنائع ج:۵ص:۲۶، فصل اما کیفیة الوجوب، ط:سعید.

(۲) فی المنتقی لو غصب اضحیة غیره فذبحها عن نفسه وضمن القیمة لصاحبها اجزأه مامنع لانه ملکها بسابق الغصب، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۳، ط:رشیدیه، البحر ج:۸ ص:۱۷۹، بدائع ج:۵ص:۷۶، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب۔

(۳) ولا تجوز الجلالة وهی التی تاکل العذرة ولا تاکل غیرها فان کانت الجلالة ابلا تمسک اربعین یوما حتی یطیب لحمها والبقر یمسک عشرین یوما والغنم عشرة ایام، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه۔ البحر ج:۸ص:۱۷۹، ط:سعید، شامی ج:۶ص:۳۲۵، بدائع ج:۵ ص:۳۵ فصل اما بیان شرط حل الاکل، ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا

''کافر کو گوشت دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم کا ذبیحہ

ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا مسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے(۱) غیر مسلم اور غیر کتابی کا ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں۔(۲)

(ف)

فائدہ اٹھانا مکروہ ہے

قربانی کے جانور سے فائدہ اٹھانا مکروہ ہے، اور صحیح قول کے مطابق مالدار اور غریب اس حکم میں برابر ہیں۔(۳)

فساد ہو گیا

اگر کسی شہر میں فساد ہو گیا، اور نماز پڑھنا مشکل ہو گیا، اور لوگوں نے صبح صادق طلوع ہونے کے بعد ہی قربانی کر لی تو درست ہے۔(۴)

---

(۱) وحل ذبيحة مسلم وكتابي لقوله تعالى "وطعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم" والمراد به ذبائحهم لان مطلق الطعام غير المزكى يحل من اى كافر ولا فرق في الكتابي بين ان يكون ذميا او حربيا. البحر ج:۸ص:۱٦۸. هنديه ج:۵ص:۲۸۵. بدائع ج:۵ص:۴۵. شامی ج:٦ ص:۲۹۶.

(۲) لا مجوسي ووثني ومرتد ومحرم وتارك التسمية عمدا يعني لاتحل ذبيحة هولاء، شامی ج:٦ ص:۲۹۸. البحر ج:۸ص:۱٦۸، ط:سعيد. كتاب الذبائح. هنديه ج:۵ص: ۲۸۵. بدائع ج:۵ص:۴۵. فصل اما بيان شرط حل الاكل في الحيوان، ط:سعيد.

(۳) ولو اشترى شاة للاضحية يكره ان يحلبها او يجز صوفها فينتفع به لانه عينها للقربة فلايحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها. هنديه ج:۵ص:۳۰۰. ط: رشيديه. والصحيح ان الموسر والمعسر في حلبها وجز صوفها سواء. فتاوى هنديه ج: ۵ ص:۳۰۱. شامی ج:٦ ص:۳۲۹. البحر ج:۸ص:۱۷۸. بدائع ج:۵ص:۷۸. ط:سعيد.

(۴) وفي الواقعات لوان بلدة وقعت فيها فترة ولم يبق فيها وال ليصلي بهم صلاة العيد، فضحوا بعد طلوع الفجر جاز وهو المختار لان البلدة صارت في حق هذا الحكم كالسواد =

Brought To You By www.e-iqra.info

فقیر آخری وقت میں مالدار ہوگیا

اگر کسی فقیر نے اول وقت میں اپنی خوشی سے قربانی کی پھر آخری وقت میں مالدار ہوگیا۔ تو اس پر دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۱)

فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا

اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس سے بھی قربانی ضروری اور واجب ہو جاتی ہے۔ (۲)

(ق)

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے

ہر سال صاحب استطاعت مسلمانوں پر جانور کی قربانی کرنا جو واجب ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، اس لئے جانور ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کر دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار پر عمل نہیں ہوگا۔ (۳)

= وعلیه الفتوی هندیه ج: ۵ ص:۲۹۵ ط:رشیدیه . البحر ج:۸ص:۱۷۲ . بدائع ج:۵ ص:۶۴ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ، ط:سعید.

(۱) ولو ضحی فی اول الوقت وهو فقیر ثم ایسر فی آخر الوقت فعلیه ان یعید الاضحیة عندنا ، بدائع ج:۵ص:۶۵ فصل اما کیفیة الوجوب . عالمگیری ج:۵ص:۲۹۳ ، کیفیة الوجوب . البحر ج:۸ص:۱۷۴ ، کتاب الاضحیة . شامی ج:۶ص:۳۱۹ ، کتاب الاضحیة . ط:سعید.

(۲) فلو قال کلامانفسیا لله علی ان اضحی بهذه الشاة فاشتری شاة بنیة الاضحیة وان المشتری غنیا لاتصیر واجبة ...... وان کان فقیرا فی ظاهر الروایة تصیر واجبة بنفس الشراء ، هندیه ج:۵ص:۲۹۴ . ط:رشیدیه . شامی ج:۶ص:۳۲۰ . البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۵ . ط: سعید.

(۳) وعن زید بن ارقم قال قال رسول الله ﷺ یارسول الله ماهذه الاضاحی قال سنة ابیکم ابراهیم علیه السلام قالوا فما لنا یارسول الله قال بکل شعرة حسنة رواه احمد وابن ماجه ، مشکوة ص:۱۲۹ . قدیمی کتبخانه . ای طریقته التی امرنا باتباعها قال تعالی ان اتبع =

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی اور صدقہ میں فرق ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کا اصل مقصد جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، چنانچہ اس سے انسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور یہی بات قربانی کی روح ہے، تو یہ روح صدقہ سے حاصل نہیں ہوسکتی، کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی روح مال دینا ہے۔

پھر قربانی کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا کوئی دن متعین نہیں مگر قربانی کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے، اور اس کا نام بھی یوم النحر اور عید الاضحیٰ یعنی قربانی کا دن رکھا گیا ہے۔(۱)

قربانی ایک اہم عبادت

قربانی ایک اہم عبادت اور اسلام کے شعائر میں سے ہے، جاہلیت کے زمانہ میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے، اسی طرح آج تک دوسرے مذاہب میں بھی قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے، بتوں کے نام پر، یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔(۲)

= ملة ابراهيم حنيفا فهى من الشرائع القديمة التى قررتها شريعتنا، مرقاة المفاتيح ج:۳ ص: ۳۱۴، باب الاضحية ـ الفصل الثالث ط: امداديه ـ وانما الذى يجب على الغني دون الفقير فلما يجب من غير نذر ولا شراء للاضحية بل شكرا لنعمة الحياة واحياء لميراث الخليل عليه الصلاة والسلام حين امره الله تعالى عز اسمه بذبح الكبش فى هذه الايام فداء عن ولده ومطيه على الصراط ومغفرة للذنوب و تكفيرا للخطايا الخ بدائع ج:۵ ص:۶۲ ـ فتجب التضحية اى اراقة الدم من النعم قال فى الجوهرة والدليل على انها الاراقة لو تصدق بعين الحيوان لم يجز والتصدق بلحمها بعد الذبح مستحب وليس بواجب شامى ج:۶ ص: ۳۱۳ـ بدائع ج:۵ ص:۶۶ ـ فصل اما كيفية الوجوب.

(۱) خطبات حكيم الاسلام ج: ۲ ص: ۳۴۶ سنت حضرت خليل، كتبخانه مجيديه ملتان ـ

(۲) احكام و تاريخ قربانى مصنفه مفتى محمد شفيع صاحبؒ ص: ۳۳ ـ ط: ادارة المعارف.

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی تین دن تک ہوتی ہے

قربانی ذی الحجہ کی دس تاریخ سے بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک صحیح ہوتی ہے، تیرھویں تاریخ کو قربانی صحیح نہیں ہوتی۔(۱)

قربانی دوسری جگہ کرنا

مسئلہ..... اگر ایک ملک والے دوسرے ملک میں قربانی کریں تو درست ہے شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور خود پسند کرے، اس کی خدمت کرکے محبت کا تعلق پیدا کرے، کیونکہ یہ ایک بڑے ثواب کا ذریعہ بننے والا ہے یہی نہیں بلکہ اولاد کی قربانی کے قائم مقام ہے(۲)، اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود ذبح نہ کر سکے تو ذبح کے وقت خود حاضر رہے، (۳) اور مستحب یہ ہے کہ اپنی قربانی میں سے کھائے، ہو سکے تو عید کے مبارک دن میں کھانے کی ابتداء اپنی قربانی کے گوشت سے کرے، اور پڑوسی، عزیز و اقارب نیز غریبوں اور رشتہ داروں کو کھلائے دوسری جگہوں پر قربانی کرانے سے ان تمام برکتوں

---

(۱) قال مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال: الأضحی یومان بعد یوم الاضحی، وقال مالک: انہ بلغہ عن علی بن ابی طالب مثل ذلک، موطامالک ج:۲ص:۴۹۷، ط:میر محمد کتبخانہ. وفی شرح التنویر: ثلاثۃ اوسبع بدنۃ فجر یوم النحر الی آخر ایامہ، وھی ثلاثۃ افضلھا اولھا، الدرمع الرد، کتاب الاضاحی ج:۶ص:۳۱۵، بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما الذی یرجع الی وقت التضحیۃ، ط: سعید ھندیہ ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیۃ، ط: رشیدیہ. البحر ج:۸ص:۱۷۴، کتاب الاضحیۃ، ط: سعید.

(۲) ان الرجل اذا کان فی مصر واھلہ فی مصر آخر فکتب الیھم لیضحوا عنہ فانہ یعتبر مکان التضحیۃ فینبغی ان یضحوا عنہ بعد فراغ الامام من صلاتہ فی المصر الذی یضحی عنہ فیہ، ھندیہ ج:۵ ص:۲۹۶، الباب الرابع البحر ج:۸ص:۱۷۵، بدائع ج:۵ ص:۷۳، فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب.

(۳) والافضل ان یذبح اضحیتہ بیدہ ان کان یحسن الذبح لان الاولی فی القربات ان یتولی بنفسہ وان کان لا یحسنہ فالافضل ان یستعین بغیرہ ولکن ینبغی ان یشھدھا بنفسہ، ھندیہ ج:۵ ص:۳۰۰، الباب الخامس. بدائع ج:۵ص:۷۹، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیۃ ط: سعید. البحر ج:۸ص:۱۷۹، ط: سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

سے محروم ہو جاتا ہے، ہاں اگر کسی عذر یا شرعی مصلحت کی بناپر دوسری جگہ یا دوسرے ملک میں قربانی کرائی جائے تو نہ صرف پورا ثواب ملے گا بلکہ زیادہ ثواب ملنے کی امید ہے، مثلاً دوسرے ملک میں رشتہ داروں کا حق ادا کرنے کے لئے قربانی کا انتظام کرنا یا وہاں کے لوگ زیادہ غریب اور محتاج ہیں ایک ایک نوالے کے محتاج ہیں جیسا کہ موجودہ زمانہ میں افغانستان اور افریقہ کے بعض ممالک ہیں تو وہاں قربانی کرانے کیلئے پیسہ بھیج دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

قربانی کا جانور فروخت کرنا

قربانی کے لئے جانور خریدنے کے بعد اس کو فروخت کرنا مناسب نہیں ہے، تاہم اگر فروخت کر کے دوسرا کم قیمت کا خریدا ہے تو اس میں جو نفع ہوا ہے وہ نفع صدقہ کر دینا ضروری ہے۔(۲)

قربانی کا جانور گم ہو گیا

☆.....اگر کسی آدمی پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا، پھر وہ جانور گم ہو گیا تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره والافضل ان یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لاقاربه واصدقائه ویدخر الثلث ویطعم الغنی والفقیر جمیعا فتاوی هندیه، ج: ۵ ص: ۳۰۰، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ،ط: رشیدیه ،فتح القدیر ج:۸ص: ۴۳۶، ط: رشیدیه، البحر ج:۸ص:۱۷۸، بدائع ج:۵ص: ۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة.

(۲) ولو باع الاضحیة جاز ویشتری بقیمتها اخری ویتصدق بفضل ما بین القیمتین فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۲، الباب السادس فی بیان مایستحب فی الاضحیة ،ط: رشیدیه ، البحر ج:۸ص:۱۷۵.

(۳) (قوله فعلی الغنی غیرها لاالفقیر) ای ولو کانت المیتة منذورة بعینها لما فی البدائع ان المنذورة لو هلکت اوضاعت وتسقط التضحیة بسبب النذر، غیرانه ان کان موسرا تلزمه اخری بایجاب الشرع ابتداء لابالنذر شامی ج:۶ص:۳۲۵، کتاب الاضحیة . البحر الرائق ج: ۸ص: ۱۷۵، کتاب الاضحیة ط: سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

☆..... اگر دوسرے جانور کی قربانی کرنے کے بعد قربانی کے ایام میں پہلا جانور مل گیا تو اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں ہے، البتہ اس کی بھی قربانی کرنا بہتر ہے۔(۱)

☆..... اگر یہ آدمی غریب ہے، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا اور وہ گم ہوگیا پھر اس نے دوسرا جانور لیکر قربانی کی اور قربانی کے ایام میں گم شدہ جانور بھی مل گیا تو اس صورت میں گم شدہ جانور کو بھی قربانی کرنا لازم ہوگا، کیونکہ غریب آدمی جب کوئی جانور قربانی کی نیت سے خریدتا ہے تو نذر کے حکم میں ہوجاتا ہے، اور نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔(۲)

قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں

قربانی کا جانور خواہ پہلے سے متعین کرلیا جائے، خواہ قربانی کے ایام میں خرید لیا جائے دونوں صورتیں درست ہیں، لیکن اگر قربانی کے لئے جانور متعین کرنے والا یا قربانی کی نیت سے خریدنے والا صاحب نصاب نہیں، تو اس پر اسی جانور کی قربانی کرنا واجب ہوجاتا ہے، اور اگر وہ صاحب نصاب ہے اور قربانی کے دنوں سے پہلے اس نے جانور خریدا اور اسے بطور نذر قربانی کے لئے متعین کرلیا تو اس پر بھی اسی جانور کی قربانی واجب ہوگی، اور نصاب کی وجہ سے دوسری قربانی واجب ہوگی، اور اگر بطور نذر تعین نہ کیا تو اس کے ذمہ صرف ایک قربانی واجب رہے گی، اور اس جانور کی قربانی سے قربانی کی ذمہ داری ساقط ہوجائے گی۔(۳)

---

(۱) ولو ان المشتری الغنی اضحیة فضلت فاشتری اخری ثم وجد الاولی فی ایام النحر کان له ان یضحی بایتهما شاء، البحر ج:۸ ص:۱۷۵۔ فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۴، ط: رشیدیه۔ فالافضل ان یضحی بهما فان ضحی بالاولی اجزأه ولا تلزمه التضحیة بالاخری، بدائع ج:۵ ص:۶۶، ط: سعید۔

(۲) ولو کان معسرا فاشتری شاة ولوجبها ثم وجد الاولی قالوا علیه ان یضحی بهما، هندیه، ج:۵ ص:۲۹۴۔ الباب الثانی بدائع ج:۵ ص:۶۶، فصل فی کیفیة الوجوب، البحر ج:۸ ص:۱۷۵، ط: سعید

(۳) ولو نذر ان یضحی شاة وذلک فی ایام النحر وهو موسر فعلیه ان یضحی بشاتین عندنا شاة بالنذر وشاة بایجاب الشرع ابتداء الا اذا عنی به الاخبار عن الواجب علیه فلا یلزمه الا واحدة =

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا

اللہ تبارک وتعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم خواب میں دیا اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالی کا اصل مقصود بیٹے کو ذبح کرانا نہیں تھا، بلکہ باپ بیٹوں کا امتحان ہی لینا مقصود تھا، اس لئے صریح اور واضح الفاظ میں ذبح کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ وہ ذبح کررہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے وہ عمل مکمل کردیا، جس کو خواب میں دیکھا تھا، غیبی آواز نے ان کو امتحان میں کامیابی کی خوش خبری سنادی۔(۱)

قربانی کا حکم عام ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کارناموں میں سے جو چیزیں کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص تھیں وہ صرف حجاج پر لازم کی گئیں، جو اس مقام پر پہنچ کر انجام دیتے ہیں جیسے منی میں تینوں شیطانوں پر کنکریاں مارنا اور صفا ومروہ کے درمیان دوڑنا اور سعی کے سات چکر لگانا، اور جو عمل اس خاص جگہ سے تعلق نہیں رکھتا ہر جگہ کیا جاسکتا ہے جیسے جانور کی قربانی، اس کو تمام امت کے لئے عام حکم کے ساتھ واجب اور لازم قرار دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ اور تمام صحابہ، تابعین بشمول تمام امت ہر خطے اور ہر ملک اور ہر جگہ اس واجب کی تعمیل کرتے رہے، اور اس کو نہ صرف واجبات اسلامی میں سے ایک واجب قرار دیا گیا بلکہ شعائر اسلام میں داخل سمجھا گیا ہے، والبدن جعلناها

= . وکذا لو کان معسرا ثم ایسر فی ایام النحر لزمه شاتان ، شامی ج:٦ ص:٣٢٠، ٣٢٢. بدائع ج:٥ ص:٦٣. فصل اما شرائط الوجوب ، ط: سعید. اما الذی یجب علی الغنی والفقیر فالمنذور به...... یستوی فیه الغنی والفقیر ... (قوله ولو فقیرا) لان الفقیر اذا اشتراها له یلزمه التصدق بعینها بلا نذر شامی ج:٦ ص:٣٢٠. ط: سعید.

(۱) احکام وتاریخ قربانی، مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب ص:۱۸، ادارۃ المعارف ، کراچی.

Brought To You By www.e-iqra.info

لکم من شعائر اللّٰہ لکم فیھا خیر۔سورہ حج آیت: ۳۶.(۱)

قربانی کا سبق

ہر سال قربانی سے یہ سبق دیا جاتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردینا ضروری ہے ورنہ ایمان کامل نہیں ہوگا اور غلامیت اور عبدیت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (۲)

قربانی کا گوشت بدلے میں دینا

کھانے کے چیز کے علاوہ کسی دوسری چیز کے بدلے میں قربانی کا گوشت دینا یا فروخت کرنا یا قصائی اور ملازم کی اجرت میں دینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کی مقدار پیسے صدقہ کردے۔(۳)

قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا

قربانی کا گوشت پکانے کے بعد نوکر کو کھلانا جائز ہے، کیونکہ گوشت پکانے کے

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع ص: ۲۳.ط:ادارۃ المعارف.

(۲)احکام و تاریخ قربانی ص: ۲۲.ط:ادارۃ المعارف.

(۳) (الفروع) في القنية: اشتری بلحمها ماکولا فاکله لم یجب علیه التصدق بقیمته استحسانا، شامی ج:۶ ص:۳۲۸.ط:سعید. ولایحل بیع شحمها واطرافها ورأسها وصوفها ووبرها وشعرها و لبنها الذی یحلبه منها بعد ذبحها بشیٔ لایمکن الانتفاع به ...... ولایعطی اجر الجزار والذابح منها فان باع شیئا من ذلک بما ذکرنا نفذ عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما اللّٰہ تعالی، وعند ابی یوسف رحمه اللّٰہ تعالی لاینفذ لما ذکرنا ویتصدق بثمنه. واللحم بمنزلة الجلد في الصحیح حتی لایبیعه بما لاینتفع به الابعد الاستهلاک ولو باعها بالدراهم یتصدق بها جاز لانه قربة کالتصدق ،بدائع ج:۵ ص:۸۱،فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة. فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۱.ط:رشیدیه. شامی ج:۶ ص:۳۲۹.فتح القدیر ج:۸ ص:۴۳۷.ط:رشیدیه. البحر ج:۸ ص:۱۷۸.ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

بعد قربانی کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔(۱)

قربانی کا وقت

☆...... قربانی کا وقت: شہر ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کی نماز کے بعد سے بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے، جس دن بھی چاہے قربانی کرے قربانی صحیح ہو جائے گی، لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہترین دن بقرہ عید کا پہلا دن ہے، پھر دوسرا دن پھر آخری دن۔(۲)

قربانی کا وقت دیہات میں: (جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں ہے) صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے قربانی کرنا جائز ہے۔(۳)

☆...... جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرے(۴)، اگر کسی نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی کی ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا اس پر نماز کے بعد دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۵)

---

(۱) واذا ذبحها في وقتها جازله ان يحلب لبنها ... وينتفع به لان القربة اقيمت بالذبح و الانتفاع بعد اقامة القربة مطلق كالاكل ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۱، ط:رشيديه .شامى ج: ۶ ص:۳۲۹،ط:سعيد. البحر ج:۸ص:۱۷۹،ط:سعيد. فتح القدير ج: ۸ص:۴۳۷،ط: رشيديه.

(۲) وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشر والحادى عشر والثاني عشر اولها افضلها و آخرها ادونها ويجوز في نهارها وليلها بعدطلوع الفجرمن يوم النحرالى غروب الشمس من اليوم الثاني عشر .فتح القدير ج:۸ص:۴۳۲،ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:۲۵، فصل اماوقت الوجوب،ط: سعيد. شامى ج:۶ص:۳۱۸.

(۳) والوقت المستحب للتضحية في حق اهل السواد بعد طلوع الشمس . هنديه ج:۵ ص: ۲۹۵ .ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۳،شامى ج:۶ص:۳۱۸،البحر ج: ۸ص:۱۷۵ . ط: سعيد.

(۴) والوقت المستحب في حق اهل المصر بعد الخطبة ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵ . فتح القدير ج:۸ص:۴۳۲. بدائع ج:۵ص:۷۳، ط:سعيد. شامى ج:۶ص:۳۱۸.

(۵) ولو ذبح والامام في خلال الصلوة لاتجزء وكذا اذا ضحى قبل ان يقعد قدرالتشهد ، فتاوى هنديه الباب الثالث في وقت الاضحية ج:۵ص:۲۹۵ . ط:رشيديه . بدائع ج:۵ ص: ۷۳، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ،ط:سعيد. البحر ج:۸ص:۱۷۵.

Brought To You By www.e-iqra.info

☆......اگر کوئی شہر یا قصبہ میں رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی بقرعید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے، اگر وہ خود شہر ہی میں موجود ہو، لیکن جب قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دیا تو نماز سے پہلے صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے، ذبح ہونے کے بعد اس کو منگوا لے اور گوشت کھا لے۔(۱)

☆......بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج غروب ہوگیا تو اب قربانی درست نہیں، اب صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......دسویں سے بارہویں تاریخ تک دن اور رات میں جب بھی چاہے قربانی کرسکتا ہے البتہ دن میں زیادہ بہتر ہے، رات میں منع نہیں ہے۔(۳)

☆......پورے شہر میں کسی مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہوگئی تو اس وقت قربانی کرنا جائز ہے، خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں۔(۴)

☆......اگر کسی وجہ سے عید کی نماز دسویں تاریخ کو نہیں پڑھی گئی تو اس روز زوال کے بعد جانور ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۵)

---

(۱) وحیلة المصری اذا اراد التعجیل ان یبعث بها الی خارج المصرفی موضع یجوز للمسافران یقصرفیضحی فیه کما طلع الفجرلان وقتها من طلوع الفجر،البحر ج:۸ص: ۱۷۵،ط:سعید. شامی ج:۶ ص:۳۱۸،هندیه ج:۵ص:۲۹۷،فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۱، ط: رشیدیه.

(۲) وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشر والحادی عشروالثانی عشر...... بعد طلوع الفجرمن یوم النحرالی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر......فان اخرفالمستحب ان لایاکل منه و یتصدق بالکل ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵،الباب الثالث، ط:رشیدیه .

(۳) وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشروالحادی عشروالثانی عشراولها افضلها وآخرها ادونها ویجوزفی نهارها ولیلها بعد طلوع الفجرمن یوم النحرالی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر، هندیه ج:۵ص:۲۹۵، ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۶۵،فصل اما وقت الوجوب. شامی ج:۶ ص:۳۱۸، فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۳،ط:رشیدیه.

(۴) اذا استخلف الامام من یصلی بالضعفة فی المسجد الجامع وخرج بنفسه الی الجبانة مع الاقویاء فضحی رجل بعد ماانصرف اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبانة فی الاستحسان تجوز،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۳،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب،ط:رشیدیه. البحر ج:۸ص:۱۷۵.

(۵) اذاترک الصلوة یوم النحربعذراوبغیر عذرلاتجوز الاضحیة حتی تزول الشمس، =

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو

☆.....قربانی کرتے وقت جو بھی نقص جانور میں پیدا ہو، اس کا اعتبار نہیں، قربانی درست ہے۔(۱)

☆.....اگر قربانی کے لئے جانور کو لٹایا، اور چھری پھیرنے سے پہلے اس کی آنکھ خود بخود نکل آئی تو اس کی قربانی درست ہے۔ عنایہ علی فتح القدیر۔ ج:۸ ص:۴۳۵۔(۲)

قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں

اگر قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور قربانی کا جانور دوسرے ملک میں تو اس صورت میں جانور اور قربانی کرنے والے دونوں کا اعتبار کیا جائے گا یعنی دونوں کے اعتبار سے عید کے جو مشترکہ دن ہوں گے ان میں قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

مثلاً ایک شخص سعودی عرب میں رہتا ہے وہ اپنی قربانی پاکستان میں کرنا چاہتا ہے، تو جانور پاکستان میں اور قربانی کرنے والا سعودی عرب میں عام طور پر سعودی عرب میں قربانی کا دن ایک دن پہلے ہوتا ہے اور پاکستان میں ایک دن بعد تو ایسی صورت میں

= فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحية، ط:رشيديه.

(۱) ولو قدم اضحية ليذبحها فاضطربت في المكان الذي يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها اجزأه، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۹. ط:رشيديه. البحر ج:۸ص:۱۷۷. فتح القدير ج:۸ص:۴۳۵. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۶. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط:سعيد.

(۲) وكذلك ان انفلتت عنه البقرة فاصيبت عينها فذهبت والقياس أن لاتجوز ... وجه الاستحسان ان هذا مما لايمكن الاحتراز عنه لان الشاة تضطرب فتلحقها العيوب من اضطرابها. هنديه ج:۵ص:۲۹۹، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه.
بدائع ج: ۵ص:۷۶.

(۳) وروی عنهما ايضا ان الرجل اذا كان في مصر واهله في مصر آخر فكتب اليهم ليضحوا عنه فانه يعتبر مكان الضحية فينبغي ان يضحوا عنه بعد فراغ الامام من صلاته في المصر الذي يضحي عنه فيه وعن ابي الحسن انه لايجوز حتى في المصرين جميعا. فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۶، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان ،ط:رشيديه. بدائع ج:۵ ص:۷۴. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی کے مشترکہ ایام پاکستان کا پہلا اور دوسرا دن ہے لہذا پاکستان میں قربانی کی جانور کو پہلے یا دوسرے دن ذبح کیا جائے ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی ،مثلا پاکستان میں نویں ذی الحجہ کو یا بارہویں ذی الحجہ کو ذبح کریں گے تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہوگیا

☆...... اگر قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کا انتقال ہوگیا تو قربانی ساقط ہوجائے گی ، بشرطیکہ آدمی غنی مالدار ہو فقیر نہ ہو(۱)، البتہ اگر ورثاء بالغ ہیں سب خوشی سے میت کی جانب سے قربانی کردیں گے تو بہتر ہوگا۔(۲)

☆...... اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے، اور قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا ہے، تو قربانی ساقط نہیں ہوگی، وارثوں کے لئے اس جانور کو ذبح کردینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولومات الموسرفی ایام النحرقبل أن یضحی سقطت عنه الاضحیة ، هندیه ج:۵ ص:۲۹۳، کتاب الاضحیة. بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب ط:سعید. ولو کان موسرا فی ایام النحرفلم یضح حتی مات قبل مضی ایام النحرسقطت عنه الاضحیة حتی لایجب علیه الایصاء ،هندیه ج:۵ص:۲۹۷ .الباب الرابع ط:رشیدیه.

(۲،۱) وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، البحرج:۸ص:۱۷۸ . الدرمع الردج:۶ ص:۳۲۶، ط: سعید. وقال الورثة ای الکبارمنهم نهایه هذا وجه الاستحسان قال فی البدائع ؛ لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه ، ردالمحتارج:۶ ص: ۳۲۶ ، ط:سعید. بدائع ج:۵ص: ۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳)ان الشراء من الفقیر للأضحیة بمنزلة النذر،بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۲ ،فصل اما کیفیة الوجوب ،ط:سعید. البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵ فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۵، الباب الثامن .

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے

☆......جس آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہے، اس کیلئے مستحب ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے آغاز سے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہ کر لے اپنے جسم کے کسی عضو و جزء سے بال و ناخن صاف نہ کرے، کیونکہ قربانی کرنے والا اپنی جان کے فدیہ میں قربانی کرتا ہے اور قربانی کے جانور کا ہر جزو قربانی کرنے والے کے جسم کے ہر جزو کا بدلہ ہے، جسم کا کوئی جزء نزول رحمت کے وقت غائب ہونے کی صورت میں قربانی کی رحمت سے محروم رہنے کے مترادف ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حکم دیا ہے لیکن چالیس دن سے زائد مدت ہونے کی صورت میں ناخن کاٹنا اور بال صاف کرنا لازم ہوگا۔(۱)

قربانی کس پر واجب ہے

☆......قربانی ہر اس عاقل بالغ مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے۔

یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں یا ضرورت

---

(۱) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحى فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلاياخذن شعرا ولايقلمن ظفرا وفي رواية من راى ذى الحجة واراد ان يضحى فلاياخذن من شعره ولامن اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائي ، ج:۲ص:۱۰۲، ط: قديمى كتبخانه. مشكوة ص:۱۲۷،ط: قديمى كتبخانه. وظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابى حنيفة والاولى ان يقال المضحى يرى نفسه مستوجبة العقاب وهو القتل ولم يؤذن فيه ففداه بالاضحية وصار كل جزء منهما فداء كل جزء منه فلذلك نهى عن مس الشعر والبشر لئلا يفقد من ذلك قسط ما عند تنزل الرحمة و فيضان النور الالهى ليتم له الفضائل ويتنزه عن النقائص ، مرقاة المفاتيح باب الاضحية ، ج: ۳ ص:۳۰۲، ط:امداديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

سے زائد گھریلو سامان ہو جسکی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو یا مال تجارت، شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

☆......قربانی واجب ہونے کیلئے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گذرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں، ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے مالک ہوجائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۲)

☆......قربانی کے تین دنوں میں سے آخری دن بھی کسی صورت سے نصاب کے برابر مال یا ضرورت سے زائد سامان کا مالک ہوجائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۳)

☆......جس کے پاس رہائش کے مکان کے علاوہ زائد مکان موجود ہے، خواہ تجارت کیلئے ہو یا نہ ہو، ضروری مکان کیلئے پلاٹ کے علاوہ پلاٹ ہیں، ضروری سواری کے علاوہ دوسری گاڑیاں ہیں، تو یہ شخص قربانی کے حق میں صاحب نصاب ہے، اس پر قربانی واجب ہے۔(۴)

☆......تجارتی سامان خواہ کوئی بھی چیز ہو اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی

---

(۱) وشرائطها اى شرائط وجوبها الاسلام والاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر ولم يذكر العقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف والمرأة موسرة بالمعجل لو الزوج مليا وبالمؤجل لا، بان ملك مائتى درهم او عرضا يساويها غير مسكنه وثياب اللبس او متاع يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ولو له عقار يستغله فقيل تلزم لو قيمته نصابا فمتى فضل نصاب تلزمه ولو العقار وقفا فان وجب له فى ايامها نصاب تلزم وصاحب الثياب الاربعة لو ساوى الرابع نصابا غنى وثلاثة فلا. ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۲، كتاب الاضحية. فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۲، كتاب الاضحية، ط:رشيديه. بدائع ج:۵ ص:۶۳، فصل فى شرائط الوجوب، ط:سعيد. البحر ج:۸ ص:۱۷۳.

(۲) ولا يشترط ان يكون غنيا فى جميع الوقت حتى لو كان فقيرا فى اول الوقت ثم ايسر فى آخره تجب عليه. فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۲، الباب الاول، ط:رشيديه. بدائع ج:۵ ص:۶۴.

(۳) ان الاضحية لها وقت مقدر كالصلوة والصوم وغيرها فالوجوب فى آخره من كان غنيا آخره تلزمه. ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۵، ط:سعيد. بدائع ج:۵ ص:۶۵، ط:سعيد.

(۴) فان كان لها ثلاثة بيوت وقيمة الثالث مائتا درهم فعليه الاضحية وكذا الفرس الثالث فان له فرسان او حماران ان احدهما يساوى مائتين فهو نصاب. هنديه ج:۵ ص:۲۹۳، ر.

Brought To You By www.e-iqra.info

قیمت کے برابر ہیں اسکے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

قربانی کی حقیقت

اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہ تھی کہ بندہ خود اپنی جان کو اللہ تعالی کے حضور میں پیش کرتا مگر اللہ تعالی کی رحمت دیکھئے ان کو یہ گوارا نہ ہوا، اس لئے اللہ تعالی نے یہ حکم دیا کہ تم جانور ذبح کر دو، ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے خود اپنے آپ کو قربان کر دیا۔(۲)

قربانی کی قضاء

☆.....اگر قربانی کے دن گذر گئے اور ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہیں کر سکا تو قربانی کی قیمت فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کر دینے سے قربانی کا واجب ادا نہیں ہوگا، اور وہ آدمی گنہگار ہوگا، کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے، جیسے نماز پڑھنے سے روزہ اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی، زکوۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا، ایسا ہی صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی۔(۳)

☆.....اگر کسی شخص نے قربانیاں اکثر سال نہ کی ہوں، اور اس پر قربانی واجب تھی اب وہ شخص ہر ایک سال کی قربانی کے عوض ایک حصہ قربانی کی قیمت صدقہ کرے۔(۴)

=الباب الاول، کتاب الاضحية.

(۱) يجب ربع العشر في عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما، البحر ج:۲ ص:۲۲۸ ط:سعيد،شامي ج:۲ص:۲۹۸،بدائع ج:۲ص:۲۰ ط:سعيد.

(۲) خطبات حكيم الاسلام ج:۲ ص:۲۲۳، كتب خانه مجيديه ملتان. احكام وتاريخ قرباني مفتي محمد شفيعؒ ص:۲۲،ط:ادارة المعارف.

(۳،۴) ومنها انها تقضي اذا فاتت عن وقتها ثم قضاءها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة فان كان قد اوجب التضحية على نفسه شاة بعينها فلم يضحها حتى مضت ايام النحر فيتصدق بعينها سواء كان موسرا او معسرا وكذا اذا اشترى شاة ليضحي بها فلم يضح حتى مضى الوقت، فتاوى هنديه ج:۱ ص:۲۹۴، كتاب الاضحية، الباب الاول. ط:رشيديه،مريضا ج:۵ ص:۲۹۶،شامي ج:۶ص:۳۲۰،بدائع ج:۵ ص:۶۸،فصل اما كيفية الوجوب.

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی کی نذر ماننی

اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی ہے، تو نذر کی وجہ سے قربانی واجب ہو جاتی ہے خواہ نذر ماننے والا فقیر ہو یا مالدار، دونوں پر قربانی واجب ہو جائے گی۔(۱)

قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے

قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کر کے قربانی کرنا ضروری ہے، اس کے بدلہ میں رقم صدقہ کرنا، حج کرانا، کسی غریب کو امداد کر دینا کافی نہیں (۲)، ان چیزوں کے کرنے سے الگ ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا (۳) اور قربانی کے ایام گذر جانے کی صورت میں قربانی کے ایک حصے کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۴)

قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا

قربانی کرنے سے پہلے بال کاٹ کر اور دودھ دوہکر خود استعمال نہ کرے بلکہ

---

(۱) قال فی البدائع اما الذی یجب علی الغنی والفقیر فالمنذور به ان قال لله علی ان اضحی شاة فتلزم بالنذر کسائر القرب والوجوب بالنذر یستوی فیه الغنی والفقیر بدائع ج:۵ ص:۶۲. ردالمحتار ج:۲ ص:۳۲۰، ط:سعید.

(۲) منها انها تجب فی وقتها وجوبا موسعا فی جملة الوقت من غیر عین ففی ای وقت ضحی من علیه الواجب کان مؤدیا للواجب سواء کان فی اول الوقت اوفی وسطه او آخره. فتاوی هندیه ج:۱ ص:۲۹۳، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب .

(۳) ومنها انه لایقوم غیرها مقامها فی الوقت حتی لو تصدق بعین الشاة اوقیمتها فی الوقت لایجزئه عن الاضحیة ، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۳، کتاب الاضحیة الباب الاول فی تفسیرها ورکنها الخ ،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ ص:۶۶ .شامی ج:۲ ص:۳۱۲.

(۴) ولو ترکت التضحیة ومضت ایامها تصدق بها حیة وان تصدق بقیمتها اجزأه ایضا لان الواجب هنا التصدق بعینها وهذا مثله فیما هو المقصود، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۰. بدائع ج:۵ ص:۶۸. فصل اما کیفیة الوجوب ،ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

صدقہ کردینا لازم ہے، البتہ قربانی کے بعد کٹے ہوئے بال اور تھن میں سے نکلا ہوا دودھ استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ جانور کے ذبح کرنے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہوگیا، ذبح کرنے کے بعد جس طرح اس کا گوشت استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح بال، دودھ، اور چمڑا وغیرہ بھی خود استعمال کرنا جائز ہے۔(۱)

قربانی نہ کرنے پر وعید

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس گنجائش ہو، اور وہ اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔(۲)

قربانی کی نیت

قربانی کی نیت دل سے کرنا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں (۳)، البتہ ذبح کرتے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱) ولو حلب اللبن قبل الذبح أوجز صوفها يتصدق به، ولاينتفع به كذا في الظهيرية، وإذا ذبحها في وقتها جازله أن يحلب لبنها ويجز صوفها وينتفع به؛لأن القربة اقيمت بالذبح والانتفاع بعد اقامة القربة مطلق كالأكل كذا في المحيط ،هنديه ج:۵ص:۳۰۱، الباب السادس، ط:رشيديه. بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد. البحر ج:۸ص:۱۷۸، كتاب الاضحية ،ط:سعيد شامی ج:۶ص:۳۲۹، ط:سعيد. تكمله فتح القدير ج:۸ص:۴۳۷، كتاب الاضحية ،ط:رشيديه.

(۲) عن ابی هريرةؓ مرفوعا ،رواه ابن ماجة ص:۲۲۶، باب الاضاحی واجبة هی ام لا، ط: قديمی كتبخانه. كنزالعمال ج:۵ص:۱۰۷، رقم الحديث: ۱۲۲۶۱، ط:مؤسسة الرسالة.

(۳) عن محمد في المنتقى اذا اشترى شاة ليضحي بها واضمرنية التضحية عند الشراء تصير اضحية، فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۴، الباب الثانی ،ط:رشيديه.

(۴) قال البقالی المستحب ان يقوم بسم الله الله اكبربدون الواو، فتاوی هنديه ج:۵ ص: ۲۸۸، كتاب الذبائح،الباب الاول. البحر ج:۸ ص:۱۶۵، شامی ج:۶ص:۳۰۱،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی کی نیت سے جانور خریدا

اگر صاحب نصاب آدمی نے کسی جانور کو اس نیت سے خریدا کہ میں اس کو قربانی کے دنوں واجب قربانی میں ذبح کروں گا، تو اس آدمی کے لئے اس جانور کی قربانی واجب نہیں، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کو ذبح کرنا بھی کافی ہوگا البتہ اس جانور کو بلاضرورت بدلنا مکروہ ہے(۱)، اور اگر کسی ضرورت سے تبدیلی کی جائے مثلاً وہ جانور ایسا عیب دار ہو جائے کہ اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی ہے تو اس کی تبدیلی لازم ہوگی، ورنہ عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی ساقط نہیں ہوگی۔(۲)

قربانی کے جانور

☆.....قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں:

پہلی قسم: اونٹ نر و مادہ۔ دوسری قسم: بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ، تیسری قسم: گائے بھینس نر و مادہ۔(۳)

---

(۱) (قوله لوجوبها في الذمة فلاتتعين) والجواب ان المشتراة للاضحية متعينة للقربة إلى ان يقام غيرها مقامها فلايحل له الانتفاع بها مادامت متعينة ولهذا لايحل له لحمها اذا ذبحها قبل وقتها، بدائع، ويأتي قريبا انه يكره ان يبدل بها غيرها فيفيد التعين ايضا، شامي ج:۶ ص:۳۲۹، وبعد عشرة اسطر..... ويكره ان يبدل بها غيرها أى إذا كان غنيا، شامي ج:۶ ص:۳۲۹، وإذا اشترى شاة يريد الاضحية في ضميره ففي ظاهر الرواية لاتصير اضحية حتى يوجبها بلسانه لكن المذهب والفتوى على ان ينظر ان كان المشترى غنيا لايصير واجبا في الروايات كلها لانها واجبة في ذمته فلايحتاج إلى التعين الخ طحطاوى على الدر ج:۴ ص:۱۶۲، بدائع ج:۵ ص:۶۲، ۶۹ فصل اما كيفية الوجوب، ط:سعيد، البحر ج:۸ ص:۱۷۵، ط:سعيد.

(۲) ولو اشترى رجل اضحية وهي سمينة فعجفت عنده حتى صارت بحيث لو اشتراها على هذه الحالة لم تجزئه ان كان موسرا، ولو اشترى اضحية وهي صحيحة العينين ثم اعورت عنده وهو موسر..... لاتجزى عنه وعليه مكانها اخرى، فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۹، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، ط:رشيديه، البحر ج:۸ ص:۱۷۷، ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم اوالابل اوالبقر ويدخل في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه والخصى والفحل..... والمعز نوع من الغنم والجاموس نوع من =

Brought To You By www.e-iqra.info

ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں، اور ان کے لئے بھی یہ شرط ہے، کہ یہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور آدمیوں سے مانوس ہوں۔(۱)

☆......گھوڑے، مرغ، ہرن، نیل گائے، وغیرہ کی قربانی درست نہیں، کیونکہ ان جانوروں کی قربانی آنحضرت ﷺ سے تو یا فعلاً و تقریراً ثابت نہیں۔(۲)

قربانی کے جانور میں شریک کرنا

☆......کسی نے قربانی کیلئے بڑا جانور خریدا، اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی مل گیا تو اس کو بھی اس میں شریک کرلیں گے اور اس کے ساتھ مل کر قربانی کریں گے اس کے بعد اس جانور میں کچھ اور لوگ شریک ہو گئے تو یہ درست ہے۔(۳)

اور اگر جانور خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورے جانور کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت تھی تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے، لیکن اگر کسی کو شریک کر لیا ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

= البقر، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشیدیه. شامی ج:۶ص:۳۲۲.بدائع ج:۵ص: ۶۹. فصل اما محل اقامة الواجب ط:سعید. البحر ج:۸ص:۱۷۷.

(۱) ولایجوز فی الاضاحی شیٔ من الوحشی فان کانت متولدا من الوحشی والانسی فالعبرة للام فان کانت اهلیة تجوز فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷. البحر ج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۶۹. ط: سعید

(۲) وقیل ان ولدت الرمکة من حمار وحشی حمارا لایؤکل وان ولدت فرسا فحکمه حکم الفرس، وان ضحی بظبیة وحشیة انست او ببقرة وحشیة انست لم تجز، فتاوی هندیه ج:۵ ص ۲۹۷، ط:رشیدیه بدائع ج ۵ص ۶۹ وقیل اذا نزا ظبی علی شاة اهلیة فان ولدت شاة تجوز التضحیة وان ولدت ظبیا لاتجوز فتاوی هندیه ج۵ص ۲۹۷،ط:رشیدیه بدائع ج:۵ص:۶۹. و التضحیة بالدیک والدجاجة فی ایام الاضحیة ممن لااضحیة علیه لاعتباره تشبیها بالمضحین مکروه لانه من رسوم المجوس فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰، ط رشیدیه. (قوله فیکره ذبح دجاجة ودیک) ای بنیة الاضحیة والکراهة تحریمیة کما یفید عنه التعلیل ، طحطاوی علی الدر ج:۴ص:۱۶۰.

(۳) ولو اشتری بقرة یرید حین اشتراها ان یشرکهم فیها فلایکره وان فعل ذلک قبل ان یشتریها کان احسن .فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴الباب الثامن ، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ ص: ۷۲،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

Brought To You By www.e-iqra.info

(الف) اگر شریک کرنے والا صاحب نصاب امیر ہے تو درست ہے۔(۱)

(ب) اور اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو درست نہیں۔(۲)

☆......اگر غریب آدمی نے پورا جانور قربانی کرنے کی نیت سے خریدا پھر اس کے بعد کسی اور آدمی کو شریک کرلیا تو اس صورت میں شریک ہونے والے آدمی کی قربانی ادا ہو جائے گی البتہ غریب آدمی نے جتنے حصے دوسرے لوگوں کو دیے ہیں اتنے حصے کا ضمان ادا کرے، اور ضمان ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر قربانی کے ایام باقی ہیں تو اتنے حصے کی قربانی مزید کرے، اور اگر قربانی کے ایام گذر گئے تو ان دیے ہوئے حصوں کی قیمت فقیروں کو دیدے۔(۳)

قربانی کے دن میں شک ہو گیا

اگر قربانی کے دن میں شک ہو جائے تو قربانی کو تیسرے دن تک مؤخر نہیں کرنا چاہئے بلکہ دوسرے دن کے اندر اندر قربانی کرلے، اگر تیسرے دن تک مؤخر کیا تو تمام گوشت صدقہ کر دینا بہتر ہے۔(۴)

قربانی کے لئے عید کی نماز ہو جانا کافی ہے

☆......پورے شہر میں کہیں بھی عید کی نماز ہو جائے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا

(۱، ۲) ولو اشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرک فیها ستة یکره ویجزیهم لانهم بمنزلة سبع شیاه حکما وهذا اذا کان موسرا، وان کان فقیرا معسرا فقد اوجب بالشراء فلایجوز ان یشرک فیها، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا، ط:رشیدیه. بدائع ج:۵ ص:۷۲. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۳) وکذا لو اشترک فیها ستة بعد ما اوجبها لنفسه لم یسعه لانه اوجبها کلها لله تعالی وان اشرک جاز ویضمن ستة اسباعها، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن، ط:رشیدیه. بدائع ج: ۵ ص: ۷۲، ط:سعید.

(۴) واذا شک فی یوم الاضحی فالمستحب ان لایؤخر الی الیوم الثالث فان اخر یستحب ان لایاکل منه ویتصدق بالکل، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة، ط:رشیدیه.

Brought To You By www.e-iqra.info

جائز ہوگا، اگر قربانی کرنے والے نے عید کی نماز نہیں پڑھی مگر شہر کی کسی بھی مسجد میں عید کی نماز ہوگئی، تو اس صورت میں عید کی نماز پڑھے بغیر قربانی کرسکتا ہے کیونکہ خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہوجانا کافی ہے۔(۱)

☆.....اگر شہر میں ایک مقام پر عید کی نماز ہوچکی ہے لیکن دوسری جگہ ابھی عید کی نماز نہیں ہوئی تب بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔(۲)

قربانی میں وکیل بنانا

☆.....قربانی میں وکیل اور نائب بنانا جائز ہے۔

☆.....اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو قربانی کرنے کے لئے وکیل اور نائب مقرر کردیا ہے تو جانور خریدنے اور ذبح کرنے میں وکیل اور نائب کی نیت کافی ہے اور وکیل اور نائب اصل کی جانب سے قربانی دینے کی نیت سے جانور ذبح کرے (۳)۔

---

(۱) وفی الاضاحی للزعفرانی اذا ضحی رجل من الناحیة التی صلی فیها اومن الناحیة الاخری جاز فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۲،الباب الرابع، ط:رشیدیه ۔ البحر ج:۸ص:۱۷۵۔ اذا استخلف الامام من یصلی بالضعفة فی المسجد الجامع وخرج بنفسه الی الجبانة مع الاقویاء فضحی رجل بعدما انصرف اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبانة فی الاستحسان تجوز، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵،الباب الثالث،ط:رشیدیه : البحر ج:۸ص:۱۷۵، ط:سعید. شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۲) ولو ضحی بعد ماصلی اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبانة اجزأه استحسانا لانها صلوة معتبرة، البحر ج:۸ص:۱۷۵، ط:سعید. هندیه ج:۵ص:۲۹۵.شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۳) وفی الکبری مصری وکل وکیلا بان یذبح شاة له وخرج الی السواد فاخرج توکیل الاضحیة الی موضع لایعد من المصر فذبحها هناک فلوکان الموکل فی السواد جازت اضحیته عنه ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الرابع ط:رشیدیه .البحر ج:۸ ص:۱۷۲، ط:سعید. شامی ج:۶ص:۳۱۸،ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی میں وکیل بننا

قربانی میں نیابت اور وکالت درست ہے، ایک دوسرے شخص کے لئے نائب اور وکیل بن کر قربانی کر سکتا ہے، خواہ دونوں ایک ہی ملک میں ہوں یا مختلف ممالک میں، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔(۱)

مثلاً پاکستان کے شہر کراچی میں رہنے والا آدمی ٹیلیفون، فیکس، خط یا ای میل وغیرہ سے لاہور میں رہنے والے آدمی کو قربانی کیلئے وکیل بنا سکتا ہے اسی طرح سعودی عرب میں رہنے والا آدمی پاکستان یا افغانستان کے کسی آدمی کو وکیل بنا کر افغانستان میں اپنی قربانی کرا سکتا ہے۔

قربانی واجب ہے

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ہر سال پابندی سے قربانی فرماتے تھے(۲)، اس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظمہ کیلئے مخصوص نہیں بلکہ ہر صاحب استطاعت آدمی پر ہر شہر میں واجب ہے، نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اس لئے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔(۳)

---

(۱) مصری وکل وکیلا بان یذبح شاۃ لہ وخرج الی السواد فاخرج الوکیل الاضحیۃ الی موضع لایعد من المصرفذبحھا ھناک فلوکان الموکل فی السواد جازت الاضحیۃ عنہ ولوکان قد عاد الی المصر وعلم الوکیل بقدومہ لم تجز الاضحیۃ عن الموکل بلاخلاف الخ ، ھندیہ ج:۵ص:۲۹۷، الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان ، ط: رشیدیہ . البحر ج:۸ ص:۱۷۶ ۔ شامی ج:۶ ص:۳۱۸، ط: سعید.

(۲) عن ابن عمرؓ قال اقام رسول اللہ ﷺ بالمدینۃ عشرسنین یضحی، ھذا حدیث حسن ، ترمذی ج:۱ص:۲۷۷، ابواب الاضاحی ، ط:سعید. وفی مرقاۃ المفاتیح: ای کل سنۃ فمواظبتہ دلیل الوجوب مرقاۃ ج:۳ص:۳۱۳، باب الاضحیۃ ، ط: مکتبہ امدادیہ ، ملتان۔

(۳) قال فی البدائع : قولہ عزوجل فصل لربک وانحر قیل فی التفسیر صل صلوۃ العید =

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی والا وفات پا گیا

اگر کسی نے قربانی کے لئے جانور خرید ا،اور ایام نحر میں قربانی کرنے سے پہلے اس آدمی کا انتقال ہوگیا تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہوجائے گا اور ورثاء اس کے حق دار ہوں گے،اب اگر ورثاء خوشی سے مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں میت کو ثواب ملے گا باقی وارثوں کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں۔(۱)

قرض لیکر قربانی کرنا

اگر قربانی واجب ہے اور نقد رقم نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا لازم ہوگا(۲)،اور اگر قربانی واجب نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا بہتر نہیں،تاہم اگر قربانی کرے گا تو قربانی ہوجائے گی اور ثواب ملے گا اور قرض کی رقم ادا کردینا اس پر لازم ہوگا۔(۳)

قصائی کے ہاتھ کا ذبیحہ

اگر قصائی مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے،اس کا گوشت کھانا

= والنحر لیس بعدها ومطلق الامر للوجوب فی حق العمل ومتی وجب علی النبی ﷺ یجب علی الامة لانه قدوة للامة روی عنه علیه السلام :من لم یضح فلایقربن مصلانا وهذا خرج مخرج الوعید علی ترک الاضحیة ولاوعید الا بترک الواجب، بدائع ج:۵ص:۶۲،کتاب التضحیة.

(۱) وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، الدرمع الرد،کتاب الاضحیة ، ج:۶ص:۳۲۶، البحر ج:۸ص:۱۷۷، ط.سعید،تکمله فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۵،کتاب الاضحیة ، ط. رشیدیه، بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب،هندیه ج:۵ ص:۳۰۵، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة.

(۲) (واما شرائط الوجوب) منها الیسار ... (واما حکمها) فالخروج عن عهدة الواجب فی الدنیا والوصول الی الثواب بفضل الله تعالی فی العقبی ،هندیه ج:۵ص:۲۹۲.

(۳) ولوکان علیه دین بحیث لوصرف فیه نقص نصابه لاتجب ،هندیه ج:۵ص:۲۹۲، و فقیر شراها لها لوجوبها علیه حتی یمتنع علیه بیعها،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۲۱، البحر ج:۸ ص:۱۷۸، هندیه ج:۵ص:۲۹۵، بدائع ج:۵ص:۴۵، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان

Brought To You By www.e-iqra.info

جائز ہے۔(۱)

قصاب کی اجرت

☆......قربانی کے جانور کے کسی جزء مثلاً کھال یا گوشت وغیرہ سے قصاب کی اجرت دینا یا قیمت میں وضع کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی ہو جائے گی لیکن کھال کی قیمت یا جتنا گوشت دیا ہے، اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

☆......قصاب کی اجرت الگ رقم سے دی جائے قربانی کے جانور کے کسی جزء سے نہیں اگر قربانی کے جانور کے کسی جزء سے اجرت ادا کی ہے تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

قصائی کا پیشہ

قصائی کا پیشہ، اور گوشت فروخت کرنے کا پیشہ درست ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ پیشہ مسلمانوں میں جاری تھا، اور بعض صحابۂ کرام گوشت فروشی کا کام کرتے تھے۔(۳)

قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی

قربانی کے سات شرکاء میں سے ایک نے گذشتہ سال کی قربانی کی نیت کی تو سب

---

(۱) وشرطه كون الذابح مسلما الخ ..... (الدر مع الرد ج:٦ ص:٢٩٦، كتاب الذبائح ط: سعيد.

(۲) ولو اجر لايجوز وعليه ان يتصدق بالاجر، (هنديه ج:٥ ص:٣٠١، الباب السادس في بيان ما يستحب في الاضحية والانتفاع بها، شامي ج:٦ ص:٣٢٩ ط:سعيد. ولان يعطي اجر الجزار والذابح منها، هنديه ج:٥ ص:٣٠١، ط: رشيديه ,شامي ج:٦ ص:٣٢٨، البحر ج:٨ ص:١٧٨، بدائع الصنائع ج:٥ ص:٨١، فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية.

(۳) عن ابي مسعود الانصاري ؓ قال كان رجل يقال له ابوشعيب وكان له غلام لحام، الحديث بخاري ج:٢ ص:٨١٧، باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه ط: قديمي كتب خانه. وفي الحديث من الفوائد جواز الاكتساب بصنعة الجزارة واستعمال العبد فيما يطيق من الصنائع وانتفاعه بكسبه منها، فتح الباري ج:٩ ص:٥١٠، برقم الحديث :٥٤٣٤ ط: السعودية. باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه

Brought To You By www.e-iqra.info

شرکاء کی قربانی درست ہوجائے گی، لیکن اس شریک کی جس نے قضا کی نیت کی ہے نفلی قربانی ہوگی قضاء قربانی ادا نہیں ہوگی، اور کل جانور کا گوشت صدقہ کردینا لازم ہوگا اور قضا قربانی کے عوض ایک اوسط (درمیانی) درجہ بکرے کی قیمت خیرات کرنی ضروری ہے۔(۱)

قیدی

☆...... اگر قیدی مقیم ہے نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی کے ایام میں قربانی کرنا واجب ہے چاہے قید خانہ میں کرے یا کسی کو کہہ کر قید خانہ سے باہر کسی بھی جگہ پر کرے بہر حال قربانی کرنی ضروری ہے۔(۲)

☆...... اگر قیدی اپنے ملک سے باہر مقید ہے یا اپنے شہر سے باہر مسافت سفر میں مقید ہے اور وہ نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

(ک)

کاروبار مشترک ہے

اگر باپ کی وفات ہوچکی ہے، اور اولاد ایک ساتھ رہ کر کاروبار کرتی ہے تو اگر ان کا مشترک مال یا جائیداد کو تقسیم کرنے کے بعد ہر اولاد صاحب نصاب ہوجاتی ہے، ہر ایک بالغ اولاد کو اپنے اپنے نام سے قربانی کرنا ضروری ہے اگر کسی ایک بھائی کی طرف

---

(۱) وشمل مالو كان أحدهم مريدا للاضحية عن عامه واصحابه عن الماضي تجوز الاضحية عنه وينوي اصحابه باطله وصاروا متطوعين وعليه التصدق بلحمها وعلى الواحد ايضا لأن نصيبه شائع شامي ج:۶ ص:۳۲۶، كتاب الاضحية.

(۲، ۳) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار بان ملك مائتي درهم او عرضا يساويها الخ الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج:۶ ص:۳۱۲۔ هنديه ج:۵ ص:۲۹۲، كتاب الاضحية، الباب الاول في تفسيرها ـ البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۳، كتاب الاضحية، ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۳، فصل اما شرائط الوجوب، ط:سعيد. تكمله فتح القدير ج:۸ ص: ۴۲۵، كتاب الاضحية، ط:رشيديه.

Brought To You By www.e-iqra.info

سے قربانی کی باقی بھائیوں کی طرف سے نہیں کی تو بقیہ بھائیوں کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا(۱)، اور جو اولاد نابالغ ہے ان پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

کاشتکار

اگر کاشتکار کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہے کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

کافر کو گوشت دینا

☆...... کافروں کو بلا اجرت قربانی کا گوشت دینا جائز ہے البتہ غریب مسلمانوں کو دینے کا ثواب زیادہ ہے کیونکہ یہ مستحب ہے، اس لئے قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆...... کوئی واقعی مصلحت ہو تو غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں مگر بہتر نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں میں غرباء کی کمی نہیں ہے۔

☆...... قربانی کا گوشت بھنگی جمعدار کو دینا جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن الحظران يستغرق الواجب جميع ماله فيؤدي الى الحرج فلابد من اعتبار الغنى وهو ان يكون في ملكه مائتا درهم او عشرون دينارا او شيئ تبلغ قيمته ذلك سوى مسكنه وما يتأثث به و كسوته وخدمه و فرسه وسلاحه ومالا يستغني عنه الخ بدائع ج:۵ ص:۶۳، كتاب الاضحية فصل اما شرائط الوجوب ط: سعيد. تجب على حر مسلم موسر مقيم عن نفسه، البحر ج:۸ ص:۱۷۳، هنديه ج:۵ ص:۱۹۲.

(۲) وشرائطها اى شرائط وجوبها ولم يذكر الحرية ......ولا العقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف، شامي ج:۶ ص:۳۱۲ ط: سعيد. هنديه ج:۵ ص:۱۹۲ الباب الاول.

(۳) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغني وبقرة واحدة غني وبثلاث ثيران اذا ساوى احدهما مائتي درهم صاحب نصاب، هنديه ج:۵ ص:۲۹۳، كتاب الاضحية بالباب الاول ط: رشيديه.

(۴) ويهب منها ماشاء للغني والفقير والمسلم والذمي كذا في الغياثية، هنديه ج:۵ ص: =

Brought To You By www.e-iqra.info

کان

☆......جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں، اس کی قربانی درست نہیں (۱)، یا کان تو ہیں مگر کسی کان کا تہائی حصہ یا زیادہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔ (۲)

☆...... اور اگر پیدائش سے کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔ شامی (۳)

☆......جس جانور کا کان لمبائی میں یا اس کے منہ کی طرف سے پھٹ جائے اور لٹکا ہوا ہو یا پیچھے کی طرف پھٹا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، اگرچہ بہتر نہیں۔ (۴)

کافر

اگر کوئی کافر ایام قربانی یعنی بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے

— ۲۰۰، الباب الخامس في محل اقامة الواجب، ط: رشيديه.

(۱) ولا تجوز العمياء ...... والتي لا اذن لها في الخلقة (هنديه ج:۵ ص:۲۹۷، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، ط: رشيديه. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۵. البحر الرائق ج:۹ ص:۱۷۲. شامي ج:۶ ص:۳۲۳.

(۲) ذكرنا في الجامع الصغير ان كان الذاهب كثيرا يمنع وجواز التضحية وان كان يسيرا لايمنع واختلف اصحابنا بين القليل والكثير فعن ابي حنيفة اربع روايات وروى محمد في الاصل وفي الجامع انه اذا كان ذهب الثلث او اقل جاز وان كان اكثر لايجوز والصحيح ان الثلث وما دونه قليل وما زاد عليه كثير وعليه الفتوى (هنديه ج:۵ ص:۲۹۸، ط: رشيديه. شامي ج:۶ ص:۳۲۳. بدائع ج:۵ ص:۷۵. البحر ج:۸ ص:۱۷۷.

(۳) (والسكاء) التي لا اذن لها خلقة فلو لها اذن صغيرة خلقة اجزأت زيلعي (الدر مع الرد ج:۶ ص:۳۲۳، كتاب الاضحية، ط: سعيد. بدائع ج:۵ ص:۷۵. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. ط: سعيد.

(۴) تجزئ الشرقاء مشقوقة الاذن طولا، والخرقاء مثقوبة الاذن والمقابلة ما قطع من مقدم اذنها شيء وترك معلقا، والمدابرة ما فعل ذلك بمؤخر الاذن من الشاة، شامي ج:۶ ص:۳۲۵، كتاب الاضحية ط: سعيد. البحر ج:۸ ص:۱۷۷. بدائع ج:۵ ص:۷۶. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

Brought To You By www.e-iqra.info

مسلمان ہوگیا اور وہ مالدار صاحب نصاب ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے اگر قربانی کا وقت باقی ہے ورنہ قربانی کا وقت گذر جانے کے بعد ایک اوسط درجے بکرے کی قیمت صدقہ کردینا لازم ہوگا۔(۱)

کانا

کانے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

کپورے

جانور کے خصیے (کپورے) کھانا مکروہ تحریمی ہے اور غیر مذبوحہ جانور کے خصیے حرام ہیں۔(۳)

کتب خانہ

☆......اگر کتب خانہ ایسے آدمی کے پاس ہے جو خود تعلیم یافتہ نہیں بلکہ دوسروں کے مطالعہ کے لئے کتابیں رکھی ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔

☆......اور اگر ''کتب خانہ'' کا مالک خود تعلیم یافتہ ہے، اور کتابیں مطالعہ کے لئے رکھی ہیں، تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۴)

(۱) حتی لو کان کافرا فی اول الوقت ثم أسلم فی آخره تجب علیه، عالمگیری ج:۵ص: ۲۹۲، کتاب الاضحیة، الباب الاول. بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب، ط: سعید.

(۲) ولاتجزئ العمیاء والعوراء وهی ذاهبة احدی العینین بکماله، (المحیط البرهانی، الفصل الخامس فیمایجوزمن الضحایا ومالایجوز، ج:۸ص:۴۶۶، المجلس العلمی ادارة القرآن. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. البحرج:۸ص:۱۷۶. شامی ج:۶ص:۳۲۳.

(۳) وکره تحریما وقیل تنزیها، والاول اوجه من الشاة سبع الحیاء والخصیة والغدة و المثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر......للأثر الوارد فی کراهة ذلک، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۷۴۹، مسائل شتی ط:سعید.

(۴) وان کان له مصحف قیمته مائتادرهم وهوممن یحسن ان یقرء منه فلااضحیة علیه سواء =

Brought To You By www.e-iqra.info

☆..... اگر "کتب خانہ" کی کتابیں تجارت کے لئے ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

کتنی قربانیاں واجب ہیں

صاحب نصاب آدمی پر ایک ہی قربانی واجب ہوتی ہے، خواہ کتنا ہی بڑا مالدار ہو خواہ کتنے ہی نصاب کا مالک ہو ایک آدمی پر ایک ہی حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ چاہے ایک بکرا یا بکری یا دنبہ یا دنبی یا بھیڑ سے قربانی کرے یا گائے بھینس اور اونٹ میں سے ساتواں حصہ لیکر قربانی کرے دونوں صورتیں درست ہیں۔(۲)

کچا گوشت

حلال طریقے سے ذبح کیا ہوا کچا گوشت کھانا جائز ہے، پکانا حلال ہونے کی شرط نہیں ہے۔(۳)

کرایہ پر دی ہوئی چیز

اگر کرایہ پر دی ہوئی چیز کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا

= کان یقرء منه اویتهاون ولایقرأ وان کان لایحسن ان یقرء منه فعلیه الاضحیة هندیه ج: ۵ ص ۲۹۳، کتاب الاضحیة، الباب الاول، ط: رشیدیه.

(۲) وشرائطها: الاسلام والاقامة والیسار الذی یتعلق به وجوب صدقة الفطر، وفی الشامیة: (قوله والیسار) بان ملک مائتی درهم أو عرضا یساویها غیر مسکنه وثیاب اللبس أو متاع یحتاجه إلی ان یذبح الاضحیة، شامی ج: ۶ ص: ۳۱۲، هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۲، الباب الاول (۲) فتجب التضحیة ...... علی حر مسلم مقیم ... موسر ... عن نفسه لاعن طفله ... شاة (أو سبع بدنة) هی الابل والبقر الخ الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۳۱۳، ۳۱۵، بدائع ج: ۵ ص: ۷۰، فصل فی محل اقامة الواجب، هندیه ج: ۵ ص: ۳۰۴، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة، البحر ج: ۸ ص: ۱۷۳، تکمله فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۲۹، ط: رشیدیه.

(۳) واما حکمها فطهارة المذبوح وحل اکله من الماکول وطهارة غیر الماکول للانتفاع لا بجهة الاکل فتاوی هندیه ج: ۵ ص: ۲۸۶، کتاب الذبائح، الباب الاول، ط: رشیدیه، کفایت المفتی ج: ۸ ص: ۲۹۲

Brought To You By www.e-iqra.info

اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہوگا۔ کیونکہ کرایہ پر دی ہوئی چیز جب تک کرایہ پر ہے حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

کسان

اگر ''کسان'' کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہیں کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا، اور اگر یہ نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں، تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

کمزور جانور

جانور اتنا زیادہ کمزور ہو کہ ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں، البتہ اگر اتنا کمزور نہیں با قاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

کھال

(الف) کھال جب تک موجود ہے قربانی کرنے والے کو اس میں تین قسم کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں (۱) خود استعمال کرنا۔(۲) کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا

---

(۱) اوبھا الغنی، والغنی فیھا من لہ مائتا درھم او عرض یساوی مائتی درھم سوی مسکنہ وخادمہ وثیابہ التی یلبسھا واثاث البیت فالغنی فی الاضحیۃ ماھو الغنی فی صدقۃ الفطر بفتاوی قاضی خان علی ھامش الھندیۃ ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجدیہ .عالمگیری ج:۵ص:۲۹۲. شامی ج:۶ص:۳۱۲. تکملہ فتح القدیر ج:۸ص:۴۲۵. بدائع ج:۵ص:۶۳، الفصل اما شرائط الوجوب. البحر ج:۸ص:۱۷۳، ط:سعید.

(۲) والزارع بثورین وآلۃ الفدان لیس بغنی وببقرۃ واحدۃ غنی وبثلاثۃ ثیران اذا ساوی احدھم مائتی درھم صاحب نصاب .فتاوی ھندیہ ج:۵ص:۲۹۳ الباب الاول. ط:رشیدیہ .

(۳) واما صفتہ فھوان یکون سلیما من العیوب الفاحشۃ . ولاتجوزالعمیاء والعوراء البین عورھا والعرجاء البین عرجھاوھی التی لاتقدران تمشی برجلھا الی المنسک والمریضۃ البین مرضھا ،فتاوی ھندیہ ج:۵ص:۲۹۷ الباب الخامس، ط:رشیدیہ .

Brought To You By www.e-iqra.info

(۳) فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا۔(۱)

(ب) اور اگر قربانی کا چمڑا نقد رقم یا کسی چیز کے عوض میں فروخت کر دیا تو اس صورت میں قیمت کی رقم صدقہ کر دینا واجب ہوگا۔(۲)

(ج) کھال کو صدقہ کرنے کی نیت سے فروخت کرنا جائز ہے، قیمت کی رقم کو اپنے استعمال میں لانے کی نیت سے کھال فروخت کرنا گناہ ہے اگرچہ بیع صحیح ہے۔(۳)

کھال اتارنا

☆...... جب جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کر لیا جائے، اور اس کا دم نکل جائے یعنی ٹھنڈا ہو جائے تو اس کی کھال اتارنا جائز ہے، خواہ پوری اتاری جائے، یا ٹکڑے ٹکڑے اتاری جائے، یا سینگوں تک کی کھال جسم کی کھال کے ساتھ شامل کر لی جائے، یہ سب صورتیں جائز ہیں۔(۴)

☆...... جانور کو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنا ناجائز اور حرام ہے اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(۵)

---

(۱) ويتصدق بجلدها او يعمل منه نحو غربال وجراب ولا باس بان يشترى به ما ينتفع بعينه مع بقائه استحسانا ، فتاوى هنديه ج:۵ ص:۳۰۱، الباب السادس، ط: رشيديه ـ شامي ج:۶ ص:۳۲۸.

(۲،۳) ولا يبعه بالدراهم لينفق الدراهم على نفسه وعياله ... ولو باعها بالدراهم ليتصدق بها جاز لانه قربة كالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحيته فلا اضحية له يفيد كراهة البيع واما البيع فجائز لوجوب الملك والقدرة على التسليم ـ البحر ج:۸ ص:۱۷۸ ط: سعيد.

(۴) ويستحب ان يتربص بعد الذبح بقدر ما يبرد ويسكن من جميع اعضائه وتزول الحياة من جميع جسده ويكره ان ينخع ويسلخ قبل ان يبرد ، فتاوى هنديه ج:۵ ص:۳۰۰. ط: رشيديه ، كوئته.

(۵) ويكره له بعد الذبح قبل ان تبرد ان ينخعها وهو ان ينحرها حتى يبلغ النخاع وان يسلخها قبل ان تبرد ، فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۸۷، كتاب الذبائح ،ط: رشيديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

کھال جل گئی

اگر کسی جانور کی کھال جل جائے کی وجہ سے اس پر بال نہ جمتے ہوں اور زخم وغیرہ نہ ہو اور تمام اعضاء صحیح وسالم ہوں تو ایسے مویشی کی قربانی جائز ہے۔(۱)

کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کھال فروخت کرنا حرام ہے، لہذا جو لوگ ذبح سے پہلے ہی کھال فروخت کر دیتے ہیں وہ ناجائز اور حرام کرتے ہیں۔ باقی وعدہ کرنا جائز ہے۔(۲)

کھال عوض میں دینا

☆.....ملازم، امام، موذن یا خادم وغیرہ کو تنخواہ کے عوض میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۳)

☆.....اگر مذکورہ افراد زکوۃ کے مستحق ہیں تو ان کو بلا عوض دینا درست ہے۔(۴)

☆.....قصائی کو اجرت کے بدلے میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۵)

---

(۱) وتجزی المجزورة وهی التی جز صوفها، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۸، ط:رشیدیه. وفيها نـ ترشعر الاضحية فی غير وقته يجوز اذا كان لها نقی او مخ كذا فی القنية ج:۲ ص:۲۰۲ بحواله امداد الفتاوی ج:۳ ص:۵۹۷.

(۲) رواں السنة ص:۲۳، واغلاط العوام ص:۱۲۹، ط:زمزم پبلشر. وكذلك بيع اللحم فی الشاة الحية لأنها انما يصير لحما بالذبح والسلخ لكنن بيع المعدوم فلاينعقد. بدائع ج:۵ ص:۲۳۹. فصل ما الذی يرجع الی المعقود عليه ط:سعيد. ومنها ان يكون مقدورا التسليم عند العقد، فان كان معجوز التسليم عنده لاينعقد بدائع ج:۵ ص:۲۴۷. فصل ما الذی يرجع الی المعقود اليه.

(۳،۴) ويتصدق بجلدها او يعمل منه، شامی ج:۶ ص:۳۲۸، البحر ج:۸ ص:۱۷۸، اور تصدق میں بلا عوض تملیک ضروری ہے۔

(۵) ولا ان يعطی اجر الجزار والذابح منها فتاوی هنديه ج:۵ ص:۳۰۱، ط:سعيد بدائع ج:۵ ص:۸۱. فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية.

Brought To You By www.e-iqra.info

کھال کسی کو دینا

قربانی کی کھال سے خود فائدہ اٹھانا یا کسی کو کھال دیدینا خواہ وہ مالدار ہو یا فقیر، ہاشمی ہو یا اور کوئی، اپنے اصول وفروع ہوں یا اجنبی یہ سب جائز ہے، اس میں تملیک بھی واجب نہیں، کیونکہ خود اپنے لئے اس کا مصلیٰ جائے نماز، ڈول وغیرہ بنالینا یا اور کام میں لانا جائز ہے جس میں تملیک کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر قربانی کرنے والا کھال سے نفع نہ اٹھائے اور نہ کسی کو کھال ھبہ کرے بلکہ اسے فروخت کردے تو اس کی قیمت کی رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کھال کی رقم صدقہ کرنا ضروری ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مسکین غریب کو کسی قسم کے معاوضہ کے بغیر دیا جائے اور اگر تنخواہوں میں دی گئی تو اجرت ہوجائے گی، اور اگر مالدار کو دیا جائے گا تو ھبہ ہوگا صدقہ نہیں ہوگا، ہاں غریب طلباء یا غریب لوگ اس کے مستحق ہیں۔ (۲)

کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا

قربانی کی کھال کی رقم کو آمدنی کا ذریعہ بنانا جائز نہیں بلکہ کھال جمع کرنے والی جماعت یا برادری پر لازم ہے کہ جلد از جلد وہ رقم مستحق زکوٰۃ لوگوں کو دیدیں ورنہ ایسے لوگ گنہگار ہوں گے۔ (۳)

---

(۱) ویجوز الانتفاع بجلدها ...... بان یتخذها فرشا اوفروا اوجرابا اوغربالا ..... وله ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لاان ینتفع بالدراهم اوینفقها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن أیضا. فتاوی بزازیة علی هامش الهندیة ج:۶ ص:۲۹۴ ط:رشیدیه . السادس فی الانتفاع .بدائع ج:۵ ص:۸۱. شامی ج:۶ ص:۳۲۸.

(۲) ویتصدق بجلدها اویعمل منه، شامی ج:۶ ص:۳۲۸. البحر ج:۸ ص:۱۷۸.

(۳) وله ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لاان ینتفع بالدراهم اوینفقها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن. فتاوی بزازیه علی هامش الهندیة ج:۶ ص:۲۹۶، ط:رشیدیه.

Brought To You By www.e-iqra.info

کھال کی قیمت استعمال میں لانا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے، اگر اپنے استعمال میں لائی گئی تو اس کا بدل صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی کا ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۱)

کھال کی قیمت کا مصرف

کھال کی قیمت کا مصرف زکوٰۃ کا مصرف ہے یعنی مسلمان فقیر وغریب، یتیم خانہ اور دینی مدارس کے غریب طلباء محتاج معذور وغیرہ ہیں۔(۲)

کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا

☆ ..... قربانی کی کھال کو فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کی رقم فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا یعنی ان کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے، فقراء و مساکین کے علاوہ کسی اور مصرف میں صرف کرنا جائز نہیں ہے، اگر شدید مجبوری کی صورت میں ایسی رقم کو کسی اور مصرف میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو حیلہ کرنا ضروری ہے، اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوگی وہ رقم کسی مسکین یا فقیر کو دیکر مکمل طور پر مالک بنا دیا جائے پھر اس سے کہا جائے کہ آپ اپنی طرف سے اس رقم کو مثلاً مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا اساتذہ کرام کی تنخواہ وغیرہ میں دیدیں اور وہ خوشی

(۱) ایضاً

(۲) وهو مصرف ايضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة، شامي ج:۲ ص:۳۳۹، باب المصرف. (فان بيع اللحم أو الجلد به) اى بمستهلك (أو بدراهم تصدق بثمنه) الدر مع الرد ج:۶ ص:۳۲۸، ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لا اباحة. الدر مع الرد، باب المصرف ج:۲ ص:۲۵۰، البحر ج:۲ ص:۲۴۳ باب المصرف. بدائع ج:۴ ص:۳۹، ط:سعيد. تتارخانية ج:۲ ص:۲۷۲، ط:ادارة القرآن.

Brought To You By www.e-iqra.info

سے دیدے، تو اس رقم کو مسجد، مدرسہ یا اساتذہ کرام وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا اور خرچ کرنا جائز ہوگا۔ مگر رقم دیتے وقت یہ شرط نہ رکھے بلکہ مالک بنا کر دینے کے بعد اس سے کہے۔(۱)

☆......اگر قربانی کرنے والے نے قربانی کی کھال کسی فقیر مستحق آدمی کو دیدی، اور وہ شخص جس کو کھال دی ہے، کھال کو فروخت کر کے کسی پڑھانے والے استاذ کو تنخواہ دیدے یا مسجد کی تعمیر میں خرچ کر دے تو جائز ہے، لیکن اگر قربانی کرنے والا خود فروخت کرے تو پھر وہ اس کھال کے روپے کو معلم وغیرہ کی تنخواہ یا مسجد میں نہیں دے سکتا بلکہ صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۲)

کھجلی

جس جانور کو کھجلی کی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہے۔(۳)

کھری

کھری کھانا درست ہے، کیونکہ یہ حرام چیزوں میں سے نہیں ہے۔(۴)

(۲،۱) وحيلة التكفين بها التصدق على فقيرثم هويكفن فيكون الثواب لهما وكذا فى تعمير المسجد وتمامه فى حيل الاشباه، الدرمع الرد ج:۲ص:۲۷۱، ۳۳۵. البحر ج:۲ص: ۲۶۳ باب المصرف. بدائع ج:۲ص:۳۹، ط:سعيد. تاتارخانية ج:۲ص:۲۷۳، ط:ادارة القرآن.

(۳) (والجرباء السمينة) فلومهزولة لم يجز لأن الجرب فى اللحم نقص، الدرمع الرد، ج:۶ص:۳۲۳. بدائع ج:۵ص:۷۶ فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. هنديه ج:۵ص:۲۹۸، الباب الخامس.

(۴) (كره تحريما) وقيل تنزيها والأول أوجه (من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر) الدرمع الرد ج:۶ص:۷۴۹، مسائل شتى، ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

(گ)

گابھن نکلی

اگر قربانی کے ارادہ سے جانور خرید العد میں معلوم ہوا کہ وہ گابھن ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدنے والا صاحب نصاب ہے تو وہ اس جانور کے بجائے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرسکتا ہے اور گابھن جانور خود بھی پالنے کے لئے رکھ سکتا ہے اور اگر فروخت کرنا چاہے تو فروخت بھی کرسکتا ہے۔

اور اگر جانور خریدنے والا خود نصاب کا مالک نہیں تھا تو اس پر اس جانور کی قربانی لازم ہوگی مزید معلومات کے لئے "حاملہ جانور" کے عنوان کو دیکھیں۔(۱)

گائے کی قربانی

گائے کی قربانی کرنا قرآن مجید (۲) اور حدیث شریف (۳) سے ثابت ہے۔ اور اس میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

---

(۱) کفایت المفتی مع تغییر ج:۸ ص:۱۸۹، کتاب الاضحیۃ والذبیحۃ، دار الاشاعت۔

(۲) قال تعالی: ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین (الانعام: ۱۴۴)

(۳) عن عائشۃ أن النبی ﷺ دخل علیہا وحاضت بسرف قبل أن تدخل مکۃ وھی تبکی فقال مالک: أنفست؟ قالت نعم، قال: ان ھذا أمر قد کتبہ اللہ علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیر أن لاتطوفی بالبیت فلما کنا بمنی أتیت بلحم بقر، فقلت ما ھذا؟ قالوا ضحی رسول اللہ ﷺ عن ازواجہ بالبقر (بخاری شریف ج:۲ ص:۸۳۲، ط: قدیمی. عن جابر قال نحرنا مع رسول اللہ ﷺ بالحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ، ترمذی ج:۱ ص:۲۷۶، أبواب الاضاحی، باب فی الاشتراک فی الاضحیۃ، ط: سعید. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۰، فصل اما محل اقامۃ الواجب، البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۴، تکملہ فتح القدیر ج:۸ ص:۴۲۹، ط: رشیدیہ

Brought To You By www.e-iqra.info

گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے

ہندوستان اسی طرح ہندوؤں کی حکومت والے ممالک یا علاقے میں گائے کی قربانی پر پابندی ہے تو ایسے ممالک اور علاقے کے مسلمان گائے کی قربانی نہ کریں بلکہ بکرا بکری، دنبہ، دنبی بھیڑ بھینس اور اونٹ قربان کریں تا کہ فتنہ فساد اور قتل قتال اور شورش برپا نہ ہو لیکن اگر کسی نے اس کے باوجود گائے کی قربانی کی تو قربانی صحیح ہو جائیگی اور فریضہ ادا ہو جائے گا۔(۱)

گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں

مسلمانوں کا کفار کیساتھ کسی ایسی بات میں متفق ہونا جس سے شعائر اسلام کی ہتک اور بے حرمتی ہوتی ہو نا جائز اور حرام ہے، کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ گائے کی قربانی رکوانے کے لئے غیر مسلم ہندوں کے ساتھ دے یا اتفاق کرے، کیونکہ اس میں اسلام کی ہتک ہوتی ہے، اور جو شخص اسلام کے ہتک میں کافروں کا ساتھ دے گا وہ مسلمان نہیں رہے گا۔(۲)

گدی کی طرف سے ذبح کرنا

جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کرنا منع ہے۔

جس جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کیا گیا ہے اس کا گوشت کھانا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک حلال نہیں۔(۳)

---

(۱) والفتنة اشد من القتل، البقرة آیت: ۱۹۱۔

(۲) ولاتعاونوا على الاثم والعدوان، المائدة آیت: ۲۔

(۳) واذا ذبح الشاة من قبل القفا فان قطع الاكثر من هذه الاشياء قبل ان تموت حلت وان ماتت قبل قطع الاكثر من هذه الاشياء لاتحل ويكره هذا الفعل لانه خلاف السنة وفيه زيادة ايلام فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۸۷، كتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط:رشيديه ،البحر ج:۸ ص: ۱۷۰، كتاب الذبائح ط:سعيد۔

Brought To You By www.e-iqra.info

گذشتہ سال کی قربانی کا حکم

گذشتہ سال کی قربانی باقی ہے تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اگر کسی نے بڑے جانور میں دو حصے لئے اس نیت سے کہ ایک حصہ سال رواں کی قربانی کا حصہ ہے اور ایک حصہ گذشتہ سال کی قربانی ہے تو اس صورت میں تمام شریکوں کی قربانی ادا ہو جائے گی، البتہ اس آدمی کے سال رواں کی قربانی ادا ہو جائے گی اور گذشتہ سال کی قضاء کی نیت سے جو قربانی کی وہ ادا نہیں ہوگی، نفل ہو جائے گی، اور گذشتہ قربانی کے عوض ایک بکرے کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

گذشتہ گناہ معاف

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس رہو (اور اسے ذبح ہوتے دیکھو) کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرے گا اس کے ساتھ ہی تمہارے تمام گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ فضیلت ہم اہل بیت (خاندان نبوت) کے لئے مخصوص ہے یا ہم اور تمام مسلمان اس کے مستحق ہیں؟

(۱) ومنها انه تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضاء ها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة .فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۴، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ ص:٦٦، فصل فى كيفية الوجوب ،ط:سعيد .شامى ج:٦ ص:۳۱۲، ط:سعيد. وان نوى بعض الشركاء التطوع وبعضهم يريد الاضحية للعام الذى صار دينا عليه وبعضهم الاضحية الواجبة عن عامه ذلك جاز الكل وتكون عن الواجب عمن نوى الواجب عن عامه ذلك و تكون تطوعا عمن نوى القضاء عن العام الماضى ولايكون عن قضائه بل يتصدق بقيمة شاة وسط للماضى. هنديه ج:۵ ص:۳۰۵ الباب الثامن ط:رشيديه . البحر ج:۸ ص:۱۷۸ ط: سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

آپ ﷺ نے فرمایا" ہمارے لئے بھی اور تمام مسلمانوں کیلئے بھی" الترغیب والترھیب ج:۲ص:۳۹۴۔(۱)

گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا

اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کیلئے گرایا، اور گرانے کی وجہ سے کوئی عیب پیدا ہو گیا، تو اس عیب کا کچھ اعتبار نہیں، اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

گروی کے جانور

گروی میں رکھے ہوئے جانور سے قربانی درست نہیں کیونکہ گروی میں رکھنے والا جانور کا مالک نہیں۔(۳)

گلا کٹ گیا

اگر ذبح کے دوران مرغی یا کسی جانور کا گلا کٹ گیا یعنی الگ ہو گیا تو اس کا کھانا درست ہے مکروہ نہیں، البتہ جان بوجھ کر اتنا زیادہ ذبح کرنا مکروہ ہے جانور مکروہ نہیں ہوگا۔(۴)

(۱) عن علی یا فاطمة قومی واشهدی اضحیتک اما ان لک باول قطرة تقطر من دمها مغفرة لکل ذنب اما انه یجاء بها یوم القیامة بلحومها ودمائها سبعین ضعفا حتی توضع فی میزانک هی لآل محمد والناس عامة، کنزالعمال، ج:۵ص:۱۰۲، رقم الحدیث: ۱۲۲۳۷، ط: مؤسسة الرسالة. بدائع ج:۵ص:۷۹. فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة. البحر ج:۸ ص:۱۷۹. شامی ج:۶ ص: ۳۲۸.

(۲) ولو قدم اضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزاه، فتاوی هندیه ج:۵ص: ۲۹۹، ط:رشیدیه. البحر ج:۸ ص: ۱۷۷. فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۵. بدائع ج:۵ص:۷۲ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۳) ولو اودع رجل رجلا شاة فضحی بها المستودع عن نفسه یوم النحر فاختار صاحبها القیمة ورضی بها فاخذها فانها لا تجزی المستودع عن اضحیته فتاوی هندیه ج:۵ص: ۳۰۲، ط:رشیدیه. قال فی الشرنبلالیة المراد بالودیعة کل شاة کانت امانة فلا تجزی کالودیعة، رد المحتار ج:۶ ص: ۳۳۱ ط:سعید.

(۴) ویستحب الاکتفاء بقطع الاوداج ولا یبان الرأس ولو فعل یکره هندیه ج:۵ ص: ۲۸۷، کتاب الذبائح ط:رشیدیه. بدائع ج:۵ص: ۶۰. فصل فصل اما بیان مایحرم اکله من اجزاء =

Brought To You By www.e-iqra.info

گوشت

☆......قربانی کا گوشت خود کھانا، اور مالدار اور فقیر کو دینا اور سکھا کر رکھنا اور فریج میں محفوظ کرنا درست ہے۔(۱)

☆......نذر اور وصیت کی قربانی کے گوشت کے علاوہ باقی قربانی کا گوشت فقیر اور مالدار سب کھا سکتے ہیں۔(۲)

گوشت تول کر تقسیم کرنا

☆......بڑے جانور میں اگر سات افراد شریک ہیں تو گوشت تقسیم کرتے وقت تول کر تقسیم کریں اندازے سے نہ کریں ورنہ کوئی حصہ کم اور کوئی حصہ زیادہ ہونے کی صورت میں سود ہونے کی وجہ سے گناہ ہوگا(۳)، البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کرلیا تو جس طرف مذکورہ چیزیں ہوں اس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے چاہے جتنا بھی کم ہو۔(۴)

☆......اگر تمام حصے دار ایک جگہ پر کھاتے ہیں الگ الگ جگہ پر جدا جدا نہیں تو

= الحیوان، البحر ج:۸ ص:۱۷۰.

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره جمیعا ویهب منها ماشاء للغنی و الفقیر والمسلم. فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۰، الباب الخامس، ط: رشیدیه. البحر ج:۸ ص:۱۷۸.

(۲) والحاصل ان التی لایؤکل منها هی المنذورة ابتداء، والتی وجب التصدق بعینها بعد ایام النحر والتی ضحی بها عن المیت بامره علی المختار، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۷، ط: سعید. واما فی الاضحیه المنذورة سواء کانت من الغنی او الفقیر فلیس لصاحبها ان یاکل ولا ان یوکل الغنی فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۰، ط: رشیدیه.

(۳) ویقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فیها معنی المبادلة، قال فی البدائع: اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فیها معنی التملیک واللحم من اموال الربا فلایجوز تملیکه مجازفة. الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۱۷، بدائع ج:۵ ص:۶۷ فصل اما کیفیة الوجوب. البحر ج:۸ ص:۱۷۳، ط: سعید.

(۴) الا اذا ضم معه من الاکارع او الجلد بان یکون مع احدهما بعض اللحم مع الاکارع ومع الآخر البعض مع الجلد. الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۱۷، ۳۱۸. البحر ج:۸ ص:۱۷۳، ط: سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆......اگر قربانی میں شریک تمام افراد اس بات پر راضی ہیں کہ گوشت کو تقسیم نہ کیا جائے بلکہ ایک ہی جگہ پر پکا کر کھایا جائے یا صدقہ کردیا جائے تو یہ جائز ہے تقسیم کی ضرورت نہیں (۲)، لیکن اگر ان میں سے کوئی بھی ایک حصہ دار اس کے خلاف ہو اور وہ اپنا حصہ تقسیم کرکے لینا چاہے تو تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔(۳)

☆...... بڑے جانور کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اپنے ہوں یا بیگانے اس میں کوئی فرق نہیں ہے اور اگر اپنے بھائی وغیرہ رشتہ دار ایک گھر کے رہنے والے ہیں تو گوشت تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر چاہیں تو سب اکٹھے گوشت رکھیں اور کھائیں۔(۴)

گوشت دھونا

جانور کو حلال طریقے سے ذبح کرنے کے بعد جو گوشت جانور سے علیحدہ کیا جاتا ہے وہ پاک ہے پکانے سے پہلے دھونا ضروری نہیں، اگر دھو کر پکانا چاہے تو منع نہیں جو بھی صورت اختیار کرنا چاہے کرسکتا ہے۔(۵)

(۱، ۲) حتی لو اشتری لنفسه ولزوجته واولاده الکبار بدنة ولم یقسموها تجزیهم ...... والظاهر انها لاتشترط لان المقصود منها الاراقة وقد حصلت، وحاصله ان المراد بیان شرط القسمة ان فعلت لاانها شرط، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۷، کتاب الاضحیة، ط:سعید۔

(۳) وفی فتاوی الخلاصة: تعلیق القسمة علی ارادتهم. ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۷، ط:سعید۔

(۴) ویقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فیها معنی المبادلة، قال فی البدائع: اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فیها معنی التملیک واللحم من اموال الربا فلایجوز تملیکه مجازفة. المرجع الوحید: ۶ ص:۳۱۷، بدائع ج:۵ ص:۶۷ فصل اما کیفیة الوجوب. البحر ج:۸ ص:۱۷۳، ط:سعید۔

(۵) فتاوی محمودیه ج:۲ ص:۳۱۶، طحطاوی علی مراقی الفلاح ج:۱ ص:۸۳ (واما حکمها) فطهارة المذبوح وحل اکله من الماکول، هندیه ج:۵ ص:۲۸۶. والحاصل ان التی لایاکل منها هی المنذورة ابتداء والتی وجب التصدق بعینها بعد ایام النحر والتی ضحی بها عن المیت بامره علی المختار، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۷، ط:سعید. بدائع ج:۵ ص:۸۲، کتاب التضحیة، ط:سعید۔

Brought To You By www.e-iqra.info

گوشت صدقہ کردینا لازم ہے

قربانی اگر نذر یا وصیت کی ہے تو اس کا تمام گوشت فقراء اور مساکین میں صدقہ کردینا ضروری ہے، قربانی کرنے والا یا اس کے اصول وفروع اور مالدار لوگ اس کا گوشت نہیں کھاسکتے ، اس کے علاوہ ہر قسم کی قربانی کا گوشت خود قربانی کرنے والا اور اس کے رشتہ دار کھاسکتے ہیں فقیر وغنی سب کھاسکتے ہیں ۔(۱)

گوشت فروخت کردیا

اگر کسی قربانی کرنے والے نے قربانی کا گوشت فروخت کردیا تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا ضروری ہے ۔(۲)

گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا

سات آدمیوں نے ملکر ایک جانور خریدا ، پھر معلوم ہوا کہ ایک شریک کی نیت گوشت فروخت کرنے کی ہے تو ایسی صورت میں ایسے آدمی کا حصہ کوئی اور قربانی کرنے والا خرید لے ، اس کے بعد قربانی کریں ، ورنہ تمام شریکوں کی قربانی خراب ہوجائے گی ، کسی بھی شریک کی قربانی درست نہیں ہوگی ، کیونکہ قربانی خالص اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے کرنا ضروری ہے ورنہ قربانی درست نہیں ہوتی ۔(۳)

---

(۱) فلوان یضحی ولم یسم شیئا علیہ شاۃ ولا یاکل منہا وان اکل علیہ قیمتہا فتاوی ہندیہ ج:۵ ص:۲۹۵ ط:رشیدیہ ۔ ان وجبت بالنذر فلیس لصاحبہا ان یاکل منہا شیئا ولا ان یطعم غیرہ من الاغنیاء سواء کان الناذر غنیا اوفقیرا لان سبیلہا التصدق ولیس للمتصدق ان یاکل صدقتہ ولا یطعم الاغنیاء شامی ج:۶ ص:۳۲۷ ، فتاوی ہندیہ ج:۵ ص:۳۰۰ ، ط:رشیدیہ ۔

(۲) واللحم بمنزلۃ الجلد فی الصحیح حتی لایبیعہ بمالاینتفع بہ ......ولو باعہا بالدراہم لیتصدق بہا جاز لانہ قربۃ کالتصدق فتاوی ہندیہ ج:۵ ص:۳۰۱ ، الباب السادس ، البحر ج:۸ ص:۲۰۷ ۔

(۳) اذا شارک المتقرب من لایرید القربۃ لم تجزعن القربۃ ولو کان احد الشرکاء ذمیا کتابیا او غیر کتابی وھو یرید اللحم......لم یجز لہم عندنا ......والمسلم لو اراد اللحم لایجوز =

Brought To You By www.e-iqra.info

گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا

☆......اگر کسی نے صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی ثواب کی نیت سے قربانی نہیں کی، تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ قربانی کے ایام میں ایک اور قربانی کرے۔(۱)

☆......اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی ایک شریک نے ثواب کی نیت نہیں کی، اور واجب قربانی ادا کرنے کی بھی نیت نہیں کی صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، جان بوجھ کر ایسے آدمی کو بڑے جانور میں شریک کرنے کی صورت میں کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، سب پر دوبارہ قربانی لازم ہوگی۔(۲)

گوشت کی تقسیم

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں، ایک حصہ اپنے گھر کیلئے دوسرا حصہ رشتہ دار اور دوست احباب کے لئے، اور تیسرا حصہ فقراء اور محتاجوں کیلئے، لیکن اگر اہل وعیال زیادہ ہیں اور گوشت کی خود ضرورت ہے تو اپنے گھر کیلئے

= عندنا، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴، ط:رشیدیه. بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. الدرمع الرد ج:۶ص: ۳۲۶، ط: سعید. وقد علم ان الشرط قصد القربة من الکل ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶. ط: سعید. ان کان کل واحد منهم صبيا او کان شريک السبع من يريد اللحم. ... لايجوز للآخرين ايضا،فتاوی هنديه ج:۵ ص: ۳۰۴، ط:رشيديه ،الباب الثامن فيما يتعلق بالشرکة فی الضحايا.

(۱) ولو کان احد الشرکاء غير کتابي وهو يريد اللحم لم يجزيهم عندنا ... والمسلم لو اراد اللحم لايجوز عندنا ،فتاوی هنديه ج:۵ ص:۳۰۴،الباب الثامن .ط:رشيديه.

(۲)اذا شارک المتقرب من لايريد القربة لم تجز عن القربة وان کان کل واحد منهم صبيا---او کان شريک السبع من يريد اللحم-----لايجوز للآخرين ايضا ،فتاوی هنديه ج:۵ ص: ۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشرکة ،ط:رشيديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

رکھ سکتا ہے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

گونگے کا ذبح

گونگے کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے، کیونکہ گونگا آدمی "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کو ترک کردینے میں معذور ہے۔(۲)

گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی

اگر ایک گھر میں متعدد افراد ہیں اور سب صاحب نصاب ہیں، اور سب پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے تو اس صورت میں گھر کے تمام افراد کی جانب سے ایک چھوٹے جانور کی قربانی کافی نہیں ہوگی، یا ایک فرد کی قربانی تمام افراد کے لئے کافی نہیں ہوگی (۳)، ایسی صورت میں ہر فرد کے لئے الگ الگ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا چاہے ہر ایک الگ الگ چھوٹا جانور لے لے یا ایک بڑے جانور میں

---

(۱) ویستحب أن یأکل من اضحیته، ویطعم منها غیره، والافضل ان یتصدق بالثلث، ویتخذ الثلث ضیافة لأقاربه واصدقائه ویدخر الثلث، ویطعم الغنی والفقیر جمیعا الا ان یکون الرجل ذاعیال وغیر موسع الحال، فان الافضل له حینئذ ان یدعه لعیاله ویوسع علیهم به، هندیه ج:۵ص:۳۰۰.

(۲) فتحل ذبیحتهما ولوالذابح ...... (اواخرس) مسلما اوکتابیا لان عجزه عن التسمیة لایمنع صحة ذکاته کصلوته بالدرمع الرد ج:۶ ص:۲۹۷، ۲۹۸، ط:سعید.

(۳) فتجب التضحیة علی مسلم ... موسر یسار الفطرة عن نفسه لاعن طفله علی الظاهر بالدر مع الرد ج:۶ ص:۳۱۳، ۳۱۵، ط سعید. فتاوی هندیه ج ۵ ص: ۲۹۲، کتاب الاضحیة، ط: رشیدیه. ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامرأته الا باذنه. فتاوی هندیه ج ۵ ص: ۲۹۳. ولوضحی ببدنة عن نفسه وعرسه واولاده ...... ان کان اولاده صغارا جازعنه وعنهم جمیعا وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل وان فعل بغیرامرهم اوبغیر امر بعضهم لاتجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا، لأن نصیب من لم یامر صارلحما فصار الکل لحما. فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۲، الباب السابع فی التضحیة عن الغیر ط: رشیدیه.

ان روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر گھر میں متعدد افراد ہوں یا ایک فرد کے متعدد اولاد ہوں اور سب صاحب نصاب ہوں تو ان سب کے ذمہ الگ الگ قربانی کا جانور ذبح کرنا واجب ہے کیونکہ بڑے کے ذمہ صرف اپنی قربانی ہے۔

Brought To You By www.e-iqra.info

سات افراد شامل ہو جائیں۔(۱)

گھسے ہوئے دانتوں والے جانور

گھسے ہوئے جانور کے دانت گھس گھس کر مسوڑھوں سے جا ملے لیکن گھاس کھانے پر قادر ہے تو اس کی قربانی صحیح ہے اور اگر گھاس کھانے پر قادر نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۲)

گھوڑا

گھوڑے کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً گھوڑے کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۳)

گیارھویں یا بارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی

اگر کرفیو، آندھی، طوفان، بارش اور سیلاب وغیرہ کی وجہ سے عید کی نماز دسویں ذی الحجہ کو نہیں ہوئی بلکہ گیارہویں یا بارہویں تاریخ کو عید کی نماز ادا کی گئی تو اس صورت میں نماز سے پہلے بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۴)

(۱) یجب ان یعلم ان الشاۃ لاتجزی الا عن واحد وان کانت عظیمۃ والبقر والبعیر یجزی عن سبعۃ اذا کانوا یریدون بہ وجہ اللہ تعالی. فتاوی ہندیہ ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن ط: رشیدیہ۔

(۲) واما الھتماء: وھی التی لااسنان لھا، فان کانت ترعی وتعتلف جازت والا لا، ھندیہ ج:۵ص:۲۹۸. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۶. فتاوی شامی ج:۶ ص:۳۲۳. تکملہ فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۴ ط: رشیدیہ۔

(۳) اما جنسہ فھو ان یکون من الاجناس الثلاثۃ .الغنم أو الابل أو البقر فی کل جنس نوعہ و الذکر والانثی منہ الخ ہندیہ ج:۵ص:۲۹۷، ط:ماجدیہ، الباب الخامس فی بیان محل اقامۃ الواجب . البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۷، کتاب الاضحیۃ ، ط:سعید.شامی ج:۶ ص:۳۲۲، کتاب الاضحیۃ ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۶۹ فصل فی محل اقامۃ الواجب ط: سعید۔

(۴) اذا ترک الصلوۃ یوم النحر بعذر او بغیر عذر لاتجوز الاضحیۃ حتی تزول الشمس و تجوز الاضحیۃ فی الغد وبعد الغد قبل الصلوۃ لانہ فات وقت الصلوۃ بزوال الشمس فی الیوم الاول والصلوۃ فی الغد تقع قضاء ، فتاوی ہندیہ ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیۃ ط: رشیدیہ۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(ل)

لاغر جانور

☆...... اتنا دبلا لاغر بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو، یا جو ذبح کرنے کی جگہ خود نہ جاسکتا ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

☆...... اور اگر اتنا دبلا نہ ہو، تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں، اس کی قربانی درست ہے(۲) لیکن موٹے اور فربہ جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

لباس

عید کے دن مرد و عورت دونوں کو چاہئے کہ بہترین لباس زیب تن کریں خواہ وہ نئے ہوں یا استعمال میں آچکے ہوں، مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ بہتر ہے باقی دوسرے رنگ کا لباس پہننا بھی جائز ہے، اور لال اور زرد لباس مردوں کے لئے مکروہ ہے۔(۴)

لنگڑا

☆...... جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اور جسم کا

---

(۱) ولا تجوز العرجاء البین عرجها وهی التی لا تقدر ان تمشی برجلها الی المنسک و المریضة البین مرضها، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۷، ط: رشیدیه. بدائع ج:۵ ص:۷۵، ط: سعید.

(۲) لا المهزولة التی لا مخ فی عظامها وتجوز بالثولاء الجرباء السمینتین فلو مهزولتین لا تکفی لا یجوز اذا ذهب مخ عظمها فان کانت مهزولة فیها بعض الشحم جاز، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۳، ط: سعید. بدائع ج:۵ ص:۷۵، ط: سعید. هندیه ج:۵ ص:۲۹۸، الباب الخامس.

(۳) واعلم ان الکل لا یخلو عن عیب والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة فما جوزهنا جوز مع الکراهة، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۳، بدائع ج:۵ ص:۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط: سعید. هندیه ج:۵ ص:۲۹۷.

Brought To You By www.e-iqra.info

وزن نہیں رکھ سکتا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے، اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو قربانی درست ہے۔(۲)

☆......ایسا لنگڑا جانور جو قربانی کی جگہ تک نہ جا سکے اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا

لون کے پیسے سے خریدے ہوئے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے البتہ سودی لون لینا ناجائز اور حرام ہے۔(۴)

لوہے کا داغ

جس جانور کی ران وغیرہ پر لوہے سے داغ دیا ہو اس کی قربانی درست ہے(۵) مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔(۶)

(۴)

مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہو گیا

اگر کوئی شخص صاحب نصاب تھا، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا لیکن قربانی کے دن آنے سے پیشتر وہ غریب ہو گیا، اور قربانی کے اخیر دن تک وہ

---

(۱) ولاالعرجاء ای التی لایمکنها المشی برجلها العرجاء انما تمشی بثلاث قوائم برد المحتار ج:۶ ص:۳۲۳، ط:سعید. هندیه ج:۵ص:۲۹۷،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ص:۷۵ ،ط:سعید.

(۲) حتی لو کانت تضع الرابعة علی الارض وتستعین بها جاز بردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۳، ط:سعید

(۳) ولاالعرجاء التی لاتمشی الی المنسک ای المذبح ،الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۲۳، ط: سعید .بدائع ج:۵ص:۷۵.

(۴) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۵۴، کتاب الاضحیة .

(۵) ویجوزالتی بها کی بفتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشیدیه .الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب . ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۵ ط:سعید.

(۶) والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة بردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۳،ط:سعید. =

Brought To You By www.e-iqra.info

صاحب نصاب نہ ہوا، تو اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں ہوگی، اس جانور کو فروخت کر کے اس کی قیمت اپنے کام میں خرچ کر سکتا ہے، اور اگر قربانی کے اخیر دن میں بھی وہ صاحب نصاب ہو جائے گا تو اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ اسی جانور سے کرے یا کسی اور جانور سے، بہر حال قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۱)

مالدار کے لئے نادر موقعہ

مالدار امیر لوگوں کیلئے مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کریں وہاں مرحوم رشتہ داروں مثلاً والدین وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کریں ان کو ثواب پہنچ جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی طرف سے، خلفائے راشدین اور آئمہ مسلمین، اور اپنے پیر و مرشد اور اساتذہ کی طرف سے کریں۔ (۲)

ماں کا اعتبار ہے

اگر کوئی بکرا یا بکری، ہرن اور بکری سے پیدا ہوا ہے، اس کی قربانی درست ہے، یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے تو یہ بچہ بھی بکری ہے، اور بکری کی قربانی جائز ہے۔ (۳)

= بدائع ج:۵ ص:۷۵ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. هنديه ج:۵ ص:۲۹۷.

(۱) فتاوی محمودیه ج:۲ ص:۳۲۳، وفي الهندية يعتبر آخر أيام النحر في الفقر والغنى و الموت والولادة، ج:۵ ص:۲۹۶، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان.

(۲) قال في البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه و يحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحي بكبشين احدهما عن نفسه والآخر عمن لم يذبح من امته رد المحتار ج:۶ ص:۳۲۶، ط: سعيد. بدائع ج:۵ ص:۷۲ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۳) فان كان متولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للام حتي لوكانت البقرة وحشية والثور اهليا لم تجز وقيل اذا نزا ظبي على شاة اهلية فان ولدت شاة تجوز التضحية وان ولدت ظبيا لاتجوز فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۷، ط: رشيديه. بدائع ج:۵ ص:۶۹ فصل اما محل اقامة الواجب، ط: سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

مجنون

مجنون پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر مجنون کی ملکیت میں نصاب کے برابر مال، سونا چاندی یا رقم یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرنا اس کے ولی پر واجب نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کیلئے عاقل ہونا شرط ہے۔(۱)

مجنون جانور کی قربانی

اگر جانور مجنون ہے، موٹا اور تازہ ہے تو اس کی قربانی جائز ہے۔(۲)

محبوب عمل

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ماعمل ابن آدم من عمل يوم النحر أحب الى الله من اهراق الدم وانه ليأتي يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع بالأرض فطيبوا بها نفسا .(۳)

---

(۱) وفي الينابيع :والمعتوه والمجنون بمنزلة الصبي ، والذي يجن ويفيق كالصحيح ولو كان المجنون موسرا يضحي عنه وليه من ماله في الروايات المشهورة وروى ان الأضحية قبل ان يضحي بها لاتجب في مال المجنون ، البحر ج:۸ص:۱۷۵ ،ط:سعيد.

(۲) ويضحي بالجماء والخصي والثولاء اي المجنونة ،الدرمع الرد ج:۵ص:۳۲۳، هنديه ج:۵ص:۲۹۸، الباب الخامس في بيان محل كيفية الواجب ، تكملة فتح القدير ج: ۸ ص:۴۳۳، ط:رشيديه ۔ البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۶ ، ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذي يرجع الى وقت التضحية .

(۳) رواه الترمذي ج:۱ص:۲۷۵، ابواب الاضاحي باب ماجاء في فضل الاضحية ، ط:سعيد. مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثاني ط:قديمي كتب خانه.

Brought To You By www.e-iqra.info

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن اولادِ آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں ، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہو کر آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

مرض ظاہر ہو

جس جانور کا مرض ظاہر ہو اس کی قربانی درست نہیں۔ (۱)

مرغی

مرغی کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً مرغی کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں۔ (۲)

مریل جانور

انتہائی لاغر بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی

---

(۱) لاتجوز التضحية بالمريضة البين مرضها، الدرمع الرد، كتاب الاضحية، ج:٦ ص:٣٢٣، ط:سعيد.

(۲) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم أو الابل أو البقرفي كل جنس نوعه والذكروالانثى منه ... هنديه ج:٥ ص:٢٩٧، ط:ماجديه، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب . البحرج:٨ ص:١٧٧، كتاب الاضحية ط:سعيد. شامي ج:٦ ص:٣٢٢، كتاب الاضحية ،ط:سعيد. بدائع ج:٥ ص:٦٩، فصل في محل اقامة الواجب،ط:سعيد. و في اصول التوحيد للامام الصفار و التضحية بالديک و الدجاجة في ايام الاضحية ممن لا اضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس كذا في الخلاصة ، عالمگیری ج:٥ ص:٣٠٠، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب .

Brought To You By www.e-iqra.info

درست نہیں، البتہ اگر استخوان بالکل نہیں صرف کمزور ہے یا قاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

''بت'' کے نام پر چھوڑا ہوا جانور'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

مزدوری

قربانی کا گوشت، یا چربی یا چھیچھڑ، سری، پائے قصائی کو مزدوری میں نہ دیں بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دیں، ورنہ اجرت میں دی ہوئی چیزوں کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مسافر

☆..... مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر خوشی سے کرنا چاہے تو کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۳)

☆..... اگر مسافر کے پاس مال موجود ہے، اور سہولت کے ساتھ قربانی کرسکتا ہے تو قربانی کرنا مستحب ہے۔(۴)

☆..... اگر مسافر قربانی کے دنوں میں یعنی دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے گھر آگیا یا مقیم ہوگیا اور وہ صاحب حیثیت لوگوں میں

---

(۱) لاتجوز التضحية بالمهزولة التي لامخ في عظامها بالمرمع الرد ج:۶ ص:۳۲۳، ط:سعيد. فلو مهزولة لاتنقي لايجوز اذا ذهب مخ عظمها . فان كانت مهزولة فيها بعض الشحم جاز قوله لاتنقي اى لامخ لها وهذا يكون من شدة الهزال برد المحتار ج:۶ ص:۳۲۳، ط:سعيد. بدائع ج:۵ ص:۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. هنديه ج:۵ ص:۲۹۸، ط: رشيديه.

(۲) ولايعطى اجر الجزار منها لانه كبيع، لان كلامنهما معاوضة لانه انما يعطى الجزار بمقابلة جزره . والبيع مكروه فكذا مافي معناه ، فان جزه تصدق بها اى فان فعل تصدق بالاجرة اى فيما لو آجرها برد المحتار ج:۶ ص:۳۲۸، ۳۲۹، ط:سعيد. بدائع ج:۵ ص:۸۱، ط:سعيد.

(۳، ۴) وشرائطها الاسلام والاقامة فالمسافر لاتجب عليه وان تطوع بها اجزأته عنها، رد المحتار ج:۶ ص:۳۱۲، ط:سعيد. هنديه ج:۵ ص:۲۹۲، الباب الاول. بدائع ج:۵ ص:۶۳=

Brought To You By www.e-iqra.info

سے ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی، اور اگر وہ شخص صاحب حیثیت لوگوں میں سے نہیں بلکہ غریب ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی (۱)، لیکن اگر اس نے قربانی کے دنوں میں قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس جانور کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔ (۲)

مساجد میں کھالیں دینا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم قیمت کے طور پر ملتی ہے وہ صدقہ کر دینا واجب ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ جس کو دیا جائے وہ مالک بن جائے، چونکہ مسجد میں تملیک نہیں پائی جاتی اس لئے قربانی کی کھال کی رقم مسجد کی تعمیر اور امام و مؤذن اور خادم وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا جائز نہیں۔ (۳)

مسافر اور تکبیر

اقتداء کی وجہ سے مسافر پر بھی تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ (۴)

مسلمان کا ذبیحہ

☆..... مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، مسلمان چاہے نیا ہو یا پرانا دونوں کے ذبیحہ کے

= فصل أما شرائط الوجوب.

(۱) ولا تشترط الإقامة في جميع الوقت حتى لو كان مسافرا في أول الوقت ثم أقام في آخره تجب عليه. هندية ج:۵ ص:۲۹۲، الباب الأول. بدائع ج:۵ ص:۶۵، ط: سعيد.

(۲) فإن اشترى شاة للأضحية ثم سافر له أن يبيعها ولا يضحي بها ومن المشائخ من فصل بين الموسر والمعسر ... وإن كان معسرا ينبغي أن تجب عليه. فتاوى هندية ج:۵ ص:۲۹۲، ط: رشيدية. بدائع ج:۵ ص:۶۵، فصل أما كيفية الوجوب.

(۳) فإن بيع اللحم أو الجلد به أي بمستهلك أو بدراهم تصدق بثمنه. الدر مع الرد ج:۶ ص:۳۲۸، ويصدق بجلدها الخ الدر مع الرد ج:۶ ص:۳۲۸، وأيضا في شرح التنوير ويشترط أن يكون الصرف تمليكا لا إباحة. الدر مع الرد ج:۲ ص:۳۴۴ باب المصرف. البحر ج:۲ ص:۲۴۳، باب المصرف، ط: سعيد. تاتارخانية ج:۲ ص:۲۷۲ ط: إدارة القرآن. بدائع ج:۲ ص:۳۹، ط: سعيد.

(۴) وبالاقتداء يجب على المرأة والمسافر. فتاوى هندية ج:۱ ص:۱۵۲، الباب السابع عشر في صلوة العيدين مما يتصل بذلك تكبيرات أيام التشريق ط: رشيدية

Brought To You By www.e-iqra.info

بارے میں شبہ نہیں کرنا چاہئے، ایسے جانور کا گوشت اللہ کا نام لیکر کھانا جائز ہے۔(۱)

☆...... ہر مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، کسی کی بدمزاجی اور بدزبانی کی وجہ سے اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

مشرک کی شرکت

مشرک کے ساتھ قربانی میں شرکت جائز نہیں، اگر قربانی کے جانور میں جان بوجھ کر کسی مشرک کا حصہ رکھا جائے گا تو کسی کی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

مغز نہ ہو

ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو۔(۴)

مقروض آدمی کا قربانی کرنا

جو شخص مقروض ہو، اس کو قرض ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے، قربانی نہ کرے، لیکن اگر قربانی کرلی تو ثواب ملے گا(۵)

مکان

اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی واجب ہے۔(۶)

(۱،۲) وأما الشرائط الذكاة منها أن يكون مسلما ... فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۸۵، كتاب الذبائح الباب الاول في ركنه وشرائطه، ط:رشيديه. الدر مع الرد ج:۶ ص:۲۹۶، كتاب الذبائح.

(۳) احسن الفتاوى ج:۷ ص:۵۱۰، كتاب الاضحية والعقيقة ط:سعيد.

(۴) ولاتجوز التضحية المهزولة التي لامخ في عظامها الدر مع الرد ج:۶ ص:۳۲۳، ط: سعيد. هنديه ج:۵ ص:۲۹۸، ط:رشيديه. بدائع ج:۵ ص:۷۵ فصل اماشرائط جواز اقامة الواجب.

(۵) امداد المفتين ج:۲ ص:۶۸۵.

(۶) اولها الغنى والغنى فيها من له مائتا درهم أوعرض يساوي مائتي درهم سوى مسكنه وخادمه وثيابه التي يلبسها واثاث البيت، فالغنى في الاضحية ماهو الغنى في صدقة الفطر، فتاوى قاضى خان على هامش الهنديه ج:۳ ص:۳۴۴، ط:ماجديه. عالمگيرى ج: ۵ =

Brought To You By www.e-iqra.info

مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں

☆.....قربانی میں جانور جس جگہ پر ہے اس کا اعتبار ہے قربانی کرنے والے کا اعتبار نہیں اگر قربانی کا جانور ایسے دیہات میں ہے جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں، اور قربانی کرنے والا شہر میں ہے تو اس صورت میں دیہات میں قربانی کے جانور کو صبح صادق کے بعد ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۱)

☆.....اگر جانور شہر میں ہے اور قربانی کرنے والا دیہات میں ہو تو اس صورت میں جب تک شہر میں کسی ایک جگہ پر بھی عید کی نماز نہیں ہوگی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

مکان کرایہ پر دیا ہے

☆.....اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر بھی ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۳)

= ص:۲۹۲، شامی ج:۶ ص:۳۱۲، البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۴، کتاب الاضحیة، تکملہ فتح القدیر ج:۸ ص:۴۲۵، ط:رشیدیہ. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۴ فصل اما شرائط الوجوب.

(۱) ولو اخرج الاضحیة من المصر فذبح قبل صلوة العید قالوا ان خرج من المصر مقدار مایباح للمسافر قصر الصلوة فی ذلک المکان جاز الذبح قبل صلوة العید والا لا، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۲، کتاب الاضحیة الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان، ط:رشیدیه. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۴ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط:سعید، روی الحسن عن ابی یوسف یعتبر المکان الذی یکون فیه الذبح ولا یعتبر المکان الذی یکون فیه المذبوح عنه وانما کان کذلک لان الذبح هو القربة فیعتبر مکان فعلها لامکان المفعول عنه، بدائع ج:۵ ص:۷۴، فصل واما شرائط جواز اقامة الواجب ط:سعید.

(۲) ولو کان الرجل بالسواد واهله بالمصر لم تجز التضحیة عنه الا بعد صلوة الامام، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۲ الباب الرابع، ط:رشیدیه. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۴، ط:سعید.

(۳) اولها الغنی والغنی فیها من له مائتا درهم أو عرض یساوی مائتی درهم سوی مسکنه =

Brought To You By www.e-iqra.info

☆ ...... اپنا گھر چاہے کرایہ پر دیا ہو یا مفت یا خالی پڑا ہوا اور خود دوسرے مکان میں کرایہ پر رہتا ہے یا مفت ہر ایک صورت میں قربانی میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔ (۱)

مکروہ

☆ ...... جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر سختی سے گھسیٹتے اور کھینچتے ہوئے لے جانا (۲)، جانور کو ذبح کرنے کے لئے لٹا دینے کے بعد ذبح میں دیر کرنا مکروہ ہے۔ (۳)

☆ ...... جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔ (۴)

☆ ...... جانور کو ذبح کرنے کے لئے آسانی سے گرانا چاہئے، بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔ (۵)

☆ ...... قبلہ رخ بائیں کروٹ لٹایا جائے، اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ (۶)

☆ ...... کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (۷)

= وخادمه وثيابه التي يلبسها واثاث البيت فالغني في الاضحية ماهو الغني في صدقة الفطر، فتاوی قاضی خان علی هامش الهنديه ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجديه .هنديه ج:۵ص: ۲۹۲. شامی ج:۶ ص: ۳۱۲. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۴، كتاب الاضحية. تكمله فتح القدير ج:۸ص:۴۲۵، ط:رشيديه . بدائع الصنائع ج:۵ص: ۶۴ فصل اما شرائط الوجوب .

(۱) أيضا

(۲) ويكره جرها برجلها الى المذبح فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص: ۶۰ .

(۳) الحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه في الذكاة مكروه فتاوى هنديه ج:۵ص :۲۸۸، ط:رشيديه . الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۲۹۶ . البحر ج:۸ص: ۱۷۰ . ط:سعيد .

(۴) أيضا

(۵) أيضا

(۶) واذا ذبحها بغير توجه القبلة حلت ولكن يكره فتاوى هنديه ج:۵ص: ۲۸۸، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص: ۶۰ .

(۷) ويكره بغير الحديد وبالكليل من الحديد فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ط:رشيديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

☆ جانور کے سامنے چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆ ... جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۲)

☆ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆ ... اس طرح سختی سے جانور کو ذبح کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا حرام مغز تک چھری اتر جائے مکروہ ہے۔(۴)

☆ ... گردن کے اوپر سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆ ... ذبح کے بعد جانور کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے گردن الگ کرنا یا چمڑا اتارنا مکروہ ہے۔(۶)

ملازم

اگر ملازم نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کے ملازمین کا حکم ایک ہے۔

اگر ملازم نصاب کا مالک نہیں جو تنخواہ ملتی ہے وہ ماہانہ خرچ ہو جاتی ہے یا ماہانہ کچھ بچت ہو جاتی ہے لیکن بچی ہوئی رقم کی مقدار نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو

(۱) ویکرہ ان یحد الشفرة بین یدیہ۔ الفتاوی الھندیۃ ج۵ ص:۲۸۷ ط رشیدیہ. بدائع ج ۵ ص: ۶۰ ط سعید.

(۲) ویکرہ ان یضجعھا ویحد الشفرة بین یدیھا. الفتاوی الھندیۃ ج۵ ص ۲۸۷ ط رشیدیہ. بدائع ج۵ ص ۶۰

(۳) قولہ وکل تعذیب بلا فائدۃ: مثلہ ذبح واحدۃ بحضرۃ اخری۔ طحطاوی علی الدر ج ۴ ص ۱۵۴، کتاب الذبائح، شامی ج ۶ ص ۲۹۶، ھندیہ ج۵ ص ۲۸۸.

(۴) وکرہ النخع وقطع الرأس النخع وھو ان یصل الی النخاع وھو خیط ابیض فی جوف عظم الرقبة وفی قطع الرأس زیادة تعذیب فیکرہ، البحر ج ۸ ص ۱۷۰ ط سعید بدائع ج ۵ ص ۶۰.

(۵) وکرہ الذبح من القفا وفی الذبح من القفا زیادة الم فیکرہ، البحر ج ۸ ص ۱۷۰ ط سعید

(۶) ویکرہ ان یکسر رقبتھا قبل ان تسکن من الاضطراب ویکرہ ان یسلخ قبل ان تبرد. البحر ج ۸ ص ۱۷۰، کتاب الذبائح ط سعید بدائع ج ۵ ص ۶۰ ط سعید وکرہ کل تعذیب بلا فائدۃ مثل قطع الرأس والسلخ قبل ان تبرد؛ ای تسکن عن الاضطراب۔ الدر المختار ج ۶ ص ۲۹۶.

Brought To You By www.e-iqra.info

اس پر زکوۃ اور قربانی واجب نہیں۔(۱)

منت مانی

☆......اگر کسی نے قربانی کی منت مانی تو منت کی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ منت ماننے والا امیر ہو یا غریب، دونوں کے لئے حکم ایک ہے۔(۲)

☆......اگر صاحب نصاب امیر آدمی نے نذر مانی تو اس کو دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک منت کی وجہ سے، اور دوسری قربانی جو اس پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے شریعت نے واجب کی ہے۔(۳)

منٰی میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے

منی سے قربانی کا آغاز ہوا ہے، اس لئے منی میں قربانی کرنیکا ثواب باقی جگہوں سے زیادہ ہے، اسی لئے حضور ﷺ نے حج میں سو اونٹوں کی قربانی کی جن میں سے تریسٹھ اونٹوں کی قربانی خود فرمائی، باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا، قربانی کی اتنی بڑی تعداد اسی فضیلت کی وجہ سے کی گئی(۴)، ورنہ نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں

---

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الخ الدرمع الرد، كتاب الاضحية، ج:٦ ص:٣١٢، ط: سعيد. عالمگيرى ج:٥ ص:٢٩٢، كتاب الاضحية، الباب الاول فى تفسيرها. بدائع ج:٥ ص:٦٣، فصل فى شرائط الوجوب، ط:سعيد. البحر ج:٨ ص:١٧٣، كتاب الاضحية، ط:سعيد. تكمله فتح القدير ج:٨ ص:٤٢٥، كتاب الاضحية، ط: رشيديه.

(۲) قال فى البدائع: اما الذى يجب على الغنى والفقير فالمنذور به بان قال لله على ان اضحى شاة او بدنة فيلزم بالنذر كسائر القرب والوجوب بالنذر يستوى فيه الغنى والفقير، رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٠، ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ ص:٦١، كتاب التضحية، ط:سعيد.

(۳) قال فى البدائع ولو نذر ان يضحى شاة وذلك فى ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحى بشاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٠، ط:سعيد. بدائع ج:٥ ص:٦٣، كتاب التضحية، ط:سعيد.

(۴) والدليل عليه ماروى ان رسول الله ﷺ ساق مائة بدنة فنحر منها نيفا وستين بيده الشريفة عليه الصلوة والسلام ثم اعطى المدية سيدنا عليا رضى الله عنه فنحر الباقين، بدائع ج:٥ ص:٧٩، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية، ط:سعيد. البحر الرائق ج:٨ ص:١٧٩، ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

عام طور پر دو جانوروں کی قربانی کرتے تھے۔(۱)

مہر اور قربانی

☆......اگر کوئی عورت نصاب کی مالک نہیں، لیکن اس کا مہر (موجل) نصاب سے زیادہ شوہر کے ذمہ ہے جو ابھی تک عورت کو نہیں ملا، تو عورت اس مہر کی وجہ سے صاحب نصاب نہیں ہوگی، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر عورت کا حق مہر معجل ہے، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اس عورت پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

میت کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، اور میت کو ثواب ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دنبہ اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے اور ایک دنبہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔(۴)

---

(۱) وقد صح ان رسول الله ﷺ كان يضحي كل سنة بشاتين .فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۲۹۵. بدائع ج:۵ ص:۷۹، ط:سعيد. عن انس بن مالك قال ضحى رسول الله ﷺ بكبشين اقرنين املحين ذبحهما بيده وسمى وكبر ووضع رجله على صفاحهما ، مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثاني قديمي كتبخانه. رواه ابوداود ج:۲ص:۰ ٣باب مايستحب من الضحايا. والترمذى ج:۱ ص:۲۷۵باب في الاضحية بكبشين.

(۲) والمرأة بالمؤجل لا، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۲، ط:سعيد. البحر ج:۸ص:۱۷۳، ط: سعيد. وفي الهنديه: واما المؤجل الذى سمى بالفارسية (كابين) فالمرأة لاتعتبر موسرة بذلك وبالاجماع .هنديه ج:۵ ص:۲۹۲.

(۳) والمرأة موسرة بالمعجل لوالزوج مليا ، ردالمحتار ج:۶ص:۳۱۲، ط:سعيد. وفي الهنديه : والمرة تعتبر موسرة بالمهر اذا كان الزوج مليا في المعجل الذى يقال له بالفارسية (دست پيمان) هنديه ج:۵ص: ۲۹۲.

(۴) قال في البدائع : لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه و يحج عنه ، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶ط:سعيد ... فمن ان الميت يجوزان يتقرب عنه فاذا ذبح عنه صارنصيبه للقربة .بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل واما شرائط جوازاقامة الواجب ط: سعيد. =

Brought To You By www.e-iqra.info

☆...... میت کی طرف سے قربانی کرنے کے دو طریقے ہیں۔(۱)

(۱) میت کے نام پر ایک حصہ قربانی کیا جائے۔

(۲) قربانی کرنے والا اپنی واجب قربانی کے علاوہ ایک اور قربانی کرے یا حصہ لے اور اس کا ثواب میت کو پہنچادے، دونوں صورتیں صحیح ہیں۔(۲)

میت کی طرف سے قربانی

☆...... میت کی طرف سے قربانی کرنے کی دو صورتیں ہیں، اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی تو اس گوشت کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، گوشت مالداروں کے لئے کھانا جائز نہیں ہے۔

اور اگر میت نے قربانی کیلئے وصیت نہیں کی بلکہ ورثاء اور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے میت کے لئے قربانی کی ہے تو اس کا گوشت مالدار اور فقیر سب کھا سکتے ہیں، تمام گوشت صدقہ کرنا لازم نہیں۔ بلکہ جس قدر چاہے صدقہ کرے اور جس قدر چاہے خود رکھے سب جائز ہے۔(۳)

= وعن حنش قال رایت علیا یضحی بکبشین فقلت له ماهذا فقال ان رسول الله ﷺ اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه رواه ابوداود ج:۲ ص:۲۹، ط:حقانیه. والترمذی ج:۱ ص:۲۷۵،باب فی الاضحیة بکبشین ،ط:سعید.مشکوة ص:۱۲۸،الفصل الثانی ،ط:قدیمی کتبخانه.

(۱) قال ابن الملک یدل علی ان التضحیة تجوز عمن مات ،مرقاة المفاتیح ،ج:۳ص:۳۰۹، باب الاضحیة ، ط:امدادیه ملتان.

(۲) وان کان احد الشرکاء ممن یضحی عن میت جاز،بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعید.

(۳) (قوله عن میت) ای لوضحی عن میت وارثه بامره الزمه بالتصدق بها وعدم الاکل منها، وان تبرع بها عنه له الأکل لأنه یقع علی ملک الذابح والثواب للمیت ،شامی ج:۶ص: ۳۳۵،۳۲۷،قبیل کتاب الحظروالاباحة ، ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟

میت کی طرف سے قربانی کرنی ہوتو ہر ایک میت کے لئے الگ الگ حصہ رکھنا ضروری ہے، ایک حصہ ایک سے زائد میت کے لئے کافی نہیں ہے، البتہ اپنی طرف سے نفلی قربانی کرکے اس کا ثواب ایک سے زیادہ مردوں اور زندوں کو بخشنا درست ہے، جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک قربانی کا ثواب پوری امت کو بخشا تھا، گنجائش ہوتو مردوں کے لئے ضرور قربانی کریں بڑے ثواب کا کام ہے، اس سے مردوں کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔(۱)

میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی

قربانی کے دنوں میں میت کے ایصال ثواب کے لئے پیسہ وغیرہ صدقہ کرنے سے قربانی کرنا افضل ہے، اور اس کا ثواب میت کو پہنچانا افضل ہے، کیونکہ صدقہ خیرات میں صرف مالی ادا کیا جاتا ہے، اور قربانی میں مال ادا کرنے کے ساتھ ساتھ خون بہانا بھی، اس لئے قربانی کرنا افضل ہے۔(۲)

میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا

چند افراد مل کر مشترکہ رقم سے کسی میت کے لئے ایک حصہ قربانی نہیں کرسکتے البتہ اس کیلئے ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ سب لوگ اپنے حصے کی رقم کسی ایک کو ہبہ کردیں، اور وہ قربانی کا ایک حصہ جس کے نام پر کرنا چاہے تنہا کردے، اس سے

(۱) عن جابر قال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین ... فذبح بیدہ وقال بسم اللہ واللہ اکبر اللھم ھذا عنی وعمن لم یضح من امتی مشکوۃ ص:۱۲۸، باب فی الاضحیۃ وفی روایۃ: اللھم تقبل من محمد وآل محمد ومن امۃ محمد ثم ضحی بہ رواہ مسلم، مشکوۃ ص:۱۲۷ .قدیمی کتب خانہ. بدائع ج:۵ص:۷۲ فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب.

(۲) شراء الاضحیۃ بعشرۃ اولی من أن یتصدق بألف لأن القربۃ التی تحصل باراقۃ الدم لاتحصل بالصدقۃ، خلاصۃ الفتاوی ج:۴ص:۳۲۰، کتاب الاضحیۃ.

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی بھی ہو جائے گی، اور میت کو ثواب بھی مل جائے گا۔(۱)

(ن)

نابالغ

اگر نابالغ بچہ یا بچی مالدار ہے، نصاب کا مالک ہے، تو ان پر قربانی واجب نہیں اور ولی کے لئے بھی نابالغوں کے مال سے قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر ولی اپنے مال سے نابالغوں کے لئے قربانی کرنا چاہے تو وہ کر سکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) فلا تجوز الشاة والمعز إلا عن واحد وإن كانت عظيمة تساوي شاتين مما يجوز أن يضحي بهما، سمينة هندية ج:۵ ص:۲۹۷، الباب الخامس۔ اور فتاویٰ رحیمیہ میں ہے :(سوال :۸۹) چھ آدمیوں نے مل کر قربانی کے بڑے جانور میں اپنا اپنا واجب حصہ رکھا اور ساتویں حصہ میں سب نے شریک ہو کر آنحضرت ﷺ کے لئے نفل قربانی کی نیت کرلی تو یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب :إن مات أحد السبعة المشتركين في البدنة، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولو ذبحوها بلا اذن الورثة لم يجزهم در مختار مع الشامي ج:۲ ص:۳۲۶.

روایت مذکورہ بالا سے استحسانا جائز معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ساتواں حصہ دار فوت ہو گیا تو اس کا حصہ اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہو گیا اور اس حصہ کے مالک بن گئے اور انہوں نے اس ساتویں حصہ کے مالک ہونے کی حیثیت سے قربانی کی اجازت دے دی تو اس کی قربانی درست ہوگئی، اسی طرح صورت مسئولہ میں چھ ساتھیوں نے ساتواں حصہ خرید کر حضور ﷺ کے لئے کر دیا تو درست ہونا چاہیے، دوسرے علماء سے بھی دریافت کر لیا جائے۔ ج:۱۰ ص:۷۵، کتاب الاضحیہ، دار الاشاعت۔ اور جو حکم لکھا گیا ہے وہ قیاس ہے اور فتاویٰ رحیمیہ کی بات استحسان ہے لہٰذا ان دونوں قول میں تعارض نہیں ہے۔ مؤلف۔

(۲) (ويضحي عن ولده الصغير من ماله) صححه في الهداية (وقيل لا) صححه في الكافي قال: وليس للأب أن يفعله من مال طفله ورجحه ابن الشحنة .قلت : وهو المعتمد لما في متن مواهب الرحمن من أنه أصح ما يفتى به ، وعلله في البرهان بأنه إن كان المقصود الإتلاف ، فالأب لا يملكه في مال ولده كالعتق أو التصدق باللحم ، فمال الصبي لا يحتمل صدقة التطوع وعزاه للمبسوط فليحفظ .الدر مع الرد ج:۶ ص:۳۱۶. وج:۹ ص:۳۳۵. ط:سعید.

نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

امیر باپ پر نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں مستحب ہے اگر قربانی کرے گا ثواب ملے گا نہیں کرے گا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

نابالغ کا ذبیحہ

اگر نابالغ بچہ جانور کو ذبح کر سکتا ہے، اور "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر اس نے جانور کو ذبح کیا ہے تو جائز ہے اور گوشت کھانا حلال ہے۔(۲)

نابینا کا ذبیحہ

ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا بینا ہونا شرط نہیں، مسلمان نابینا کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اور گوشت کھانا جائز ہے، اگرچہ بینا سے ذبح کرانا بہتر ہے تاکہ وہ ذبح کے کمال اور نقصان کو دیکھ کر معلوم کر سکے۔(۳)

نحر

اونٹ میں نحر سنت ہے، اور نحر سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نچلے حصہ

---

(۱) وفي الولد الصغير عن أبي حنيفة روايتان في ظاهر الرواية يستحب ولايجب بخلاف صدقة الفطر، فتاوى قاضي خان على هامش الهنديه، كتاب الاضحية فصل في صفة الاضحية ووقت وجوبها ج:۳ص:۳۴۵، ط:ماجديه.هنديه ج:۵ص:۲۹۳، شرائط الوجوب.بدائع ج:۵ ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب.تكملة فتح القدير ج:۸ص:۴۲۸، شامي ج:۶ ص:۳۱۵، ط:سعيد.البحر ج:۸ص:۱۷۳.

(۲) (فتحل ذبيحتهما ولو) الذابح (مجنونا أوامرأة أوصبيا يعقل التسمية والذبح) ويقدر. وفي الجوهرة: لاتؤكل ذبيحة الصبي الذي لايعقل والمجنون، والسكران الذي لايعقل، الدر مع الرد ج:۶ص:۲۹۷.

(۳) وشرط كون الذابح مسلما، الدر مع الرد ج:۶ص:۲۹۶.بدائع ج:۵ص:۴۵ فصل اما بيان شرط حل الاكل في الحيوان.هنديه ج:۵ ص:۲۸۵، ط:رشيديه.

Brought To You By www.e-iqra.info

میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹنا۔(۱)

ناخن

قربانی کرنے والے کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے ناخن کاٹے قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کر کے عام لوگوں کی قربانی کے بعد ناخن کاٹیں گے تو وہ بھی ثواب سے محروم نہیں ہوں گے۔(۲)

ناک

جس جانور کی ناک نہیں، کٹ چکی ہو، اس کی قربانی درست نہیں۔(۳)

---

(۱) والنحر: فری الأوداج ، محله آخر الحلق ، ولو نحر مايذبح وذبح ماينحر يحل لوجود فری الأوداج ولكنه يكره ، لأن السنة في الابل النحر وفي غيرها الذبح ، الا ترى ان الله تعالى ذكر في الابل النحر وفي البقر والغنم الذبح ، فقال سبحانه وتعالى : "فصل لربك وانحر" قيل في التاويل أى : انحر الجزور ، وقال الله عز شانه ان الله يأمركم ان تذبحوا بقرة ، وقال تعالى وفديناه بذبح عظيم ، بدائع ج:۵ ص: ۴۱، فصل اما بيان شرط حل الاكل في الحيوان. في اصحاب النبي عليه الصلاة والسلام ورضي الله عنهم كانوا ينحرون الابل قياما معقولة اليد اليسرى الخ بدائع ج:۵ ص:۴۱، والاسهل في الابل النحر لخلو لبتها عن اللحم واجتماع اللحم فيما سواه من حلقها ، بدائع ج:۵ ص:۴۱. هنديه ج:۵ ص:۲۸۷، كتاب الذبائح . البحر ج:۸ ص:۱۷۱ . شامی ج:۶ ص:۳۰۳، كتاب الذبائح .

(۲) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلا ياخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا وفي رواية من رأى ذي الحجة واراد ان يضحي فلا ياخذن من شعره ولا من اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائي ، ج:۲ ص:۲۰۱، ط: قديمی كتبخانه. مشكوة ص:۱۲۷، ط: قديمی كتبخانه وظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابي حنيفة والاولى ان يقال المضحي يرى نفسه مستوجبة العقاب وهو القتل ولم يؤذن فيه ففداه بالاضحية وصار كل جزء منهما فداء كل جزء منه فلذلك نهى عن مس الشعر والبشر لئلا يفقد من ذلك قسط عند تنزل الرحمة و فيضان النور الالهي ليتم له الفضائل ويتنزه عن النقائص ، مرقاة المفاتيح باب الاضحية ، ج: ۳ ص:۳۰۶، ط: امداديه .

(۳) ولا تجزئ الجدعاء وهي مقطوعة الانف ، هنديه ج:۵ ص:۲۹۸، ط: رشيديه . الدر مع الرد ج:۶ ص:۳۲۳، ط: سعيد. بدائع ج:۵ ص:۷۵، ط: سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

نام بدل بدل کر قربانی کرنا

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کسی سال اپنے نام سے قربانی کر لیتے ہیں اور کسی سال اپنی بیوی کے نام سے یعنی ہر سال نام بدلتے رہتے ہیں یہ صورت صحیح نہیں، اگر قربانی کرنے والا صاحب نصاب ہے تو اس کو اپنی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے، اگر اپنے نام سے نہیں کی، کسی دوسرے کے نام سے کرلی تو اس کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا، دوسرے کے نام سے قربانی کرنے سے اپنی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

نذر والی قربانی کا گوشت

نذر والی قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے مالداروں کے لئے نذر کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے، اور نذر کرنے والا خود اور اس کے اصول اور فروع بھی نہیں کھا سکتے۔(۲)

---

(۱) فتجب التضحية على حرمسلم موسريسار القطرة عن نفسه لاعن طفله ،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۱۵، ط:سعيد. وجميع ماذكرنا من الشروط يستوى فيها الرجل والمرأة لان الدلائل لاتفصيل بينهما ، بدائع ج:۵ص:۶۳، فصل اما شرائط الوجوب ، ط:سعيد. واما شرائط الوجوب منها اليسار وهو مايتعلق به وجوب صدقة الفطر، كتاب الاضحية ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۲، ط:رشيديه . لہذا اگر مرد صاحب نصاب ہے اور وہ اپنی جگہ اپنی بیوی کی قربانی کرے تو اس کے ذمہ قربانی باقی رہ گئی۔ ومنها انها تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضائها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة ،هنديه ج:۵ص:۲۹۳، ط:رشيديه .

(۲) ويأكل من لحم الاضحية هذا في الاضحية الواجبة والسنة سواء ...... اذا لم تكن واجبة بالنذروان وجبت به فلاياكل منها شيئا ولايطعم غنيا سواء كان الناذرغنيا اوفقيرا لان سبيلها التصدق ، والحاصل ان التى لايؤكل منها هى المنذورة ابتداء ردالمحتارج:۶ص:۳۲۷، ط:سعيد.وفى الهنديه :واما فى الاضحية المنذورة سواء كان من الغنى اوالفقيرفليس لصاحبها ان ياكل ولايؤكل الغنى ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۰، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

نشان

جس جانور کو زمین جوتنے اور مارنے سے بدن پر زخم یا نشان پڑ گیا ہو اس کی قربانی درست ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی بھی قربانی نہ کرے۔(۱)

نصاب قربانی

''قربانی کس پر واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

نیت

☆......قربانی صحیح ہونے کے لئے قربانی کی نیت سے جانور خریدنا یا ذبح کرتے وقت قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے، ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

☆......قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو نیت کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی۔(۳)

نیت درست نہیں

اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی نے ثواب کی نیت نہ کی، نہ ہی واجب ادا کرنے کی نیت کی، بلکہ گوشت کھانے، یا شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت کی تو

---

(۱) كل عيب يزيل المنفعة على الكمال او الجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع، ظاہر ہے کہ زخم کا یہ عیب پوری منفعت کو ختم نہیں کرتا لہٰذا یہ قربانی کو مانع نہیں۔
فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۹، ط:رشیدیه. وفی الشامیة :والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة، ردالمحتار ج:٦ ص:۳۲۳، ط:سعید. بدائع ج:۵ ص:۷۵، ط:سعید.
(۲) اذا اشتری شاة ینوی بها الاضحیة وعن محمد فی المنتقی اذا اشتری شاة لیضحی بها و اضمر نیة التضحیة عند الشراء تصیر اضحیة کما نوی، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۳، ط: رشیدیه.
(۳) ذبح المشتراة لها بلانیة الاضحیة جازت اکتفاء بالنیة عند الشراء، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۳، ط:رشیدیه. الباب الثانی فی وجوب الاضحیة بالنذر.

Brought To You By www.e-iqra.info

اس سے قربانی صحیح نہ ہوگی اور کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔(۱)

نیت مختلف ہے

قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے نفل قربانی کی نیت کی، اور کسی نے واجب قربانی کی، یا کسی نے قربانی کی نیت کی اور دوسرے نے عقیقہ کی نیت کی، تو قربانی ہوجائے گی، کیونکہ سب نے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے حصہ لیا ہے۔(۲)

نیل گائے

نیل گائے کی قربانی درست نہیں، قربانی کے جانوروں کی تعیین شرعی ہے قیاس کو اس میں دخل نہیں ہے، اور شریعت مقدسہ میں صرف تین قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا ثابت ہے۔ پہلی قسم اونٹ نر و مادہ، دوسری قسم بکرا بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ، تیسری قسم گائے بھینس نر و مادہ، بس ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں، اور ان جانوروں کیلئے شرط یہ ہے کہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور انسانوں سے مانوس ہوں۔(۳)

---

(۱) وان كان كل واحد منهم صبيا او كان شريك السبع من يريد اللحم ... لايجوز للآخرين ... والمسلم لواراد اللحم لايجوز عندنا ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، ط: رشيديه وهكذا في البدائع ج:۵ص:۷۲، فصل في شرائط جواز اقامة الواجب،ط: سعيد. وردالمحتار ج:۶ص:۳۲۶، ط:سعيد. البحر ج:۸ص:۱۷۷، ط:سعيد.

(۲) قد علم ان الشرط قصد القربة من الكل وشمل مالو كان احدهم مريدا للأضحية عن عامه عن الماضي تجوز الاضحية عنه ونية اصحابه باطلة وصاروا متطوعين وشمل مالو كانت القربة واجبة على الكل او البعض اتفقت جهاتها اولا كاضحية واحصار ... لان المقصود من الكل القربة وكذا لواراد بعضهم العقيقة عن ولد قد ولد له من قبل لان ذلك جهة التقرب بالشكر على نعمة الولد فقد اراد القربة ، ردالمحتار ج:۶ص:۳۲۶، ط:سعيد. فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا،البحر ج:۸ص:۱۷۷. وفي البدائع ان الجهات وان اختلفت صورة فهي في المعنى واحد لان المقصود من الكل التقرب الى الله ، بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل في شرائط جواز اقامة الواجب ، ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة : الغنم او الابل او البقر في كل جنس نوعه =

Brought To You By www.e-iqra.info

(و)

واجب اور نفلی قربانی کی شرکت

واجب قربانی کرنے والے اور نفلی قربانی کرنے والے دونوں ایک بڑے جانور میں شریک ہو سکتے ہیں۔(۱)

وزن سے جانور خریدنا

جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہے وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا جائز ہے کیونکہ اس میں دھوکہ کم ہوتا ہے، اور نا تجربہ کار لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جاتے ہیں۔(۲)

وصیت

مسئلہ: اگر کسی نے قربانی کیلئے وصیت کی ہے، اور مال بھی چھوڑا ہے جس سے قربانی ہو سکے تو اس وصیت کی رو سے وارث یا وصی پر قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے۔(۳)

= والذکر والانثی منه، هندیه ج:۵ ص:۲۹۵، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب، ط: رشیدیه. البحر ج:۸ ص:۱۷۷، کتاب الاضحیة، ط: سعید. شامی ج:۶ ص:۳۲۲، کتاب الاضحیة، ط: سعید. بدائع ج:۵ ص:۶۹، فصل فی محل اقامة الواجب، ط: سعید. مجلة المعجم ج:۱ ص:۱۹۱.

(۱) ولو ارادوا القربة الاضحیة او غیرها من القرب اجزاهم سواء کانت القربة واجبة او تطوعا او وجب علی البعض دون البعض، بدائع ج:۵ ص:۷۱، ط: سعید. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۲) احسن الفتاوی ج:۶ ص:۴۹۷، کتاب البیوع، ط: سعید.

(۳) ولو اوصی بان یشتری بقرة بجمیع ماله ویضحی بها عنه فمات ولم تجز الورثة فالوصیة جائزة بالثلث بلا خلاف ویشتری بالثلث شاة ویضحی بها عنه. هندیه ج:۵ ص:۳۰۶، الباب التاسع فی المتفرقات، ط: رشیدیه. ولو اوصی ان یضحی عنه فی عام من ثلث ماله جاز، فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج:۶ ص:۲۹۵، ط: رشیدیه.

Brought To You By www.e-iqra.info

☆......اگر کسی آدمی پر قربانی واجب ہے، اور وہ نہ کر سکے تو اس پر وصیت کرنا ضروری ہے، اگر وصیت کر کے انتقال کر گیا تو اس کی طرف سے اس کے مال میں سے قربانی کرنا وارثوں پر ضروری ہوگا، اگر وصیت نہیں کی تو اس کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کی طرف سے قربانی کرے گا تو وہ نفلی قربانی ہوگی، اس سے میت کی واجب قربانی ساقط نہیں ہوگی البتہ میت کو نفل قربانی کا ثواب ملے گا۔(۱)

☆......اگر میت اپنے ترکہ میں سے قربانی کرنے کی وصیت کر کے مرا ہے تو اس قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے، مالداروں کیلئے وصیت کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔(۲)

وعید

اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا ہے تو وہ بڑا گنہگار ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی

---

(۱) من ضحی عن المیت یصنع کما یصنع فی اضحیة نفسه من التصدق والاکل و الاجر للمیت والملک للذابح ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٦، ط:سعید. فتاوی خانیه علی هامش الهندیه ج:۳ ص:۲۹۵، ط:رشیدیه . قال فی البدائع ان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخر عمن لایذبح من امته ..... فعلی ان المیت یجوز ان یتقرب عنه فاذا ذبح عنه صار نصیبه للقربة ، بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط:سعید رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٦، ط:سعید.

(۲) والمختار انه ان بامر المیت لایأکل منها والا یاکل ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٦، و الحاصل ان التی لایؤکل منها هی المنذورة ابتداء ......والتی ضحی بها عن المیت بامره علی المختار شامی ج:٦ ص:٣٢٧، ط:سعید. فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج:٦ ص:٢٩٠، السابع فی التضحیة عن الغیر ط:رشیدیه .

Brought To You By www.e-iqra.info

نہ کرے وہ میری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں حاضری کے قابل نہیں۔(۱)

وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم

اگر کوئی شخص وکیل بن کر لوگوں کی قربانی کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے تو اس پر ہر شخص کا حساب الگ رکھنا ضروری ہوگا اگر کسی کی رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا۔

اگر وکیل قربانی کرنے کی عوض میں اجرت لینا چاہے تو لے سکتا ہے لیکن اجرت کی رقم ابتداہی سے متعین کرنا ضروری ہے۔(۲)

ولیمہ

☆.....بعض نے قربانی کے لئے اور بعض نے ولیمہ کے واسطے ایک ہی بڑے جانور میں حصہ خریدا ہو تو یہ جائز ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔

☆.....ولیمہ مسنونہ کی نیت سے قربانی کے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) من وجد سعة لأن يضحي فلم يضح فلا يحضر مصلانا مشكوة باب في الاضحية، ص: ۱۲۷ . ابن ماجه ص:۲۲۶، ابواب الاضاحی ،ط:قديمي كتب خانه . بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۶۳ فصل اما في شرائط الوجوب .البحرالرائق ج:۸ ص:۱۷۳ .ط:سعيد.

(۲) فتاویٰ رحیمیہ ج:۱۰ ص:۴۵، ط:دارالاشاعت ، کتاب الاضحیة .

(۳) ولو ارادوا القربة الاضحية او غيرها من القرب اجزأهم سواء كانت القربة واجبة او تطوعا، وسواء اتفقت جهات القربة او اختلفت ،كذا اذا اراد احدهم الوليمة وهي ضيافة التزويج و ينبغي ان يجوز لانها تقام شكرا لله تعالى على نعمة النكاح وقد وردت السنة بذلك عن رسول الله ﷺ انه قال اولم ولو بشاة ، فاذا قصد بها الشكر او اقامة السنة فقد اراد بها التقرب الى الله. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۱،۷۲، فصل في شرائط جواز اقامة الواجب ط: سعيد.فتاوی هنديه ج:۵ص:۳۰۴ الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا ، ط: رشيديه . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷، ط:سعيد. ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

(ھ)

ہرن کی قربانی

ہرن حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز ہے، لیکن وحشی جانوروں میں سے ہے اور وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے بلہذا ہرن یا ہرنی کی قربانی جائز نہیں، مانوس ہونے یا نہ ہونے سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

(ی)

یہود کا ذبیحہ

اگر یہود ونصاری اپنے مذہب کے اصول اور پیغمبر اور کتب سماویہ کو مانتے ہیں، سائنس پرست اور نجوم پرست نہیں ہیں اور جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح کرتے ہیں ذبح کے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام نہیں لیتے تو ایسے یہود ونصاری کا ذبیحہ حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۲)

لیکن موجودہ دور کے اکثر یہود ونصاریٰ ملحد، بددین، دہریہ، سائنس پرست اور نجوم پرست ہیں، صرف نام کے اہل کتاب ہیں، ان کو مذہب سے بالکل لگاؤ نہیں بلکہ ان کے اقوال وافعال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذہب سے بیزار ہیں، تو ایسے یہود ونصاریٰ کو "اہل کتاب" کہنا صحیح نہیں، اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں، اس لئے

---

(۱) ولایجوز فی الأضاحی شیء من الوحش، عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۷، کتاب الاضحیۃ، باب:۵ وان ضحی بظبیۃ وحشیۃ انست وببقرۃ وحشیۃ انست لم تجزء عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۷، کتاب الاضحیۃ، باب:۵ بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۹ فصل اما فی محل اقامۃ الواجب. البحرالرائق ج:۸ ص:۱۷۷، ط:سعید شامی ج:۶ ص:۳۲۲، ط:سعید.

(۲) وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم. سورۃ المائدۃ آیت:۵

Brought To You By www.e-iqra.info

حلال اور غیر مشتبہ چیز کو چھوڑ کر مشتبہ چیز اختیار نہ کی جائے اور ان کے ذبیحہ سے مکمل طور پر احتراز کیا جائے (۱)۔ اور نصاریٰ کے ذبیحہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱) روی ابن الجوزی بسنده عن علی رضی اللہ عنه قال: لا تاکلوا من ذبائح نصاری بنی تغلب فانهم لم يتمسكوا من النصرانية بشيء الا شربهم الخمر. رواه الشافعی رحمه الله بسند صحیح عنه، تفسیر المظهری ج:۳ص: ۳۳، سورة المائدة ،آیت:۵

Brought To You By www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info